

خليفة بلا فصل

الاظہر یونیورسٹی کے وائس چانسلر کیساتھ
حضرت امیر المومنینؑ کی خلافت بلا فصل پر گفتگو

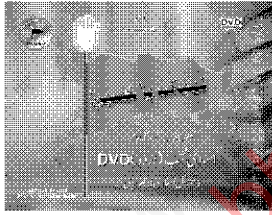
ترجمہ و تحقیق

ڈاکٹر سید محمد نجفی

دارالتحقیق والتألیف جامعة المنتظر لاہور

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان



۷۸۶
۹۲۱۱۰
یا صاحب الزماں اور کئی

DVD
Version

لبیک یا حسینؑ

نذر عباس
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.

www.sabelesakina.page.tl

sabelesakina@gmail.com

خليفة بلا فصل

الاعظم يونورشی کے وائس چانسلر کیساتھ
حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی خلافت و بلا فصل پر گفتگو

ترجمہ و تحقیق

ڈاکٹر سید محمد نجفی

دارالتحقیق و التألیف جامعة المنتظر لاهور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب کے جملہ حقوق بحق مترجم محفوظ ہیں

خلیفہ بلا فصل	نام کتاب
(المرجات) علامہ شرف الدین موسوی	تألیف
ڈاکٹر سید محمد نجفی	مترجم
سید محمد تقی نقوی	نظر ثانی
سید حیدر فیاض	کاوش
محمد صادق بلتستانی گولوی	کمپوزنگ
دار التحقیق والتألیف جامعہ المنتظر لاہور	ناشر
۱۱۰۰	تعداد
۲۰۰۹	سال اشاعت دوم

ملنے کا پتہ

جامعہ المنتظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

قرآن سنٹر اردو بازار لاہور

0092 344074675

فون: 0092 42 27314311

0092 302 4450679

موبائل: 0092 345 4450679

mnajfi@hotmail.com

ای میل: mnajfi@gmail.com

دار التحقیق والتألیف حوزہ علمیہ جامعہ المنتظر لاہور

انتساب

میں اس مختصری کاوش کو اپنے
دادا محترم سید الاعلام و مروج الاحکام جناب سید حسین بخش نقوی اہل اللہ مقامہ
اور دادی مرحومہ مغفورہ اہل اللہ مقامہ کے نام منسوب کرتا ہوں۔
اور بارگاہِ خداوندی میں دعا گو ہوں۔
خدایا!
انہیں جوارِ حضرات معصومین نصیب فرما۔

الہی آمین
ڈاکٹر سید محمد نجفی

فہرست

۱۳	مفتاح ترجم
۱۷	وائس چانسلر
		بحث کی اجازت کی درخواست
۱۸	حق شناس
		بحث کی اجازت ہے
۱۹	مکمل بحث: مذہبی رہبری ملامت
۲۱	وائس چانسلر
		(۱) شیعہ: جمہور مذہب کی پیروی کیوں نہیں کرتے؟ (۲) آج ہمیں اتحاد دیکھا گئی کی زیادہ ضرورت ہے۔
۲۳	حق شناس
		(۱) شرعی دلائل مذہب اہلبیتؑ کی پیروی کو واجب سمجھتی ہیں (۲) ابتدائی مسلمانوں کو جمہور مذہب کی شناخت نہ تھی
		(۳) مذہب جمہور کی پیروی کرنے پر کوئی دلیل نہیں ہے (۴) پراگندگی کا خاتمہ مذہب اہلبیتؑ کو تسلیم کرنا ہے
۲۶	وائس چانسلر
		(۱) حق شناس کی باتوں کا اعتراف (۲) مفصل دلیل کی خواہش۔
۲۷	حق شناس
		(۱) حدیث عقلین (۲) تواتر حدیث عقلین
		(۳) عزت اہل بیت سے تمسک نہ کرنے والا گمراہ ہے۔ (۴) اہلبیت کی شہادت نوح اور باب حلہ سے تشبیہ

(۵) کشتی نوح اور بابِ طہ سے تشبیہ کیوں؟

۳۵

واکس چائلر

نذیر احادیث کی خواہش

۳۶

حق شناس

نذیر احادیث

۳۳

واکس چائلر

(۱) مجھے تعجب ہے کہ اتنی زیادہ صریح احادیث ہونے کے باوجود، جمہور کہہ رائے کے موافق کیوں نہیں ہیں

(۲) قرآنی آیات سے استدلال کی درخواست

۳۵

حق شناس

قرآن کریم سے استدلال

۷۸

واکس چائلر

(۱) اہلبیت کے متعلق خدا کی نازل شدہ آیتوں پر مکمل ایمان

(۲) اتنی آیات اور استدلال کے ہوتے ہوئے ایمان نہ لانے پر اہل قبلہ کی باتوں پر حیرت کا اظہار۔

۷۹

حق شناس

(۱) فقط انہیں اہل قبلہ کی طرف نسبت دینا نامناسب ہے (۲) امت کے بڑوں نے اہلبیت سے روگردانی کی ہے

(۳) کون سی عدالت اہلبیت کے پیروکاروں کے متعلق گمراہی کا حکم لگاتی ہے

۸۱

واکس چائلر

(۱) کوئی عدالت اہلبیت سے تمسک رکھنے والوں کو گمراہ نہیں کہتی (۲) خاندان رسالت کے مذہب پر عمل کرنا کافی ہے

(۳) یہی حضرات اتباع کئے جانے کے سزاوار ہیں۔ (۴) نصوص خلافت بیان کرنے کی درخواست

۸۳

دوسری بحث: عمومی رہبری، خلافت پیغمبرؐ

۸۵

حق شناس

(۲) یوم انداز کی نص

(۱) نصوص کی طرف اجمالی اشارہ

۸۸

واکس چائلر

بخاری و مسلم نے اس حدیث کو صحیحین میں کیوں نہیں لکھا

۸۹

حق شناس

(۱) اس حدیث کی سند درست ہے (۲) بخاری اور مسلم کے اعراض کی علت

(۳) انہیں پہچاننے والے کی نظر میں، ان لوگوں کا اعراض کوئی بعید دیکھا کی نہیں دیتا

۹۱

وائس چانسلر

(۱) مذید دلائل کی درخواست

۹۲

حق شناس

(۱) نفس صریح میں حضرت علی کے ایسے دس فضائل کا تذکرہ ہے جو کسی اور میں نہیں۔

(۲) اس حدیث سے استدلال کرنے کی وجہ

۱۰۰

وائس چانسلر

(۱) ایک سنی عالم دین کی طرف سے حدیث منزلت کی سند میں شک

۱۰۱

حق شناس

(۱) حدیث منزلت مسلم ترین اخبار سے ہے (۲) اس حقیقت پر دلالت کرنے والے شواہد

(۳) اہل سنت علماء کی طرف اشارہ (۴) حدیث منزلت کی عمومیت کی طرف اشارہ

۱۰۷

وائس چانسلر

(۱) حدیث منزلت کے متعلق بیان شدہ باتوں کی تصدیق (۲) حدیث کے عمومی دلائل پیش کرنے کی درخواست

۱۰۸

حق شناس

(۱) حدیث منزلت کی عمومیت پر دلائل (۲) پیغمبر کی، علی اور ہارون کی فرقہ ان سے تشبیہ

۱۱۵

وائس چانسلر

(۱) پیغمبر نے، علی اور ہارون کی فرقہ ان کے ساتھ کب اور کہاں تصویر کشی فرمائی؟

۱۱۶

حق شناس

(۱) شبر، شبیر اور مشیر کے دن (۲) عقد برادری کے دن

(۳) دروازے بند کرنے کے دن

- ۱۳۶ **وائس چانسلر**
(۱) بقیہ دلائل کی درخواست
- ۱۳۷ **حق شناس**
(۱) آیت ولایت اور اس کا حضرت علیؑ کی شان میں نزول
(۲) حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہونے کی دلیل
(۳) استدلال کے ساتھ وضاحت
- ۱۳۸ **وائس چانسلر**
(۱) لفظ جمع کا مفرد پر کس طرح اطلاق ہوا ہے۔
- ۱۳۹ **حق شناس**
(۱) عرب مفرد کیلئے بھی جمع کی تعبیر استعمال کیا کرتے ہیں (۲) اس مطلب پر شاہد
(۳) آیت کے حوالے سے لطیف اور دقیق نکتہ
(۴) تائید کنندہ نصوص کی طرف اشارہ
- ۱۴۰ **وائس چانسلر**
(۱) تائید کنندہ نصوص پیش کرنے کی درخواست
- ۱۴۱ **حق شناس**
(۱) تائید کنندہ احادیث سے چالیس حدیثوں کا تذکرہ
(۲) حضرت علیؑ کی خلافت کی اول کا کوئی معارض نہیں
- ۱۴۲ **وائس چانسلر**
(۱) اہلسنت کے طریق سے حدیث غدیر پیش کرنے کی درخواست
- ۱۴۳ **حق شناس**
(۱) حدیث غدیر کے موارد میں سے چند کی طرف اشارہ
- ۱۸۶ **وائس چانسلر**
(۱) آیا حدیث غدیر متواتر ہے؟
- ۱۸۷ **حق شناس**
(۱) طبعی قوانین اور حدیث غدیر کا تواتر
(۲) حدیث غدیر پر خدا کی عنایت
(۳) حدیث غدیر پر رسول خداؐ کی عنایت
(۴) حدیث غدیر پر امیر المؤمنینؑ کی عنایت

- (۵) حدیث غدیر پر سید الشہداءؑ کی حمایت
(۶) حدیث غدیر پر نو اماموں کی حمایت
- (۷) حدیث غدیر پر شیعوں کی حمایت
(۸) اہلسنت کے طریق سے حدیث غدیر کا تواتر
- ۳۰۶ وائس چانسلر
اہلسنت کی طرف سے حدیث غدیر کی تاویل کا ذکر اور اس کے جواب کی خواہش
- ۳۰۸ حق شناس
(۱) حدیث غدیر کی تاویل کا امکان نہیں ہے
(۲) نص وراثت کی طرف اشارہ
- ۳۱۶ وائس چانسلر
(۱) حدیث غدیر اور اس میں تاویل کا امکان نہ ہونا قبول ہے
(۲) اہلسنت کے طریق سے حدیث وراثت بیان کرنے کی درخواست
- ۳۱۷ حق شناس
علیؑ وراثت بخیر ہیں
- ۳۲۳ وائس چانسلر
نصوص وصایت کی درخواست
- ۳۳۶ حق شناس
نصوص وصایت
- ۳۳۹ وائس چانسلر
مکران وصایت کی دلیل
- ۳۴۱ حق شناس
(۱) رسول خداؐ کی علیؑ کو مکی وصیت کا انکار نہیں کیا جاسکتا
(۲) مکران کی بیان کردہ روایات حجت نہیں ہیں۔
(۳) عقل اور وجدان بھی وصیت پر حکم لگاتی ہے
- ۳۴۱ وائس چانسلر
(۱) امام امویہ بنی کی حدیث سے اعراض کیوں؟
- ۳۴۲ حق شناس

(۱) ام المومنین کی حدیث سے اعراض کی طرف اجمالی اشارہ

۲۳۳

وائس چانسلر

(۱) ام المومنین کی حدیث سے اعراض کی تفصیل بیان کرنے کی درخواست

۲۳۴

حق شناس

(۱) ام المومنین کی حدیث سے اعراض کی تفصیل (۲) عقل و صایت کا حکم لگاتی ہے

(۳) صحیح اخبار ام المومنین کے دعوے سے معارض ہیں

۲۶۱

وائس چانسلر

(۱) آپ حضرت ابو بکر کی بیعت پر امت کے اجماع کے متعلق کیا کہیں گے؟

۲۶۲

حق شناس

(۱) کوئی اجماع نہیں ہوا

۲۶۹

وائس چانسلر

(۱) اہل سنت کہتے ہیں کہ اجماع اختلاف دور ہونے کے بعد ہوا تھا

۲۷۰

حق شناس

(۱) اجماع بھی نہیں ہوا اور نزاع بھی ہوتا رہا۔

۲۷۶

وائس چانسلر

یہ کیسے ممکن ہے کہ صحابہ کرام حضرت امیر المومنین کے متعلق نص نہ کر اس سے روگردانی کریں؟

۲۷۷

حق شناس

(۱) بعض نصوص سے صحابہ کرام کی روگردانی کی وضاحت (۲) حضرت کا اپنا حق لینے سے خودرداری برتنے کی وجہ۔

۲۸۵

وائس چانسلر

(۱) ان نصوص کو پیش کرنے کی درخواست جن پر صحابہ نے عمل نہیں کیا

۲۸۶

حق شناس

(۱) جہرات کے دن کی مصیبت

(۲) جس کا پیغمبر نے حکم دیا تھا، اس کی نافرمانی ہے۔ عدول کرنے کی وجہ۔

- ۲۹۷ وائس چانسلر
(۱) حق شناس کی باتوں کا اعتراف
(۲) مزید موارد پیش کرنے کی درخواست
- ۲۹۸ حق شناس
سربراہان
- ۳۰۶ وائس چانسلر
(۱) حق شناس کی باتوں کا اعتراف
(۲) مزید موارد پیش کرنے کی درخواست
- ۳۰۷ حق شناس
(۱) بعض موارد کا تذکرہ
(۲) امام اور عترت کے متعلق بعض دوسری نصوص کا تذکرہ جن پر صحابہ نے عمل نہ کیا
- ۳۰۹ وائس چانسلر
(۱) مہربانی سے انہیں تھیلا بیان کریں
- ۳۱۰ حق شناس
(۱) درخواست کی قبولیت
- ۳۱۷ وائس چانسلر
(۱) الحمد للہ: حق بخوبی واضح ہو گیا
(۲) امام نے سفید والے دن خلافت و وصایت کی نصوص سے استدلال کیوں نہیں کیا؟
- ۳۱۸ حق شناس
(۱) روز سفید احتجاج نہ کرنے کے مواقع
(۲) مواقع کے باوجود امام اور ان کے دوستوں کے احتجاج کی طرف اشارہ
- ۳۲۲ وائس چانسلر
(۱) کب اور کہاں اس طرح کا احتجاج کیا گیا
- ۳۲۳ حق شناس
(۱) امام کے بعض احتجاجات کا تذکرہ
(۲) احتجاج حضرت زہراء علیہا السلام

وائس چائلز

۳۳۵

(۱) دوسروں کے احتجاجات بیان کرنے کی درخواست

۳۳۶

حق شناس

(۲) حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کا احتجاج

(۱) ابن عباس کا احتجاج

(۳) حجاج میں پیغمبر کی وصیت کی طرف اشارہ

(۳) صحابہ میں موجود بزرگ شیعوں کا احتجاج

۳۳۷

وائس چائلز

(۱) وصیت کے متعلق کب اور کہاں احتجاج کیا گیا

۳۳۸

حق شناس

(۱) وصیت کے متعلق کئے گئے بعض احتجاجات کا تذکرہ

۳۳۸

وائس چائلز

(۱) مذہب شیعہ کی انٹر اہلسنیٹ کی طرف اسناد کے صحیح ہونے کی دلیلیں

۳۳۹

حق شناس

(۲) زمانہ صحابہ میں، علوم کی تدوین اور شیعوں کی برتری

(۱) انٹر اہلسنیٹ کی طرف سے مذہب شیعہ کا توازن

(۳) تابعین اور تابعین کے زمانے کے بعد شیعہ قتلکار

۳۴۳

وائس چائلز

(۱) گواہی دیتا ہوں کہ شیعہ اسی راہ کے راہی ہیں جس پر امیر آل رسول ﷺ تھے

(۲) میں اس بحث اور تحقیق کے بعد حق تک پہنچ گیا ہوں اور کامیاب و کامران ٹھہرا ہوں

۳۴۵

حق شناس

راہ راست کی ہدایت پر خدا کی حمد و ستائش

۳۴۶

حزب کی دیگر تالیفات و تراجم

گفتار مترجم

فن مناظرہ کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی باتمدن ملتیں۔ یہ فن ان ملتوں میں رائج تھا اس کے بعد اسلامی معاشرے میں بھی نظر آنے لگا۔ قرآن مجید میں اس کے لئے ”مجادلہ احسن“ (۱) کی تعبیر استعمال ہوئی ہے۔

مناظرہ عموماً دو مختلف نظریات کے حامل افراد کے درمیان ہوتا ہے اگر دونوں چاہتے ہیں کہ مفید اور سودمند ہو تو پھر عدل و انصاف و حق جوئی کا دامن تھا مناظرہ ضروری ہے اور اگر عدل و انصاف و حق جوئی جیسی خصوصیات نہ ہوں تو پھر لڑائی جھگڑے اور دوری کے سوا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔

اس سلسلے میں بے انتہا کتابیں لکھی گئی ہیں ان کے مختلف زبانوں میں ترجمے بھی ہوئے ہیں لیکن المراجعات جیسی عمدہ کتاب کم ہی منظر عام پر آ سکی ہے۔

اس کتاب کے مؤلف ممتاز شیعہ عالم دین حضرت آیت اللہ علامہ سید عبدالحسین شرف الدین موسوی کاظمین میں ۱۲۹۰ھ بمطابق ۱۸۷۲ء میں پیدا ہوئے۔ کاظمین اور نجف میں تعلیم حاصل کی اور اس زمانے کے انتہائی بلند مرتبہ عالم دین حضرت آیت اللہ شیخ محمد کاظم خراسانی (صاحب کفایہ) سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

سورہ نمل (۱۶) آیت ۱۲۵

آپ کی متعدد موضوعات پر نہایت قیمتی کتابیں موجود ہیں۔ مثلاً:

المراجعات، الفصول المهمة، اجوبة مسائل موسى جارا الله، الكلمة
الغراء في تفضيل الزهراء، المجالس الفاخرة، النص والاجتهاد، فلسفة الميثاق
والولاية، ابوهريرة بغية الراغبين، المسائل الفقهية، ثبت الاثبات في سلسلة
الرواة، الى المجمع العلمي العربي بدمشق، رسائل و مسائل، رسالة كلاميه ان
كے علاوہ بھی بکثرت تالیفات ہیں جنہیں دشمنان دین نے نذر آتش کر دیا۔ آپ نے ان علمی کاموں
کے ساتھ ساتھ دین و اجتماعی منصوبوں میں بھی خدمات انجام دیں۔ آپ نے ۱۳۰۶ھ بمطابق
۱۹۵۷ء میں رحلت فرمائی۔

جبکہ دوسری طرف جناب شیخ سلیم البشری مالکی مسلک رکھتے تھے۔ آپ ۱۳۳۸ھ بمطابق
۱۸۳۲ء میں ضلع حیرہ کے محلہ بشر میں پیدا ہوئے اور جامعہ الازہر میں تعلیم حاصل کی۔ بعد میں دو
مرتبہ اس عظیم الشان یونیورسٹی کے رئیس بھی قرار پائے۔ ایک دفعہ ۱۹۰۰ء سے ۱۹۰۳ء تک اور
دوسری مرتبہ ۱۹۰۹ء سے ۱۹۱۶ء تک۔

آپ نے جامعہ الازہر کو پورے نظم و ضبط سے چلایا۔ رئیس ہونے کی حیثیت سے جو ذمہ
داریاں آپ پر عائد تھیں انہیں عمدگی کے ساتھ نبھایا۔

آپ کی قلمی نگارشات بہت ہیں جن کا زیادہ حصہ قدیم علماء کی کتابوں پر حاشیہ اور گفتار
مقدم کے عنوان سے ہے۔ مثلاً:

حاشیة تحفة الطلاب لشرح رسالة الآداب، حاشیة علی رسالة الشيخ
علی شرح نهج البرودة، الاستئناس فی بیان الاعلام و اسماء الاحباس۔ (یہ کتاب
شعوی مطالب پر لکھی گئی ہے اور جامعہ الازہر کے دروس میں اس پر بہت زیادہ اعتماد کیا گیا ہے۔)
آپ ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۱۶ء میں داغ مفارقت دے گئے۔

بہر حال!

حضرت آیت اللہ علامہ سید شرف الدین موسوی صاحب جب ۱۳۲۹ھ کو عازم مصر ہوئے تو ان کی الا زہر یونیورسٹی کے رئیس شیخ سلیم بشری صاحب کیساتھ ملاقات ہوئی۔ شیخ صاحب کو حضرت علامہ کی بلند نظری اور تاریخ، حدیث اور تفسیر کے وسیع مطالعے نے بہت متاثر کیا۔

انہوں نے خواہش کی کہ ہم خط و کتابت کے ذریعے ایک دوسرے سے سوال و جواب کا سلسلہ جاری کریں تاکہ حقیقت حال واضح ہو جائے۔ لہذا اس طرح ”مناظرات قلمی“ کا سلسلہ شروع ہو کر (چھ ماہ کے اندر) ۱۱۲ خطوط پر اختتام پذیر ہوا۔ جو المباحثات کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے۔

المباحثات عربی زبان میں دسویں مرتبہ چھپ چکی ہے اور اسکے مختلف زبانوں میں تراجم بھی منظر عام پر آئے ہیں۔ حتیٰ کہ اس کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ لیکن اس کتاب کی چند ایسی خصوصیات ہیں جو دوسری کتابوں میں کم نظر آتی ہیں۔ مثلاً:

۱۔ یہ کتاب ”گفت و شنید“ کی طرز پر منظم کی گئی ہے۔

۲۔ ہر گفتگو سے پہلے اس کا خلاصہ عناوین کی شکل میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

۳۔ تکراری مباحث کو نہیں لکھا گیا۔

۴۔ زیادہ رجالی اسباحث سے صرف نظر کی گئی ہے۔

۵۔ عمدہ حواشی اور بہترین تحقیقی مواد کو حاشیہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

۶۔ ہر بات کو حوالوں سے مزین کر دیا گیا ہے۔

۷۔ نوجوانوں کیلئے اس کتاب کا سمجھنا آسان ہو گیا ہے۔

۸۔ ان تمام خصوصیات کے باوجود اصل کتاب سے مطالب نقل کرنے میں امانت داری کو ملحوظ رکھا گیا

ہے۔

اس کتاب کی تلخیص جناب حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ علی اصغر مروج خراسانی نے فرمائی ہے اور نظر ثانی کے فرائض حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید محمد تقی نقوی نے انجام دیئے ہیں۔ نیز دیگر ان تمام حضرات کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے پروف ریڈنگ کے سلسلے میں کافی زحمت اٹھائی۔ ہم اس سلسلے میں جناب سید فیاض حیدر صاحب کے خصوصی طور مشکور ہیں جنہوں نے اس کتاب کی طباعت کے حوالے سے خدمات انجام دیں اور آخر میں بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہیں کہ اس نے ہمیں بھی علوم محمد و آل محمد کی نشر و اشاعت کرنے والوں میں شمار فرمایا۔

آمین ثم آمین

ڈاکٹر سید محمد نجفی امین حضرت آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی دام ظلہ
حوزہ علیہ جامعہ المستنصر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

وائس چانسلر

بحث کی اجازت کی درخواست۔

میں سمندر علم کے ساحل پر کھڑا ہوں اور آپ سے اسکی موجوں میں اترنے کی اجازت چاہتا ہوں تاکہ قیمتی جواہرات پاسکوں۔ اگر آپ نے مجھے اجازت دی تو مدت دراز سے اپنے سینے میں موجزن باریکیوں اور الجھنوں کو آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرونگا اور اگر اجازت نہ دی تو اسکے ذمہ دار آپ خود ہونگے اور میں تلاش کشیدہ کی طرح سرگردان رہوں گا۔

بہر حال میں حقیقت کا متلاشی بن کر بحث کرنا چاہتا ہوں۔ اگر حق واضح ہو تو اسکی اتباع ضروری ہے اور اگر ایسا نہ ہو گا تو شاعر کے اس قول پر عمل کرنا کہیں نہیں گیا۔

نَحْنُ بِمَا عِنْدَنَا وَأَنْتَ بِمَا عِنْدَكَ كَرَايِضٍ وَالزَّائِمِ مُخْتَلِفٍ.

اگرچہ ہماری رائے مختلف ہے۔ لیکن ہم اپنے مسلک پر اور تم اپنے مذہب پر خوش رہو۔

الختصر اگر آپ نے اجازت مرحمت فرمائی تو میں دو مسائل پر گفتگو کروں گا۔

(۱) آپ کے مذہب میں اصول اور فروع کے لحاظ سے

امامت کا نظریہ کیا ہے؟ یعنی مذہبی مشکلات میں کس کی

طرف رجوع کریں؟

(۲) امامت عامہ اور مسلمانوں کی رہنمائی۔ یعنی خلافت

مختبر اسلام ﷺ۔

حق شناس

بحث کی اجازت ہے۔

جو چاہیں دریافت کریں۔ جو کہنا چاہتے ہیں ارشاد فرمائیں۔ فضیلت، برتری، عادلانہ قضاوت اور حق و باطل کا فیصلہ آپ کے سپرد ہے۔

www.ziaraat.com
jabir.abbas@yahoo.com
Sabeel-e-Sakina

پہلی بحث

مذہبی رہبری

امامت

www.ziaraat.com
jabir.abbas@yahoo.com
Sabeel-e-Sakina

وائس چانسلر

(۱) شیعہ حضرات مسلمانوں کے مذاہب

جمہور کی پیروی کیوں نہیں کر لیتے؟

(۲) گزشتہ زمانوں کی نسبت آج ہمیں

اتحاد و یگانگی کی زیادہ ضرورت ہے۔

(۱) میرا پہلا سوال یہ کہ آپ (شیعہ) ہی مذہب کیوں نہیں اپنا لیتے جو جمہور مسلمانوں کا مذہب ہے؟
یعنی اصول دین میں اشاعرہ کا مسلک اور فروع دین میں آئمہ اربعہ کا مذہب اختیار کر لیں کیونکہ سلف
صالحین بھی اسی کی پابند رہے ہیں۔

(۲) آپ بہتر جانتے ہیں کہ آج ہمیں اتحاد و اتفاق اور محبت و الفت کی کس قدر ضرورت ہے اور یہ
بھی آپ کے علم میں ہے کہ آج ہم اس صورت حال سے دوچار ہیں کہ دشمنان اسلام اپنے سینوں
میں ہمارے خلاف نجانے کتنا بغض و کینہ رکھتے ہیں اور جتنا ان کا بس چلتا ہے ہمیں ختم کرنے کی سعی
میں لگن ہیں۔ انہوں نے اس کام کیلئے آراء و نظریات کو مد نظر رکھ کر نقشے کھینچ لئے ہیں۔ انکے قلوب
اور افکار خواب غفلت سے بیدار ہیں۔ لیکن مسلمان آج بھی اسی طرح غافل اور نادانی و جہالت کے
دریا میں غرق ہیں اور اپنے خلاف دشمنوں کی اعانت کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی ملت کو پراکندہ کیا

ہوا ہے۔ گروہی اختلاف، فرقہ بندی اور تعصب کی وجہ سے وحدت کے پرچم کو تار تار کر بیٹھے ہیں۔ اتفاق و اتحاد کی فضا کدر ہو گئی ہے اور مسلمان مختلف فرقوں میں بٹ گئے ہیں۔ ایک گروہ دوسرے کو گمراہ کہتا ہے اور دوسرا اس سے اظہار بیزاری کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

گویا ہم بھیڑیوں کا شکار بن گئے ہیں اور کتوں نے لپچاتی نگاہوں کیساتھ ہمیں اپنا مطمح نظر بتالیا ہے۔

کیا جو میں نے عرض کیا ہے اس سے آپ کو کوئی اختلاف ہے؟

www.ziaraat.com
jagir.abbas@yahoo.com
Sabeel-e-Sakina

حق شناس۔

(۱) شرعی اولہ مذہب اہلیتؑ کی پیروی واجب سمجھتی ہیں

(۲) ابتدائی ادوار میں جمہور مذہب کی شناخت نہ تھی

(۳) مذہب جمہور کی پیروی پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

(۴) پراکندگی کا خاتمہ مذہب اہلیتؑ کو تسلیم کرنا ہے

(۱) شیعہ حضرات کا اصول دین پر اشاعرہ کا ہم خیال نہ ہونا اور فروغ دین میں مذہب اربعہ کے علاوہ مذہب اختیار کرنا کسی گروہی اختلاف، فرقہ بندی اور تعصب کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ شرعی دلیلیں (ہمیں) مذہب اہلیتؑ کی پیروی اور اتباع کو ضروری قرار دیتی ہیں اور ہمیں مجبور کرتی ہیں کہ گو در سالٹ میں پرورش پانے والوں کے مذہب کو اختیار کریں۔ فرشتوں کی اسی گھر میں آمد و رفت رہی ہے اور یہی گھرانہ وحی اور قرآن کے نازل ہونے کا محل ہے۔ لہذا ان وجوہات کی بناء پر شیعہ مذہبی عقائد، اصول فقہ اور اسکے کلیات و قواعد، قرآن و سنت کے معارف، علم اخلاق اور آداب و رسوم میں ان ہستیوں کا دامن تھامے ہوئے ہیں۔

ہم نے اس راہ کا انتخاب صرف اس لیے کیا ہے کہ ہم اولہ و برہان کے سامنے سر تسلیم خم ہیں اور سنت پیغمبر ﷺ گرامی قدر کے حضور اظہار عبودیت کیئے ہوئے ہیں۔ اور بس۔

اگر شرعی دلیلیں ہمیں ذرا برابر اہلبیت پیغمبر ﷺ کی مخالفت کی اجازت دیتیں یا ہمارے لیے دوسرے مذہب کے مطابق اعمال کی انجام دہی میں تقرب الٰہی ممکن ہوتا تو ہم ضرور، قدم بہ قدم جمہور کی روش پر چلتے، تاکہ دوستی کا پیمانہ محکم تر اور باہمی رشتہ اخوت اچھی طرح استوار ہو جاتا۔ لیکن قطعی دلیلیں مؤمن کیلئے سنگ راہ بنی ہوئی ہیں اور خواہشات میں حد فاصل کا کردار ادا کر رہی ہیں۔

آپ کا یہ فرمان تو واقعاً باعث تعجب ہے کہ سلف صالحین بھی (مذہب اربعہ کے) مسلک پر گامزن رہے ہیں۔ شاید آپ نہیں جانتے کہ گزشتہ صالحین اور آنے والے مسلمانوں میں تقریباً آدھی تعداد مذہب اہل بیت محمد ﷺ اور ثقل رسول اکرم ﷺ پر عمل پیرا ہونے والے شیعوں کی ہے اور یہ لوگ (اہلبیت علیہ السلام سے) ذرا برابر بھی منحرف نہ تھے، حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کے زمانے سے لیکر آج تک اسی مسلک پر گامزن ہیں۔ یعنی جس زمانے میں نہ تو اشعری کا وجود تھا اور نہ ہی ائمہ اربعہ اور ان کے آباؤ اجداد سے کوئی پیدا ہوا تھا، شیعہ اہلبیت کے مذہب کی اتباع کرتے تھے۔ یہ بات یقیناً آپ پر بھی خفی نہ ہوگی!!

(۲) علاوہ ازیں ابتدائی تین ادوار (۱) کے مسلمانوں میں کوئی بھی ان مذہب (اربعہ) پر عمل نہ کرتا تھا۔ یہ مذہب کجا اور پہلے، دوسرے اور تیسرے سنہری دور کے مسلمان کجا؟ کیونکہ اشعری ۴۰۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۳۵ھ میں دنیا سے گئے۔ احمد بن حنبل نے ۱۶۳ھ میں آنکھ کھولی اور ۲۴۱ھ میں رخت سربانہ بیٹھے، شافعی کا تولد ۱۵۰ھ میں تھا اور ۲۰۶ھ میں دنیا سے کوچ کر گئے، مالک ۹۵ھ میں متولد ہوئے اور ۱۷۹ھ میں ان کا انتقال ہوا اور ابو حنیفہ ۸۰ھ ہجری سے ۱۰۵ھ تک اس دنیا میں رہ سکے۔ ہم شیعہ تو صدر اسلام سے ہیں اور گھر کی ہر چیز سے آشنا ائمہ اہلبیت کے پیرو ہیں

(۱) ادوار ثلاثہ سے مراد زمانہ پیغمبر، صحابہ اور تابعین ہے ان ادوار میں مذہب اشعری اور مذہب اربعہ (حنفی، مالکی، شافعی و حنبلی) کا نام و نشان تک نہ تھا۔

جبکہ دوسرے مذاہب صحابہ اور تابعین کی روش پر عمل کرنے والے ہیں۔

(۳) لہذا اہتمام مسلمانوں پر یہ کیونکر واجب ہو گیا کہ ابتدائی تین ادوار کے بعد مسلمان ائمہ اربعہ کے مسلک کو اختیار کریں اور اس مذہب کو ترک کر دیں جس پر شروع سے عمل ہوتا رہا؟!۔

(۴) اور یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ مذاہب اہلسنت میں جتنے اختلافات موجود ہیں، وہ شیعہ سنی اختلاف سے کم نہیں ہیں۔ اس مطلب پر ان دونوں گروہوں کی اصول اور فروع پر لکھی جانے والی ہزاروں کتب گواہ ہیں تو پھر مسلمانوں میں یہ رٹ کیوں ہے کہ شیعہ سنی کا مخالف ہے اور یہ کیوں بیان نہیں ہوتا کہ سنی بھی شیعہ کا مخالف ہے۔

اسے کیوں شہرت نہیں دی جاتی ہے کہ اہلسنت کے گروہ بھی ایک دوسرے کے مخالف ہیں؟! جب چار مذاہب ہونے پر لب کشائی نہیں ہے تو پانچ ہونے میں کیا قباحت ہے؟! کس عقل میں یہ بات آسکتی ہے کہ چار مذاہب ہونا تو اتحاد و اتفاق کی علامت ہے اور جو نہی پانچ ہوئے تو اتحاد و اتفاق جاتا رہے گا اور ہم مسلمان پر اکندہ و منتشر ہو جائیں گے اور ہر مسلمان اپنی راہ کا راہی بن جائے گا اور یہ انکے اتفاق اور دوری کی علامت بن جائے گی!!!

کیا وجہ ہے کہ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر مذاہب اہلسنت کی پیروی کی جائے تو اس سے اجتماعیت جاتی رہے گی، پر اکندگی رواج پکڑ جائے گی؟ اور دوسرے مذاہب خواہ نظریہ اور مشرب کے لحاظ سے جتنے دوری کیوں نہ ہوں، ان کی وجہ سے دل ملے رہیں گے، عزائم ایک رہیں گے؟ میں نہیں سمجھتا کہ آپ اسکے ہم خیال ہیں بلکہ آپ میں خاندان عصمت و طہارت کی محبت و مودت کو مد نظر رکھتے ہوئے میں اسے ماننے پر تیار نہیں ہوں۔

ہاں! ہم تب ہی متحد ہو سکتے ہیں جب ہم دوسرے مذاہب شافعی، حنفی، مالکی اور حنبلی کے پیرو کاروں کی طرح شیعہ بیان اہل بیتؑ کے پیروکاروں کو بھی مد نظر رکھیں۔ جب سب کو ایک نگاہ سے دیکھا جائے گا تو خود بخود اتحاد و اتفاق ہوگا۔

وائس چانسز

(۱) حق شناس کی باتوں کا اعتراف۔

(۲) مفصل دلیل کی خواہش۔

(۱) اصول اور فروع میں مذاہب جمہور کی اتباع نہ کرنے کے حوالے سے آپ نے کوئی تہنہ تکمیل تک نہ نہیں چھوڑا۔

(۲) لیکن میں نے اہل سنت مذاہب سے شیعوں کی دوری کی وجہ دریافت کی تھی، جسے آپ نے اولہ شرعی قرار دیا۔ کیا ممکن ہے ان قطعی دلیلیوں کو قرآن و سنت سے اس طرح واضح کریں کہ آپ کے اس فرمان کے مطابق ہو جائے کہ قطعی دلیلیں مؤمن کیلئے سب راہ بنی ہوئی ہیں اور خواہشات میں حد قاصد کا کردار ادا کر رہی ہیں۔

برائے کرم ان دلیلیوں کو ذرا تفصیل سے ذکر فرمائیے گا۔

حق شناس

(۱) حدیث ثقلین۔

(۲) تواتر حدیث ثقلین۔

(۳) عترت الی بیت سے تمسک نہ کرنے والا

مگراہ ہے۔

(۴) پہلیٹ کی کشتی نوح اور باب طہ سے تشبیہ۔

(۵) کشتی نوح اور باب طہ سے تشبیہ کیوں؟

خدا نہ کرے آپ کے دل میں ائمہ اطہار علیہم السلام کے سلسلے میں کوئی شبہ ہو۔ یا دوسروں کو ان پر ترجیح دینے میں آپ کے دل میں کسی قسم کی کوئی چیز حائل ہو۔ پہلیٹ کی عظمت و جلالت اظہر من الشمس ہے، کوئی ان کا ہم پلہ نہیں۔ یہ بے نظیر و بے مثال ہیں۔ انہوں نے پیغمبر اسلام ﷺ کے وسیلے سے تمام گذشتہ انبیاء کے علوم سکھے اور انہیں دین و دنیا کے احکام سے پیغمبر اسلام نے باخبر کیا ہے۔ ہم نے ابتداء میں جس چیز کی طرف اشارہ کیا تھا اسے ملاحظہ فرمائیے گا۔

حضرت رسول خدا ﷺ بے خبر اور غافل لوگوں کو بیاگ و حل آواز دے کر ارشاد فرماتے ہیں۔

اے لوگو! میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم انہیں

اختیار کیے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ ایک کتاب خدا دوسرے
میرے اہل بیت علیہ السلام (۲)

نیز یہ بھی ارشاد فرمایا:

میں نے تم میں ایسی چیزیں چھوڑی ہیں کہ اگر تم انہیں اختیار کرو تو کبھی
گمراہ نہ ہو گے۔ ایک کتاب خدا ہے، جو آسمان سے زمین تک کھینچی
ہوئی ایک مضبوط رتی ہے، دوسرے میرے عترت والی بیت علیہ السلام۔ یہ
دونوں کبھی جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر
پہنچیں۔ دیکھنا میرے بعد تم ان سے کیسے پیش آتے ہو۔ (۳)

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ:

(۲) رجوع کریں: صحیح ترمذی ج ۲ ص ۳۰۸۔ بولاق مصر، نظم درر السطنین (زرندی خفی) ص ۲۳۲ ط نجف،
بیان المودۃ (قدوزی خفی) ص ۳۰، ۳۱، ۳۲۔ اسلامبول، کنز العمال (مقی ہندی) ص ۱۵۳، ۱۵۴ تفسیر (ابن کثیر)
ج ۳ ص ۱۱۳ ط دار احیاء الکتب العربیہ مصر، مصابح السنۃ (بنوئی) ص ۲۰۶ ط قاہرہ، جامع الاصول (ابن اثیر) ج ۱
ص ۱۸۷ ج ۶۵ ط مصر، المعجم الکبیر (طبرانی) ص ۱۳۷ ط مکتبۃ المصابیح (خلیب تمیزی) ج ۳ ص ۲۵۸ ط دمشق،
احیاء البیت (سیوطی) در حادیۃ الاتحاف (شبراوی) ص ۱۱۳ ط اہلسی، الفتح الکبیر (بہانی) ج ۱ ص ۵۰۳ ج ۳
ص ۸۳۵ ط دار الکتب العربیہ مصر، اشرف المودۃ (بہانی) ص ۱۸ ط مصر و ارج المطالب (عبد اللہ خفی) ص ۲۳۶
ط لاہور۔

(۳) رجوع کریں: صحیح (ترمذی) ج ۲ ص ۳۰۸ بولاق مصر، نظم درر السطنین (زرندی خفی) ص ۲۳۱، الذر
المشور (سیوطی) ج ۶ ص ۷۰، ۷۱، ۷۲، ذخائر الحقی (طبری) ص ۱۶، الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۸۹ ط البیہ
مصر، بیان المودۃ (قدوزی خفی) ص ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵،

میں تم میں اپنے دو جانشین چھوڑے جاتا ہوں، ایک کتاب خدا جو آسمان سے لے کر زمین تک ایک دراز رستی ہے۔ دوسرے میرے عزت و اہل بیت علیہم السلام۔ یہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس پہنچنے تک کبھی جدا نہ ہوں گے (۴)

اور جب حضرت آخری حج سے پلٹے اور مقام غدیر خم پر پہنچے تو بڑے درختوں کے نیچے رکنے کا اور زمین کو صاف ستھرا کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ مجھے دعوت دی گئی ہے جسے میں نے قبول کیا ہے۔ بہر حال میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، جو ایک دوسرے سے بڑی ہیں۔ کتاب خدا، اور میرے اہل بیت علیہم السلام دیکھو خیال رکھنا کہ ان کے ساتھ تم کس طرح پیش آتے ہو؟ یہ دونوں کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔

پھر آپ نے فرمایا:

۱۵۴ ط ۲، فتح الکبیر (بہمانی) ج ۱ ص ۴۵۱، تفسیر الخازن (علاء الدین بغدادی) ج ۱ ص ۴، مصابح السنی (بغوی) ص ۲۰۶ ط مصر، جامع الاصول (الکلی شیعری) ج ۱ ص ۱۸۷، منتخب تاریخ (ابن عساکر) ج ۵ ص ۳۳۶ ط دمشق، مشکاة المصابیح (عمری) ج ۳ ص ۲۵۸، ج ۱۰ ط جامع للاصول (منصور علی تامف) ج ۳ ص ۳۰۸ ط ۵ ہر دار الخ المطالب (شیخ عبید اللہ حنفی) ص ۳۳۶ ط لاہور۔

(۴) رجوع کریں: سند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۱۸۲ و ۱۸۹، الاسد المکثور (سیوطی شافعی) ج ۲ ص ۶۰، احیاء ملیت (سیوطی) در حاضیۃ الاتحاد بحب الاشراف (شیراوی شافعی) ص ۱۱۶، ینابیع المودۃ (قدوسی حنفی) ص ۳۸ و ۱۸۳ ط اسلامبول، مجمع الزوائد (بیہقی) ج ۹ ص ۱۶۲، کنز العمال (مفتی ہندی) ج ۱ ص ۱۵۳ ج ۳ ص ۹۳۸ و ۱۲ ط جامع الصغیر (سیوطی) ج ۱ ص ۳۵۳ ط مصر و فتح الکبیر (بہمانی) ج ۱ ص ۴۵۱۔

خدائے قوی و توانا میرا مولا و آقا ہے اور میں ہر مومن کا مولا ہوں۔
 پھر آپؐ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا کہ:
 میں جس کا مولا ہوں یہ علیؓ اس کے مولا ہیں خداوند! اسے دوست
 رکھ جو اسے دوست رکھے اور اسے دشمن رکھ جو اسے دشمن رکھے (۵)

(۲) اہل بیتؑ و قرآن کی پیروی کو واجب جانے والی احادیث صحیحہ، متواتر حدیثیں ہیں اور
 بیس سے زیادہ صحابیوں سے کئی طریقوں سے مروی ہوئی ہیں۔

متحدہ مواقع پر حضرت پیغمبر اسلام ﷺ نے اس حقیقت کا اعلیٰ الاعلان کئے لفظوں میں اظہار فرمایا۔

کبھی غدیر خم میں اعلان کیا، جیسا ابھی بیان ہو چکا ہے۔ کبھی آخری حج
 کے موقع پر عرفہ کے دن اعلان کیا۔ کبھی طائف سے واپسی پر اعلان
 کیا۔ ایک مرتبہ مدینہ میں برسر منبر اعلان کیا، پھر دوسری مرتبہ جب
 آپؐ بستر مرگ پر حجرہ میں تھے اور آپؐ کا حجرہ صحابیوں سے بھرا ہوا
 تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! میں عنقریب تم سے رخصت ہونے والا ہوں۔ میں تم سے
 تمہارے سب عذر کو ختم کر دینے والی بات کہہ دیتا ہوں کہ میں تم میں
 اپنے پروردگار کی کتاب اور اپنی عزت و اہلیت ﷺ کو چھوڑ کر جا رہا
 ہوں۔

(۵) مستدرک (حاکم) ج ۳ ص ۱۰۹ و ۵۳۳ (باصندہای صحیح)، خصائص امیر المؤمنین (نسائی شافعی) ص ۲۱۱ مقدم
 مصر، المناقب (خوارزمی حنفی) ص ۹۳، الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۱۳۶، المہمۃ، مصر، بیات المودۃ (قدوسی
 حنفی) ص ۱۳۲، اسلامبول و کنزل العمال (متقی ہندی) ج ۱ ص ۱۶۷، ج ۲ ص ۹۵۳، ج ۳ ص ۹۱، ج ۴ ص ۲۵۵۔

پھر آپ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور ارشاد فرمایا:
یہ علیؑ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں
کبھی جدا نہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس
پہنچیں۔ (۶)

(۶) رجوع کریں: الصواعق المحرقة (ابن حجر) آخر فصل ۲ از باب ۹ ص ۵۷ طبع المکتبۃ و جامع المودۃ (قدوسی
خشی) ص ۲۸۵ طبع اسلامبول

اصحاب میں سے حدیث ثقلین کے راوی:

- | | | |
|-----------------------------|----------------------------|------------------------|
| ۱۔ امیر المؤمنین علیؑ | ۲۔ حسن بن علیؑ | ۳۔ سلمان مجہدی |
| ۴۔ ابوذر غفاریؓ | ۵۔ ابن عباسؓ | ۶۔ ابوسعید خدریؓ |
| ۷۔ جابر بن عبد اللہ انصاریؓ | ۸۔ ابوالہشتم بن محمدان | ۹۔ ابورافعؓ |
| ۱۰۔ حفصہ بن یمان | ۱۱۔ حفصہ بن اسید غفاری | ۱۲۔ خزیمہ بن ثابتؓ |
| ۱۳۔ زید بن ثابتؓ | ۱۴۔ زید بن ارقمؓ | ۱۵۔ ابو ہریرہؓ |
| ۱۶۔ عبد اللہ بن خطابؓ | ۱۷۔ جبیر بن مطعمؓ | ۱۸۔ براء بن عازبؓ |
| ۱۹۔ انس بن مالکؓ | ۲۰۔ طلحہ بن عبد اللہ تمیمی | ۲۱۔ عبد الرحمن بن عوفؓ |
| ۲۲۔ سعد بن ابی وقاصؓ | ۲۳۔ عمرو بن عاصؓ | ۲۴۔ سل بن سعد انصاریؓ |
| ۲۵۔ ہدی بن حاتمؓ | ۲۶۔ ابویوب انصاریؓ | ۲۷۔ ابوشریح خزاعیؓ |
| ۲۸۔ عقیقہ بن عامرؓ | ۲۹۔ ابولیلی انصاریؓ | ۳۰۔ ابوقدحہ انصاریؓ |
| ۳۱۔ ضمیرہ اسلمیؓ | ۳۲۔ عامر بن لیلی بن ضمرہؓ | ۳۳۔ قاطمہ الزہراءؓ |

۳۴۔ سلمہ زوجہ پیامبرؐ (ص) ۳۵۔ ام ہانی خواہر امیر المؤمنین علیؑ

ان تمام راویوں کی تفصیل کو میر حامد حسین ہندی کی کتاب عقبات الانوار کی پہلی اور دوسری جلد میں حدیث
ثقلین کی بحث کے ذیل میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

اہلبیتؑ طاہرین کے لئے یہی کافی ہے کہ خدا اور رسول ﷺ کے نزدیک قرآن کے ہم پلہ ہیں کسی طرف سے بھی باطل اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔

لَا يَلْبِغُهُ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ (۷)

بہر حال یہی واضح دلیل ہے، جو ائمہ اطہار کے مذہب پر عمل کرنے کیلئے وادار کرتی ہے کیونکہ کوئی مسلمان یہ نہیں پسند کرتا کہ کتاب خدا کو چھوڑ کر کسی اور چیز کو اپنا دستور العمل بنائے تو جب کتاب خدا کے بدلے میں کسی دوسری چیز کو اختیار کرنا مسلمان کے لیے ناممکن ہے تو کتاب خدا کے ہم پلہ اور ہم درجہ ہستیوں کا انتخاب کیونکر ممکن ہے؟!

(۳) اس کے علاوہ سرور کائنات کی بیان شدہ احادیث کا مفہوم بتاتا

ہے کہ ان سے تمسک نہ رکھنے والا گمراہ ہے۔

إِنِّي نَادِيكُمْ فَيُنْكِمُ مَا إِنْ تَفْشَكُم بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللَّهِ وَ عَتُونِي۔

میں تم میں ایسی چیز چھوڑ جاتا ہوں کہ اگر تم اُسے مضبوطی سے پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ ایک کتاب خدا، دوسرے میری عترت۔

(۴) نیز ایک اور دلیل جو ہر مسلم کو قہر اہلبیتؑ کا پیر و کار بتاتی ہے اور مجبور کرتی ہے کہ دینی معاملات میں بس ان ہی کی پیروی کی جائے، وہ سرور کائنات کی یہ مشہور حدیث ہے:

آگاہ ہو جاؤ! اتم میں میرے اہلبیتؑ کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے نوحؑ کا سفینہ۔ جو شخص اس پر سوار ہوا، اس نے نجات پائی

اور جس نے گریز کیا وہ ہلاک ہوا۔ (۸)

نیز آنحضرتؐ کا یہ ارشاد بھی ہے۔

تمہارے درمیان میرے اہلیت کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے بنی

اسرائیل میں بابِ طہ، جو اس میں داخل ہوا، وہ بخش دیا گیا۔ (۹)

نیز آنحضرتؐ کا یہ قول کہ ستارے زمین کے باشندوں کے لیے فرق

ہونے سے امان ہیں اور میرے اہلیتؑ میری امت کے لیے

دینی اختلاف کے وقت امان ہیں۔ پس اگر کوئی گروہ عرب میرے

اہلیتؑ کی مخالفت کرے گا تو اس معنی یہ ہوگا کہ وہ احکامِ الہی میں

اختلاف کرتا ہے اور وہ خود ایک گروہ بن جائے گا۔ (۱۰)

(۸) مستدرک (حاکم) ج ۳ ص ۱۵۱، تفسیر المسند رک (ذہبی) در ذیل مستدرک، نظم در السطین (زندی غنی)

ص ۲۳۵، تاریخ المودۃ (قدوسی غنی) ص ۲۷۸ و ۲۸۰، الصواعق المخرقة (ابن حجر) ص ۱۱۱ و ۱۳۰، السید

معمر، مساعف الراغبین (مبان شافعی) ص ۱۰۲، الاستبصار فی ائد السطین (ابو اسحاق حونی) ج ۲ ص ۲۳۶، ج ۵۱۹.

(۹) (رجوع کریں: الاربعین (نہانی) ج ۲ ص ۲۵۶، کفایۃ الطالب (سبکی شافعی) ص ۲۷۸، الحیدریہ، مجمع الزوائد

(بخاری شافعی) ج ۹ ص ۱۶۸، التاج المصنوع (طبرانی) ج ۲ ص ۲۲، احیاء لیلت (سیوطی) در حایۃ الاتحاف (شیردای)

ص ۱۱۳، تاریخ المودۃ (قدوسی غنی) ص ۲۷۸ و ۲۹۸، الصواعق المخرقة (ابن حجر) ص ۹۱، السید معمر

فرمان السطین (ابو اسحاق حونی) ج ۲ ص ۲۳۶، ج ۵۱۶ و ۵۱۹.

(۱۰) (رجوع کریں: مستدرک (حاکم نیشاپوری) ج ۳ ص ۱۳۹، (بسنج) الصواعق المخرقة (ابن حجر شافعی) ص ۹۱

و ۱۳۰، السید (بسنج)، احیاء لیلت (سیوطی) در حایۃ الاتحاف (شیردای) ص ۱۱۳، منتخب کز العمال (متقی

ہندی) در حاشیہ سند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۹۳، تاریخ المودۃ (قدوسی غنی) ص ۲۹۸، الصواعق المخرقة (ابن حجر

(نہانی) ج ۱ ص ۳۶۱، الکلی معمر.

(۵) آپ اس سے بخوبی آگاہ ہوں گے کہ سرور کائنات نے اہلبیتؑ کی سفینہ نوح سے جو تشبیہ دی ہے، اس سے یہ مراد ہے کہ جس نے اہلبیتؑ کا مسلک اختیار کیا، اصول و فروع میں ائمہ اہلبیتؑ کی پیروی اور اتباع کی، وہ عذاب جہنم سے محفوظ رہا اور جس نے ان کی مخالفت کی اس کا حشر وہی ہوگا جو سفینہ نوح علیہ السلام سے گریز کرنے والے کا ہوا تھا۔ بس فرق یہ ہوگا کہ سفینہ نوح سے گریز کرنے والا تو پانی میں ڈوبا تھا اور اہلبیتؑ سے کنارہ کشی کرنے والا جہنم کی آگ میں غرق ہوگا۔ (خدا سے پناہ مانگتے ہیں۔)

باب حطہ سے تشبیہ کی وجہ یہ ہے کہ خداوند عالم نے باب حطہ کو عاجزی اور، سر نیاز خم کرنے کا مظہر قرار دیا تھا اور اسی وجہ سے اسے بنی اسرائیل کے لئے مغفرت اور بخشش کا ذریعہ بنایا تھا۔ اسی طرح خداوند عالم نے امت اسلام کے لیے اہل بیت پیغمبر ﷺ کی اتباع و اطاعت کو اپنے جاہ و جبروت کے آگے بندوں کی خاکساری و عاجزی اور اپنے احکام کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے مظاہر میں سے ایک مظہر قرار دیا۔ اسی وجہ سے اتباع اہلبیتؑ سبب مغفرت ہے اور یہی باب حطہ سے تشبیہ دی جانے کی وجہ ہے۔

اہل بیتؑ کی اتباع و اطاعت کے واجب و لازم ہونے کے متعلق احادیث متواتر ہیں۔ خصوصاً بطریق اہل بیت طاہرینؑ تو بے شمار متواتر حدیثیں مروی ہیں۔ اگر آپ کی تحسین کا خیال نہ ہوتا تو ان کو بھی شرح وسط سے ذکر کرتا لیکن جو کچھ لکھ چکا ہوں، وہی آپ کے تقاضے کے لئے کافی ہے۔

وائس چانسلر

مزید نصوص کی خواہش۔

آپ میری تحسین کا خیال نہ کیجیے، میرے کان آپ کے مقروض ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے اختیار میں ہیں۔ مزید تشریح فرمائیے۔

میں ہمدرد متوجہ ہوں، آپ کے حکیمانہ استدلال نے دل میں فرحت اور طبیعت میں گفتگو پیدا کر دی ہے۔ میری تھکاوٹ جاتی رہی ہے۔ میں آپ کی گفتگو سے گمشدہ حکمت کو پارہا ہوں۔ آپ کی باتیں آپ طلاء سے بڑھکر ہیں۔ مزید تشریح فرمائیں۔ وضاحت فرمائیں۔

حق شناس

مزید احادیث۔

(۱) آپ کی اس توجہ اور انتہاک کا شکریہ۔ بہتر ہے، تعمیل حکم میں کچھ اور روشنی ڈالتا ہوں۔
ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

وہ شخص جسے یہ پسند ہو کہ میرا بیٹا بنے اور میری موت مرے اور باغ عدن میں ساکن ہو وہ علیؑ کو میرے بعد اپنا ولی بنائے اور علیؑ کے محبت سے دوستی رکھے اور میرے بعد میرے اہلبیتؑ کی پیروی کرے۔ کیونکہ وہ میری عزت ہیں اور میری طینت سے پیدا ہوئے ہیں اور انھیں میرا فہم اور علم عطا ہوا ہے۔ ہلاکت ہو اس کے لیے جو ان کے فضل و شرف کو جھٹلائے۔ اور ان کو مجھ سے جو قرابت ہے اس کا خیال نہ کرے۔ خدا ایسے لوگوں کو میری شفاعت نصیب نہ کرے (۱۱)

(۱۱) رجوع کریں: کنز العمال (محقق ہندی) ج ۶ ص ۲۱۷ ج ۱۸۱۹ منتخب کنز العمال در جامعہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۹۳، حلیۃ الاولیاء (ابوفہیم) ج ۱ ص ۸۶ ط السعاده، شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید معتزلی) ج ۹ ص ۷۰ ط مصر، تحقیق محمد ابو الفضل، مکتبۃ المطالب (عجمی شافعی) ص ۲۱۳ ط الحیدریہ، مجمع الزوائد (ہیثمی) ج ۹ ص ۱۰۸، ترجمہ الامام علی بن ابی طالبؑ از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۹۵ ج ۵۹۶، بیاض المودۃ (قدوسی خنقی) ص ۳۶ ج ۱۳۱ ط اسلامبول و فرامینا لمسلمین (حمونی) ج ۵ ص ۵۳۔

(۲) زیاد بن مطرف کہتے ہیں کہ:

میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ میرا جینا جیئے اور میری موت مرے اور اس جنت میں داخل ہو، جس کا وعدہ مجھ سے میرے پروردگار نے کیا ہے۔ یعنی حب غلہ، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور ان کے بعد، ان کی اولاد کو اپنا ولی بنائے۔ کیونکہ وہ ہرگز تمہیں ہدایت کے دروازے سے باہر نہیں نکالتے اور نہ گمراہی کے دروازے میں پہنچانے والے ہیں۔ (۱۲)

(۳) زید بن ارقم کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

جو شخص میرا جینا، جینا چاہتا ہو اور میری موت مرنا چاہتا ہو اور حب غلہ میں رہنا چاہتا ہو، جس کا خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، وہ علی رضی اللہ عنہ کو اپنا حاکم بنائے کیونکہ وہ تمہیں ہدایت سے باہر نہ کریں گے اور نہ گمراہی میں لے جائیں گے۔ (۱۳)

(۱۲) رجوع کریں:

کنز العمال (مقی ہندی) ج ۶ ص ۱۵۵ ح ۲۵۷، منتخب کنز العمال در حاشیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۳۲، الناقب (خوارزمی) ص ۳۳ ط الخیدریہ، نتائج المودۃ (قدوسی خفی) ص ۱۲۶ و ۱۲۷ اسلامبول والا صابۃ (ابن جریر عتالی شافعی) ج ۱ ص ۵۴ ط معطقی محمد۔

(۱۳) رجوع کریں: مستدرک (حاکم) ج ۳ ص ۱۱۸ (باصحیح)، کنز العمال (مقی ہندی) ج ۶ ص ۱۵۵ ح ۲۵۷، منتخب کنز العمال در حاشیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۳۲، حلیۃ الاولیاء (ابن قیم) ج ۴ ص ۳۳۹-۳۵۰، مجمع الزوائد (ذہبی) ج ۹ ص ۱۰۸، تریحۃ الامام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۹۹ ح ۶۰۲ و فرائد السمیعین (حموی) ج ۱ ص ۵۵۔

(۴) اسی طرح جناب عمار بن یاسرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی، میں اسے حضرت علیؓ کی ولایت کے متعلق وصیت کرتا ہوں۔ جو انھیں ولی بنائے گا تو وہ مجھے ولی بنائے گا اور جو مجھے ولی بنائے گا، وہ خدا کو دوست رکھے گا اور جو علیؓ سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کرے گا اور جو مجھ سے محبت کرے گا وہ خدا سے محبت کرے گا اور جو علیؓ سے بغض رکھے گا تو وہ مجھ سے بغض رکھے گا اور جو مجھ سے بغض رکھے گا وہ خدا سے بغض رکھے گا۔ (۱۴)

(۵) جناب عمارؓ سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ گواہ رہنا، مجھ پر ایمان لانے والے اور میری تصدیق کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ علیؓ بن ابی طالبؓ کو دوست رکھے۔ کیونکہ ان کو دوست رکھنا مجھے دوست رکھنا ہے اور مجھے دوست رکھنا خدا کو دوست رکھنا ہے۔ (۱۵)

(۱۴) رجوع کریں:

کنز العمال (مثنیٰ ہندی) ج ۶ ص ۱۵۴ ح ۲۵۷۱، ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر) ج ۲ ص ۹۳ ح ۵۹۴، المناقب (ابن مغازی شافعی) ص ۲۳۰ ح ۲۷۹، مجمع الزوائد (مشقی) ج ۹ ص ۱۰۸، بیابح المودۃ (قدوسی خفی) ص ۲۳۷ اسلامبول، منتخب کنز العمال در حافیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۳۲، و فرائد السطین (حموی) ج ۱ ص ۲۹۱۔

(۱۵) رجوع کریں:

کنز العمال (مثنیٰ ہندی) ج ۶ ص ۱۵۵ ح ۲۵۷۶، ترجمہ الامام علی بن ابی طالبؓ از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۹۱ ح ۵۹۱۔

(۶) ایک مرتبہ حضرت سرور کائنات ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔

اے لوگو! افضل و شرف اور منزلت و ولایت خدا کے رسول ﷺ اور اس کی ذریت کے لیے ہے۔ لہذا تم لوگ باطل اور بے ہودہ باتوں کی وجہ سے راہ گم نہ کر بیٹھنا۔ (۱۶)

(۷) آنحضرتؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ:

ہر دور میں میری امت کے ہادی، میرے اہلبیتؑ کے عادل افراد ہوں گے۔ جو دین اسلام سے گمراہوں کی تحریف، اہل باطل کی تہمت تراشی اور جاہلوں کی تادیل کا ازالہ کرتے رہیں گے۔

آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارے ائمہ، خدا کے حضور تمہارے نمائندہ ہیں۔

لہذا سوچ سمجھ لینا کہ کسے اپنا نمائندہ بنا کر خدا کے حضور بھیجتے ہو۔ (۱۷)

(۸) یہ بھی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ:

دیکھو (قرآن و عترت) سے آگے نہ بڑھنا، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور نہ

پیچھے رہ جانا، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور انھیں سکھانے کی کوشش نہ کرنا،

(۱۶) رجوع کریں:

الصواعق المحرقة (ابن جر شافعی) ص ۱۰۵ ط المسیعیہ مصر، بیانج المودۃ (قدوزی خنی) ص ۱۶۹ و ۳۰۷ ط اسلامبول و نظم در السطین (زرندی خنی) ص ۲۰۷-۲۰۸ حضرت کی اس حدیث کے متعلق بہت غور و فکر سے کام لیں اور اس میں پوشیدہ اہم مقصد کی طرف متوجہ رہیں خصوصاً اس جملے **فَلَا تَلْهَبْنَ بِسُكْمِ الْاِبَاطِلِ**! سے غافل نہ ہوں۔

(۱۷) رجوع کریں: الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۹۰ ط المسیعیہ مصر، بیانج المودۃ (قدوزی خنی) ص ۱۹۱، ۲۷۱،

۲۷۳ و ۲۹۷ ط اسلامبول و ذخائر العقبی (محب الدین طبری شافعی) ص ۱۷۰۔

کیونکہ یہ تم سے خود تم سے زیادہ جانتے ہیں۔ (۱۸)

(۹) یہ بھی ارشاد فرمایا کہ:

میرے اہل بیتؑ کو ایسا سمجھو جیسا بدن کے لیے سر ہے اور سر کے لیے آنکھیں اور سر، آنکھوں ہی کے ذریعے راہ پاتا ہے۔ (۱۹)

(۱۰) یہ بھی ارشاد فرمایا کہ:

ہم اہل بیتؑ کی محبت کو اپنے اوپر لازم سمجھو۔ کیونکہ جو شخص خدا سے ملاقات کرتے وقت ہمیں دوست بھی رکھتا ہو تو خدا وید عالم اسے ہماری شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا۔ اس ذات برحق کی قسم، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ بندے کو اس کا عمل اس وقت تک فائدہ نہ پہنچائے گا، جب تک وہ ہمارے حقوق نہ پہچانتا ہو۔ (۲۰)

(۱۸) رجوع کریں: الصواعق المحرقة (ابن حجر شافعی) ص ۸۹ و ۱۳۶ الحدیث، مجمع الزوائد (طبعی شافعی) ج ۹ ص ۱۶۳، بیانچ المودۃ (قدوسی حنفی) ص ۲۹۶، ۳۸۸۔ اسلامبول، قدرا لکھنؤ (سیوطی) ج ۲ ص ۶۰، کنز العمال (حقیقی ہندی) ج ۱ ص ۱۶۸ ج ۲ ص ۵۵۸ و ۵۵۹ واسد الغلبۃ (ابن اثیر) ج ۳ ص ۱۳۷۔

(۱۹) رجوع کریں: اسحاق الراغبین (صہبان) در حاشیہ نور الابصار (شبلنجی) ص ۱۰۲، الاغتانیہ، انفصول الہدیۃ (ابن صبار مالکی) ص ۸۸ الحدیث، مجمع الزوائد (طبعی شافعی) ج ۹ ص ۱۷۲ اور الشرف الموبد (بہانی) ص ۳۱۔ یہ حدیث صراحت کیساتھ لوگوں پر ائمہ اطہار کی ولایت اور حکومت کو ثابت کر رہی ہے اور واضح شفاف الفاظ میں بیان کر رہی ہے حق کی ہدایت صرف اور صرف اسی گھر سے ممکن ہے۔

(۲۰) رجوع کریں: انجالیہ (سیوطی شافعی) در حاشیہ الاتحاف (شبراوی) ص ۱۱۱، الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۱۳۸ الحدیث، مصر، بیانچ المودۃ (قدوسی حنفی) ص ۲۹۶، ۳۸۸ و ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵،

(۱۱) یہ بھی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ:

آل محمد ﷺ کی معرفت عذاب جہنم سے رہائی اور ان کی محبت پل صراط سے گزرنے کا پروانہ ہے اور ان کی ولایت عذاب سے امان ہے۔ (۲۱)

(۱۲) یہ بھی آپؐ نے فرمایا کہ:

قیامت کے دن موقف حساب سے کسی شخص کے یہ نہیں ہٹیں گے، یہاں تک کہ اس سے چار چیزوں کے متعلق پوچھا جائے گا کہ تم نے اپنی عمر کن باتوں میں گزاری؟ اپنے جسم کو کس کام میں لائے؟ مال کو کن امور میں صرف کیا؟ اور کہاں سے حاصل کیا؟ اور ہم اہلبیتؑ کی محبت کے متعلق بھی اس سے سوال کیا جائے گا۔ (۲۲)

(۱۳) یہ بھی ارشاد فرمایا کہ:

اگر کوئی شخص رکن و مقام کے درمیان اپنے دونوں قدم جما کر عمر بھر نماز پڑھتا رہے اور روزے رکھتا رہے مگر آل محمد ﷺ سے بغض رکھتا ہو تو وہ

(۲۱) رجوع کریں:

الغمام (قاضی عیاض) بخش دوم ص ۳۰ ط آستانہ ۱۳۲۷ھ الاتحاف (شیراوی شافعی) ص ۴۴
، بیاض المودۃ (قدوزی خنی) ص ۲۲، ۲۳، ۲۶۳، ۲۷۰ ط اسلامبول و فرائد المستطین (حمونی) ج ۲ ص ۲۵۷ ج ۵۲۵

(۲۲) رجوع کریں:

مناقب (ابن مغازی) ص ۱۱۹ ج ۱۵۷، اہم الکیت (سیوطی) اور حلیۃ الاتحاف (شیراوی) ص ۱۱۵، بیاض
المودۃ (قدوزی خنی) ص ۱۱۳، ۱۲۷، ۱۲۸ ط اسلامبول، مناقب (خوارزمی) ص ۵۳، ۵۶، مقتل الحسن (خوارزمی)
ج ۱ ص ۳۲، بالفصول الہدیۃ (ابن صباغ مالکی) ص ۱۰۹ و مجمع الزوائد (ہیثمی) ج ۱ ص ۱۳۶

جہنم میں جائے گا۔ (۲۳)

(۱۴) یہ بھی ارشاد فرمایا کہ:

جو شخص محبت آل محمد ﷺ پر مرے گا، وہ شہید مرے گا۔ دیکھو جو محبت آل محمد ﷺ پر مرے گا، وہ مغفور مرے گا۔ سارے گناہ اس کے بخش دیے جائیں گے۔ دیکھو جو محبت آل محمد ﷺ پر مرے گا، گویا وہ اپنے تمام گناہوں سے توبہ کر کے مرا۔ دیکھو جو محبت آل محمد ﷺ پر مرا، وہ مومن اور کامل الایمان مرے گا۔ دیکھو جو محبت آل محمد ﷺ پر مرے، ملک الموت اسے جنت کی بشارت دیں گے۔ پھر منکر و نکیر جنت کی خوشخبری دیں گے۔ دیکھو جو محبت اہل بیت ﷺ پر مرا، جنت میں یوں سنوار کر لے جایا جائے گا جیسے دہن اپنے خاوند کے گھر لے جاتی جاتی ہے۔ دیکھو جو محبت اہل بیت ﷺ پر مرا، اس کے لیے قبر میں، جنت کے دو دروازے کھول دیے جائیں گے۔ دیکھو جو محبت اہل بیت ﷺ پر مرا اس کی قبر کو اللہ ملائکہ رحمت کی زیارت گاہ بنادے گا۔ دیکھو جو محبت آل محمد ﷺ پر مرا وہ سنت پیغمبر پر مرے گا۔ دیکھو جو بغض آل محمد ﷺ پر مرا، وہ قیامت کے دن یوں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا

(۲۳) رجوع کریں: المسد رک (حاکم نیشابوری) ج ۳ ص ۱۳۹ (باسند صحیح)، تنقیص المسد رک (ذہبی) در ذیل المسد رک (حاکم)، الصواعق المحرقة (ابن حجر شافعی) ص ۱۰۲ الحدیث، مصر، احیاء البیات (سیوطی) در حاشیہ الاتحاف (شبر وای) ص ۱۱۱، ذخائر العقبی (طبری شافعی) ص ۱۸، بیابح المودہ (قدوسی خلی) ص ۱۹۲، ۲۷۷، ۲۸۵، ۳۰۵، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰

ہوگا کہ یہ رحمتِ خدا سے محروم ہے۔ (۲۳)

واضح ہے کہ اگر یہ ہستیاں حجتِ خدا نہ ہوتیں تو انہیں یہ مقام و منزلت حاصل نہ ہوتا۔ لہذا یہ حضراتِ خدا کی مکمل حجت تھے، اس کے شریعت کے سرچشمہ تھے اور امر و نہی میں رسول ﷺ کے قائم مقام تھے اور رسول ﷺ کی ہدایت و تبلیغ سے متاثر ہونے کا بہت ہی روشن اور واضح نمونہ تھے۔

ان کی بزرگی و بلندی اور فضل و شرف کے لیے بس یہی کافی ہے کہ خدا نے انہیں دوسروں پر مقدم قرار دیا ہے۔ یہاں تک کہ جو نماز میں ان پر درود نہ بھیجے اس کی نماز، نماز ہی نہیں۔ یعنی ان پر درود بھیجے بغیر کسی کی نماز قبول نہ ہوگی، خواہ نماز صدیق ہو یا قاروق۔ ذوالنور ہو یا ذوالنورین یا ذوالنوار۔ بہر حال جو بھی فرائض خدا بجالاتا ہے اس کے لیے نماز میں ان پر درود و سلام بھیجنا ضروری ہے جیسا کہ صحاح دین کہنے کے ساتھ خدا کی عبادت کرتا ہے۔

یہ وہ چند دلیلیں تھیں، جو اہل بیت پیغمبر ﷺ کی اطاعت و اتباع اور ان کے قدم بہ قدم چلنے کو واجب بتاتی ہیں۔

احادیثِ نبوی ﷺ پیش کر کے اپنی بات ختم کرتا ہوں یہی آپ کے لیے کافی ہیں۔

(۲۳) رجوع کریں: تفسیر الکشاف (بخاری حنفی) ج ۳ ص ۴۰۳ ط مصطفیٰ محمد مصر، نور الابصار (ہبلنجی) ص ۱۰۳ ط
الاعتناء مصر، تفسیر (فخر رازی) ج ۷ ص ۴۰۵ ط الدار العامرہ مصر، بیابح المودۃ (قدوزی حنفی) ص ۲۷۲، ۲۶۳، ۲۶۹ ط
اسلامبول و فرانسسین (حموی) ج ۲ ص ۲۵۵ ج ۵۲۳۔

وائس چانسز

(۱) مجھے تعجب ہے کہ اتنی زیادہ صریح احادیث ہونے کے

باوجود، جمہور اس رائے کے موافق کیوں نہیں ہیں؟

(۲) قرآنی آیات سے استدلال کی درخواست۔

جب میں نے آپ کے استدلال پر غور و فکر کیا اور آپ کے اولہ و براہین پر گہری نگاہ کی تو میں عجیب تر و دہش پڑ گیا۔ میں آپ کی اولہ پر نظر کرتا ہوں تو انھیں بالکل ناقابل رد و دیکھتا ہوں۔ جب ائمہ اہل بیت علیہم السلام کے متعلق سوچتا ہوں تو خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ان کی وہ منزلت معلوم ہوتی ہے جس کے لئے عاجزی و اکساری سے سر جھکا دینے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں اور جب جمہور مسلمین اور سواد اعظم پر نظر کرتا ہوں تو ان کا طرز عمل ان اولہ کے مفہوم کے بالکل برعکس ہے۔ میں عجب سش کش میں مبتلا ہوں۔ گویا دلفنوں کی کھینچا تانی میں پڑ گیا ہوں۔

ایک نفس کہتا ہے کہ اولہ کی پیروی کی جائے اور دوسرا کہتا ہے کہ اکثریت اور سواد اعظم کی روش پر چلا جائے۔ ایک نفس نے تو خود کو آپ کے حوالے کر دیا ہے اور آپ کے ہاتھ سے جانے والا نہیں ہے۔ لیکن دوسرا جو ہے وہ اپنے عقائد کی وجہ سے آپ کے ہاتھ میں جانے پر تیار نہیں اور نافرمانی پر مائل ہوا ہے۔ کیا آپ کیلئے ممکن ہے آپ کتاب خدا سے کچھ اور ایسی قطعی دلیلیں پیش کریں جو اس سرکش نفس پر کامیاب ہو جائیں، اس طرح کہ آیات اس سرکش نفس پر تمام راہیں مسدود کر دیں اور یہ عترت اہلبیت علیہم السلام کی طرف راہ نکال سکے۔ اور رائے عامہ کی اتباع کے لئے حاکم بن جائے۔

حق شناس

قرآن کریم سے استدلال۔

کیا اور کسی کے متعلق بھی ایسی واضح آیتیں نازل ہوئیں ہیں جیسی اہل بیت طاہرین علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئیں ہیں؟ کیا کلام مجید کی حکم آیتوں نے اہل بیت علیہم السلام کے علاوہ کسی اور کی طہارت و پاکیزگی کا حکم لگایا ہے۔ (۲۵) کیا دنیا بھر کے لوگوں میں سے کسی ایک کے لیے آیتِ تطہیر نازل ہوئی ہے؟ (۲۶) کیا قرآن مجید نے اہل بیت علیہم السلام کے علاوہ کسی اور کی محبت و مودت کے واجب ہونے کا

(۲۵) اس میں (آیہ تطہیر) یعنی۔ آیہ ۳۳ سورۃ احزاب کی طرف اشارہ ہے۔
(۲۶) رجوع کریں صحیح (مسلم) کتاب فضائل الصحاب، باب (فضائل اہل بیت النبی) ج ۱ ص ۱۵۴ مصر باشرح نووی صحیح (ترمذی) ج ۲ ص ۲۰۹ و ۳۰۸ و ۳۱۹ ط یو لاق، مسند (احمد بن حنبل ج ۱ ص ۳۳۰ ط المبدیہ مصر) (باصند صحیح) المسند رک (حاکم نیشاپوری) ج ۳ ص ۱۳۳، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸ و ۱۵۸ ج ۲ ص ۴۱۶، تلخیص المسند رک (ذہبی) در ذیل المسند رک (حاکم) وہی صفحات، المعجم الصغیر (طبرانی) ج ۱ ص ۶۵ و ۱۳۵، شواہد المتوہل (حاکم حسانی حنفی) ج ۲ ص ۱۱۔ ۹۲ ج ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴

ج ۱۸۵ ح ۲۴۵، ۲۴۰، ۲۳۱، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱.

(۲۷) رجوع کریں: شواہد التزویٰ (حاکم حکمانی حنفی) ج ۲ ص ۱۳۰، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸

کیا جبرئیل آیہ مبارکہ اہل بیت علیہم السلام کے علاوہ کسی اور کے متعلق لے کر نازل ہوئے تھے؟ (۲۸)

۸۲۸، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۸، مناقب (ابن مخاضی شافعی) ص ۳۰۷، ۳۵۲، ذخائر العقبی (طبری شافعی) ص ۱۲۸، ۲۵، الصواعق المحرقة (ابن حجر شافعی) ص ۱۰۱، ۱۳۵، ۱۳۶، المیزان، مصر، مطالب المودل (ابن طلحہ شافعی) ج ۱ ص ۲۱، نجف، کفایۃ الطالب (مجتبی شافعی) ص ۹۱، ۹۳، ۱۱۳، الحیدریہ، المصنوع المیزان (ابن حبان مالکی) ص ۱۱، مقتل الحسين (خوارزمی حنفی) ج ۱ ص ۵۷، تفسیر (طبری) ج ۲ ص ۲۵، مصطفیٰ العقبی، مصر، المسند رک (حاکم) ج ۳ ص ۱۲، الاتحاف (شیرازی شافعی) ص ۱۳۵، احیاء البیات (سیوطی شافعی) در حلیۃ الاتحاف (شیرازی) ص ۱۱۰، نظم درراستین (زندی حنفی) ص ۲۳، نور الابصار (شبلی) ص ۱۰۶، الاعتقادیہ، مصر، تجلیات المسند رک (ذہبی) در ذیل المسند رک (حاکم) ج ۳ ص ۱۷۲، تفسیر الکشاف (زحری) ج ۳ ص ۲۰۲، مصطفیٰ محمد تفسیر (فخر رازی) ج ۲۸ ص ۱۶۶، عبد الرحمن محمد تفسیر (بیضاوی) ج ۶ ص ۱۲۳، مصطفیٰ محمد تفسیر (ابن کثیر) ج ۴ ص ۱۱۲، مجمع الروایہ (ذہبی) ج ۷ ص ۱۰۳، ج ۹ ص ۱۶۸، فتح البین فی مقاصد القرآن (صدیق حسن خان) ج ۸ ص ۳۷۲، تفسیر (قرطبی) ج ۱۶ ص ۲۲، فتح القدر (شوکانی) ج ۴ ص ۲۲، مصر، الدر المنثور (سیوطی) ج ۶ ص ۷، ینایع المودۃ (قدوسی حنفی) ص ۱۰۶، ۱۹۳، ۲۶۱، ۲۷۱، اسلامبول، تفسیر (نسفی) ج ۳ ص ۱۰۵، حلیۃ الاولیاء (ابوالفیم) ج ۳ ص ۲۰۱، وفرائد السطین (حمونی) ج ۱ ص ۲۰، ج ۲ ص ۱۳، ج ۳ ص ۳۵۹.

(۲۸) رجوع کریں: صحیح (مسلم) کتاب الفضائل باب (فضائل علی بن ابی طالب) ج ۱ ص ۱۵، ج ۱۷ ص ۱۷۶، مصر یا شرح نووی، صحیح (ترمذی) ج ۲ ص ۲۹۳، ج ۳ ص ۸۵، ج ۵ ص ۳۰۱، ۳۸۰، شواہد بشری (حاکم حنفی) ج ۱ ص ۱۲۰، ج ۱۲۹، ۱۶۸، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، المسند رک (حاکم) ج ۳ ص ۱۵۰، (باصدحج)، تجلیات المسند رک (ذہبی) در ذیل المسند رک (حاکم) ج ۳ ص ۱۵۰، مناقب (ابن مخاضی شافعی) ص ۲۶۳، ج ۳ ص ۳۱۰، مسند (احمد بن حنبل) ج ۱ ص ۱۸۵، المیزان، کفایۃ الطالب (مجتبی شافعی) ص ۵۴، ۸۵، ۱۳۲، الحیدریہ، ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۱ ص ۲۱، ج ۲ ص ۳۰، ۷۷، تفسیر (طبری) ج ۳ ص ۱۹۲، المیزان، مصر، الکشاف (زحری) ج ۱ ص ۱۹۳، مصطفیٰ محمد تفسیر (ابن کثیر) ج ۱ ص ۳۷۰، ۳۷۱، تفسیر (قرطبی) ج ۴ ص ۱۰۳، احکام القرآن (جصاص) ج ۲ ص ۲۹۵، ۲۹۶، عبد الرحمن محمد مصر، اسباب النزول (واحدی) ص ۵۹، احکام القرآن (ابن عربی) ج ۱ ص ۱۱۵، المسعودی، التمهیل لعلوم بشری (کلبی) ج ۱ ص ۱۰۹.

کیا ال بیت ﷺ کے علاوہ سورۃ هل انی کسی اور کی شان میں قصیدہ مدحیہ بن کر نازل ہوا ہے۔
خدا کی قسم نہیں۔ بلکہ یہ تو فقط انہی کے متعلق نازل ہوا ہے؟ (۲۹)

فتح البیان فی مقاصد القرآن (مدنی حسن خان) ج ۲ ص ۷۲، زاد المسیر (ابن جوزی) ج ۱ ص ۳۹۹، فتح القدر (شوکانی) ج ۱ ص ۳۳۷، مصطفیٰ طبری، تفسیر (فخر رازی) ج ۸ ص ۸۵، البیہیم مصر، جمع الاصول (ابن اثیر) ج ۹ ص ۴۷۰، ذخائر العقبیٰ (عبد الدین طبری) ص ۲۵، تذکرۃ الخواص (سبط ابن جوزی خفی) ص ۱۳، الخید ربیع، الذر المکثور (سیوطی) ج ۲ ص ۳۸-۳۹، تفسیر (ابیحادی) ج ۲ ص ۲۲، منت بیروت برطدار الکتب العربیہ مصر، تاریخ الخلفاء (سیوطی) ص ۱۶۹، الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۷۲، ۸۷، ۹۳، البیہیم مصر، تفسیر الخازن (علاء الدین بغدادی) ج ۱ ص ۳۰۲، الاتحاف (شیرازی) ص ۵، معالم المتقرب (بنغوی) در حلیہ تفسیر الخازن (بغدادی) ج ۱ ص ۳۰۲، البیہیم مصر، تفسیر (برہان الدین طبری) ج ۳ ص ۲۱۲، البیہیم مصر، البیہیم مصر، تفسیر (زین دحلان) در حلیہ البیہیم مصر، تفسیر (خوارزمی) ص ۹۰، ۹۷، البیہیم مصر، (ابن صباغ مالکی) ص ۱۱۰، شرح فتح البیہیم مصر، (ابن ابی الحدید) ج ۱ ص ۲۹۱، مصر، تحقیق محمد ابو الفضل، اسد الغابہ (ابن اثیر شافعی) ج ۳ ص ۲۶، الاصلیہ (ابن حجر عسقلانی) ج ۲ ص ۵۰۹، السعاده بمصر، مرآۃ البیان (یافعی) ج ۱ ص ۱۰۹، مشکاۃ المصابیح (عمری) ج ۳ ص ۲۵۲، البدایہ والنہایہ (ابن کثیر) ج ۵ ص ۵۲، السعاده بمصر، تفسیر (ابی اسعود) در حلیہ تفسیر (رازی) ج ۲ ص ۱۳۳، العاد العاصمہ بمصر، تفسیر (الجلالین) ج ۱ ص ۳۳، مصر، بیاض المودۃ (قدوسی خفی) ص ۹، ۳۲، ۵۱، ۵۲، ۱۳۲، ۲۸۱، ۲۹۵، اسلامبول، الریاض النضرۃ (طبری شافعی) ج ۲ ص ۲۳۸، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱

کیا اہل بیتؑ ہی خدا کی وہ رسی نہیں ہیں؟ جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا.

تم سب خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور پراکندہ نہ ہو (۳۰)

کیا اہل بیتؑ ہی وہ صادقین نہیں ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے:

وَكَوْنُوا مَعَ الصَّادِقِينَ.

۳۲۔ ۱۹۷ ط مصطفیٰ محمد مصر، روح المعانی (آلوسی) ج ۲۹ ص ۱۵۷، اسد الغابہ (ابن اثیر جزری شافعی) ج ۵ ص ۵۳۰۔
۵۳۱۔ اسباب النزول (واحدی) ص ۲۵۱، تفسیر (فخر رازی) ج ۱۳ ص ۲۳۳ ط البیہ مصر، تفسیر (ابی السعود) در
حاشیہ تفسیر (رازی) ج ۸ ص ۳۹۳ ط الدار العاصیہ مصر، التبیان لطول التذیل (کلبی) ج ۴ ص ۱۶۷، فتح القدیر
(شوکانی) ج ۵ ص ۳۳۸ ط النسخ مصر، الدر المنثور (سیوطی) ج ۶ ص ۲۹۹، ذخائر العقبی (عبد الدین طبری) ص
۱۰۲ و ۸۸، العقد القریب (ابن عبد ربہ مالکی) ج ۵ ص ۹۶ ط مجلہ الآلیف والنشر مصر، تفسیر الخازن (بغدادی) ج ۷ ص
۱۵۹، معالم التذیل در حاشیہ تفسیر الخازن (بغدادی)، معالم التذیل (بغوی) در حاشیہ تفسیر خازن ج ۷ ص ۱۵۹،
الاصالبہ (ابن حجر) ج ۴ ص ۳۸۷ ط السعاده مصر، تفسیر (المیضادی) ج ۳ ص ۲۳۵ ط مصطفیٰ محمد، امل آلی المصنوع
(سیوطی) ج ۱ ص ۳۷۰، تفسیر (المنشی) ج ۳ ص ۳۱۸، ینایح المودۃ (قدوسی خنی) ص ۹۳ و ۹۲ ط اسلامبول، نوادر
الاصول (حکیم ترمذی) ص ۶۳، شرح نوح البلاغۃ (ابن ابی الحدید) ج ۱ ص ۱۳ و ۱۲ ط مصر با تحقیق محمد ابو الفضل،
الریاض البصرۃ (محب الدین طبری شافعی) ج ۲ ص ۲۷۲ و ۲۷۱ و ۲۷۰ ط بغداد السطین (حموی شافعی) ج ۱ ص ۵۳ ح
۳۸۳۔

(۳۰)۔ سورۃ آل عمران (۳) آیہ ۱۰۳۔

رجوع کریں: شواہد التذیل (حاکم حکانی خنی) ج ۱ ص ۱۳۰، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، الصواعق المحرقة (ابن
حجر عثمی شافعی) ص ۹۰ ط المکتبۃ مصر، ینایح المودۃ (قدوسی خنی) ص ۱۱۹، ۱۲۷ و ۱۲۸ ط اسلامبول، الاتحاف بحب
الاشراف (شبراوی شافعی) ص ۷۶، روح المعانی (آلوسی) ج ۴ ص ۱۶، نور الابصار (شلمغی) ص ۱۰۱ ط المعتمد
اسعاف الراشیین (صہبان شافعی) ص ۱۰۰ ط المعتمد۔

بچوں کے ساتھ ہو جاؤ (۳۱)

کیا اہل بیت علیہ السلام ہی وہ خدا کی راہ نہیں ہیں جس کے متعلق خدا نے فرمایا ہے:

وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ .

یہ میری راہ راست ہیں انہی کا اتباع کرو (۳۲)

کیا اہل بیت علیہ السلام ہی خدا کا وہ واحد راستہ نہیں ہیں جس کے متعلق خدا نے امت اسلام کو حکم دیا:

وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ .

اہل بیتؑ کو چھوڑ کر دوسری راہیں اختیار نہ کرو۔ تاکہ کہیں اصلی راستہ

عی سے جدا نہ ہو جاؤ۔ (۳۳)

کما اہل بیتؑ ہی وہ اوہی الامر نہیں ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ.

(۳۱) سورۃ توبہ (۹) آیت ۱۱۹.

رجوع کریں شاید التزیل (حاکم حکانی خفی) ج ۱ ص ۲۵۹ ج ۲ ص ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۵، ۲۵۶، کفایۃ

الطالب (مجتبی شافعی) ص ۲۳۶ الحیدریہ، ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاج دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲

(۳۲ و ۳۳) سورۃ النعام (۶) آ ۱۵۳.

رجوع کریں: ینابیح المودۃ (قدوزی خفی) ص ۱۱۱۱ اسلامبول.

اے ایماندارو! خدا اور اس کے رسول ﷺ کی اور تم میں سے جو اولیٰ

الامر ہیں، ان کی اطاعت کرو۔ (۳۳)

کیا اہل بیت علیہ السلام ہی وہ صاحبانِ ذکر نہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے:

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ .

اگر تم نہیں جانتے تو صاحبانِ ذکر سے پوچھو (۳۵)

کیا اہل بیت علیہ السلام ہی وہ مومنین نہیں جن کے متعلق خدا کا ارشاد ہے:

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ

سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ .

جو شخص ہدایت کا راستہ واضح ہو جانے کے بعد رسول ﷺ کی مخالفت

کرے گا اور مومنین کا راستہ چھوڑ کر دوسری راہ چلے گا، ہم اس کو اس کی

روگردانی کا سزا چکھائیں گے اور جہنم میں داخل کریں گے۔ (۳۶)

(۳۳) سورۃ نساء (۴) آیہ ۵۹.

رجوع کریں: مباحح المودۃ (قدوزی خفی) ص ۱۱۴ و ۱۱۵ ط اسلامبول، شواہد المتزیل (حاکم حکانی خفی) ج ۱ ص ۱۴۸

ج ۲ ص ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵

لائے، جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔

اور کیا خدا نے مغفرت کو مختص نہیں کر دیا، صرف ان لوگوں کے ساتھ، جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور عمل صالح کریں اور ساتھ ساتھ ولایت آل محمد ﷺ کی طرف ہدایت پائیں۔ جیسا کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے:

اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی .

بے شک میں بخشنے والا ہوں، اس کو جو توبہ کرے، ایمان لائے اور عمل صالح کرے۔ پھر ہدایت یافتہ بھی ہو۔ (۴۱)

کیا ان کی ولایت ہی وہ امانت نہیں جس کے متعلق خداوند عالم کا ارشاد ہے:

اِنَّا عَرَضْنَا الْاٰمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ
اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا
جَهُوْلًا .

ہم نے امانت کو آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کیا۔ سب نے اس کا بوجھ اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے خائف ہوئے اور انسان نے اٹھالیا اور وہ تو ظالم و جاہل ہے۔ (۴۲)

(۴۱) سورہ طہ (۲۰) آیہ ۸۲ رجوع کریں: شواہد المتقویں (حاکم حکانی حنفی) ج ۱ ص ۳۷۵، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، الصواعق المحرقة (ابن حجر شافعی) ص ۹۱ ط البیہد، مصر، نظم درر السطین (زندی حنفی) ص ۸۶، پناہج المودۃ (قدوسی حنفی) ص ۱۱۰ ط اسلا بول.

(۴۲) سورہ احزاب (۳۳) آیہ ۷۲ رجوع کریں: تفسیر صافی (فیض کاشانی) ج ۲ ص ۳۶۹، تفسیر (علی بن ابراہیم حنفی) ج ۲ ص ۱۹۸ ادعایہ المرام (علامہ بحرانی) ص ۳۹۶ ط ایران.

کیا اہل بیت علیہم السلام ہی صلح و سلامتی نہیں، جس میں داخل ہونے کا خداوند عالم نے حکم دیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد الہی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا
خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ .

اے لوگو! سب کے سب سلامتی میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ (۴۳)

کیا اہل بیت علیہم السلام ہی وہ نعمت خداوند عالم نہیں، جس کے متعلق ارشاد الہی ہے:

ثُمَّ لَتَسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ .

تم سے قیامت والے دن یہی اس نعمت کا سوال کیا جائے گا۔ (۴۴)

کیا حضرت سرور کائنات کو اسی نعمت کے پہنچانے کی تاکید نہیں کی گئی تھی؟ اور اتنی سختی سے نہیں کہا گیا تھا، جو دھمکی کے مشابہ تھا؟ جیسا کہ آیت کا انداز بھی بتا رہا ہے۔

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ
فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ .

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس چیز کو پہنچا دو جو تم پر تمہارے پروردگار کی جانب سے نازل ہوئی۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا تم نے کارِ رسالت انجام ہی

(۴۳) سورہ بقرہ (۲) آیت ۲۰۸ رجوع کریں: بیابیع المودۃ (قدوزی خفی) ص ۱۱۱۱ اسلامبول.

(۴۴) سورہ نساء (۱۰۴) آیت ۸.

رجوع کریں: شواہد التنزیل (حاکم حکانی خفی) ج ۲ ص ۳۶۸ ح ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲ و بیابیع المودۃ

(قدوزی خفی) ص ۱۱۱۱ اسلامبول.

نہیں دیا۔ تم ڈرو نہیں خدا تمہیں لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔ (۳۵)

کیا اسی کے پہنچانے پر رسول اللہ ﷺ غدیر کے دن مجبور نہیں کیے گئے؟ اور انہوں نے با آواز بلند سب لوگوں تک آسان الفاظ میں اس مطلب کی وضاحت نہ کی تھی؟! اور جب آپ اجماع کے ساتھ اس فریضہ کو انجام دے چکے تو خداوند عالم کی جانب سے اسی دن یہ تہنیت نامہ نازل ہوا:

اَلْيَوْمَ اَتَمَمْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيْتُ لَكُمْ الْاِسْلَامَ دِيْنًا.

آج کے دن ہم نے تمہارے دین کو مکمل کیا۔ تم پر اپنی نعمتوں کو تمام کیا اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا۔ (۳۶)

کیا آپ کو علم نہیں کہ اس دن، جس نے حضرت کی ولایت سے علانیہ انکار کیا تھا اور اس نے رسول اللہ ﷺ سے جھگڑا کرتے ہوئے کہا تھا:

خداوند! اگر یہ سب کچھ حق ہے اور تیری جانب سے ہے تو مجھ پر آسمان سے پتھر برسا اور مجھے دردناک عذاب پہنچا۔

اس وقت خداوند عالم نے اس پر ایک آسمانی پتھر پھینکا۔ جیسی اصحاب فیل کو مزادے چکا تھا اس کو بھی ویسی سزا دی اور اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

مَنَاقِلُ بَعْدَابٍ وَ اَقْبَعُ لِلْكَافِرِيْنَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ.

(۳۵) سورہ فائدہ (۵) آیہ ۶۷۔

اس آیت کی طرف حاشیہ نمبر ۳۱۶ میں اشارہ ہوا ہے، اسے بھی ملاحظہ فرمائیں۔

(۳۶) سورہ فائدہ (۵) آیہ ۳۔

اس آیت کی طرف حاشیہ نمبر ۳۱۷ میں اشارہ ہوا ہے، اسے بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ذریعے ان کی توبہ قبول ہوئی۔ (۵۱)

یہی وہ حضرات ہیں جن کی وجہ سے خداوند عالم نے فرمایا

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ .

اے پیغمبر اللہ ان پر اس وقت تک عذاب نہ کرے گا، جب تک آپ ان

کے درمیان موجود ہیں۔ (۵۲)

یہ زمین والوں کے لیے جائے پناہ اور خدا تک پہنچنے کا ذریعہ و وسیلہ

ہیں۔ (۵۳)

یہی وہ لوگ ہیں جن سے حسد کیا گیا اور خداوند عالم نے ان کے بارے میں فرمایا:

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ .

یہ لوگ ہمارے ان مخصوص لوگوں سے کیوں حسد کرتے ہیں۔ جن کے

(۵۱) سورہ بقرہ (۲) آیت ۳۷۔

رجوع کریں: مناقب علی ابن ابی طالب (ابن مغازی شافعی) ص ۶۳ ج ۸۹، بیاض المودۃ (قدوزی حنفی) ص ۹۷ و ۲۳۹، اسلامبول، منتخب کنز العمال (مفتی ہندی) در حاشیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۱ ص ۴۱۹ والدردۃ المسکور (سیوطی شافعی) ج ۱ ص ۶۰۔

(۵۲) سورہ انفال (۸) آیت ۳۳۔

رجوع کریں: مناقب علی ابن ابی طالب (ابن مغازی شافعی) ص ۶۳ ج ۸۹، بیاض المودۃ (قدوزی حنفی) ص ۹۷ و ۲۳۹، اسلامبول، منتخب کنز العمال (مفتی ہندی) در حاشیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۱ ص ۴۱۹ والدردۃ المسکور (سیوطی شافعی) ج ۱ ص ۶۰۔

(۵۳) اس مطلب کیلئے حاشیہ نمبر ۱۰ ملاحظہ فرمائیں۔

دامن میں ہم نے اپنے فضل سے نعمتیں بھری ہیں۔ (۵۴)

یہی علم میں راسخ حضرات ہیں۔ جن کے متعلق خداوند عالم نے فرمایا:

وَالَّذِينَ اسْتُخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُوْنَ اٰمَنَّا.

علم میں پختہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ (۵۵)

یہی وہ اعراف کے رجال ہیں، جن کے متعلق خداوند عالم کا ارشاد

ہے:

وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُوْنَ كُلَّ اَبْسِمًا هُمْ.

اعراف پر ایسے مرد ہوں گے جو ہر شخص کو اس کی پیشانی سے پہچان لیں

گے۔ (خواہ وہ بہشتی ہو یا جہنمی)۔ (۵۶)

(۵۴) سورہ نساء (۴) آیہ ۵۴ رجوع کریں: شواہد المتزیل (حاکم حکانی حنفی) ج ۱ ص ۱۳۳ ح ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸

۱۹۸، مناقب الامام علی بن ابی طالب (ابن مغازی شافعی) ص ۳۶ ح ۳۱۴، ینایح المودۃ (قدوسی حنفی) ص

۱۳۱، ۲۷۲، ۲۹۸، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲،

یہی رجال صدق ہیں جن کے متعلق ارشاد ہوا:

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا .

ایمانداروں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ جنہوں نے خدا سے جان نثاری کا جو عہد کیا تھا اسے پورا کر دکھایا۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جو مر کر اپنا وقت پورا کر گئے اور ان میں سے بعض حکم خدا کے منتظر بیٹھے ہیں اور ان لوگوں نے اپنی بات ذرا بھی نہیں بدلی۔ (۵۷)

یہی وہ رجال تسبیح ہیں جن کے بارے میں خداوند عالم نے ارشاد فرمایا:

يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ .

ان گھروں میں، صبح و شام خداوند عالم کی تسبیح کیا کرتے ہیں۔ ایسے مرد جنہیں خرید و فروخت، خدا کے ذکر اور نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے

(۵۷) سورۃ الاحزاب (۳۳) آیہ ۲۳۔

رجوع کریں: شاہد المتزیل (حکامی خفی) ج ۲ ص ۶۲۷ و ۶۲۸، کفایۃ الطالب (مجتبیٰ شافعی) ص ۲۳۹
الحیدریہ، بیابح المودۃ (قدوزی خفی) ص ۹۶ ط اسلامبول، المناقب (خوارزمی خفی) ص ۱۹۷ ط الحیدریہ، تذکرۃ
الخواص (سیوط بن جوزی خفی) ص ۱۷، الفصول المہمۃ (ابن صباغ مالکی) ص ۱۱۶، الصواعق المحرقة (ابن حجر
شافعی) ص ۸۰ ط المصنف، نور الابصار (شلمی) ص ۹۷ ط العثمانیہ، تفسیر الخازن (علاء الدین بغدادی) ج ۵ ص ۲۰۳ و
معالم المتزیل (بنو شافعی) درحاضیہ تفسیر الخازن (بغدادی) ج ۵ ص ۲۰۳۔

سے غافل نہیں کرتی۔ یہ اس دن سے ڈرتے ہیں، جس دن دل اور

آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔ (۵۸)

انھیں کا گھر وہ گھر ہے، جس کا ذکر خداوند عالم نے ان شاندار الفاظ میں فرمایا:

لَبِى بُيُوتٍ اِذْنُ اللّٰهِ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهُ .

وہ گھر جنہیں اللہ نے بلند مرتبہ ہونے کی اجازت دی ہے اور اپنے نام کی

یاد آوری نصیب فرمائی ہے۔ (۵۹)

خداوند عالم نے آیت نور میں (مَثَلُ نُورٍ كَمِثْلُ نُورٍ كَمِثْلُ نُورٍ) انھیں کے

مشکوٰۃ کو اپنے نور کی مثال قرار دیا ہے (۶۰)۔ اور فرمایا: وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَ

عْلٰی فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيْمُ

اور اس کے تو زمین و آسمان میں بلند تر نمونے ہیں۔ وہ بڑی قوت و حکمت

والا ہے۔ (۶۱)

نَدِیْرًا یَّمٰیئًا: السَّابِقُونَ السَّابِقُونَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُونَ، اُولٰٓئِكَ

هُمُ الصّٰدِقُونَ وَالشّٰهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ .

(۵۸ و ۵۹) سورۃ نور (۲۴) آیات ۳۶-۳۷۔

رجوع کریں: شواہد المتروک (حاکم حکانی حنفی) ج ۱ ص ۳۰۹ ح ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸

یہی سبقت کرنے والے اور یہی مقربان بارگاہ خداوندی ہیں۔ (۶۲)

اور یہی اللہ کے نزدیک صدیقین اور شہداء ہیں۔ (۶۳)

اس آیت میں خدا بھی ان کے متعلق اور ان کے دوستوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةً يَهْتَدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ .

اور ہماری مخلوقات میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں، جو دین حق کی ہدایت

کرتے ہیں اور انصاف بھی کرتے ہیں۔ (۶۴)

اس آیت میں ان کی جماعت اور دشمنوں کی جماعت کے متعلق ارشاد ہوا:

لَا يَسْتَوِي اصْحَابُ النَّارِ وَاصْحَابُ الْجَنَّةِ. اصْحَابُ الْجَنَّةِ

(۶۲) سورہ واقعہ (۵۶) آیات ۱۰-۱۱۔

رجوع کریں: شواہد المتزیل (حکامی حنفی) ج ۲ ص ۲۱۳ ح ۹۲۳، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹،

۹۳۰ و ۹۳۱، مناقب علی ابن ابی طالب (ابن سخاوی شافعی) ص ۳۲۰ ح ۳۶۵، تذکرۃ الخواص (سبط بن جوزی

حنفی) ص ۱۷، الدر المنثور (سیوطی) ج ۶ ص ۱۵۴، الصواعق المحرقة (ابن حجر شافعی) ص ۷۳ طائیفہ، بیابح المودودہ

(قدوسی حنفی) ص ۶۰ و ۱۱۵ ط اسلامبول، العقد الفرید (ابن عبد ربہ مالکی) ج ۵ ص ۲۶۹، فتح البیان (صدیق حسن

خان) ج ۹ ص ۲۵۴، تفسیر (ابن کثیر) ج ۳ ص ۲۸۳، روح المعانی (آلوسی) ج ۲ ص ۱۱۴ و البدایہ والنہایہ (ابن

کثیر) ج ۱ ص ۲۳۱، نیز حاشیہ نمبر ۷۹ بھی ملاحظہ فرمائیں

(۶۳) سورہ حدید (۵۷) آیت ۱۹۔

رجوع کریں: شواہد المتزیل (حکامی حنفی) ج ۲ ص ۲۲۳ ح ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱ و ۹۴۲، نیز حاشیہ نمبر

۱۸۰ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت علیؑ کے صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہونے کے ثبوت کیلئے حاشیہ نمبر ۲۹۹ اور اس کا متن ملاحظہ فرمائیں۔

(۶۴) سورہ اعراف (۷) آیت ۱۸۱، رجوع کریں: شواہد المتزیل (حکامی حنفی) ج ۱ ص ۲۶۶ و ۲۶۷۔

هُمُ الْفَائِزُونَ.

جہنم والے اور جنت والے دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ جنت والے ہی تو

کامیاب ہیں۔ (۶۵)

نیز ان حضرات کے دوستوں اور دشمنوں کے متعلق یہ بھی ارشاد ہوا:

أَمْ نَجْعَلُ الْأَبْنَاءَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي

الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ.

کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور عمل صالح کیا، ان لوگوں جیسا قرار دیں گے، جو زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں۔ یا ہم نیکو کار و پرہیزگار بندوں کو

بدکاروں جیسا قرار دیں گے۔ (۶۶)

انہی دونوں جماعتوں کے متعلق ارشاد خداوند عالم ہوا:

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمُ كَالَّذِينَ

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءٌ مَخْيَاهُمْ وَمَخَائَتُهُمْ سَاءَ مَا

يَحْكُمُونَ.

جو لوگ بُرے کام کیا کرتے ہیں۔ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان لوگوں

کے برابر قرار دیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے اور ان

(۶۵) سورہ ہشر (۵۹) آیہ ۲۰ جو ع کریں تفسیر (فرائد کوفی) ص ۱۸۱.

(۶۶) سورہ ہم (۳۸) آیہ ۳۸.

رجوع کریں: خواہ اشتریل (حاکم حکانی مثنوی) ج ۲ ص ۱۱۳ ح ۹۹، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، اور

روح المعانی (آلوسی) ج ۲۳ ص ۱۷۱.

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ
 بہ تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح کیا، وہی بہترین مخلوق
 ہیں۔ (۶۸)

انہی کے متعلق اور انہی کے دشمنوں کے متعلق خداوند عالم نے ارشاد فرمایا:

هٰذَا اِنْ خَصَمْتُمْ اِخْتَصِمُوْا فِيْ رَّبِّهِمْ فَاَلَيْسَ كَفَرًا مَّا قَطَعْتُمْ

رجوع کریں: شواہد التزیل (حکائی خفی) ج ۲ ص ۱۱۳ ح ۸۰۱ و ص ۱۶۸ ح ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱،

رجوع کریں: شواہد المتزین (حاکم حکانی خفی) ج ۲ ص ۳۵۶-۳۶۶ ج ۱۱۲، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۳۱،

[illegible]

یہ مومن و کافر و فریق ہیں۔ جو آپس میں اپنے پروردگار کے بارے میں لڑتے ہیں۔ پس جو لوگ کافر ہیں، ان کے لیے یہ آتشیں لباس کاٹا جائے گا اور ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیا جائے گا۔ (۶۹)

ان کے مارے میں اور ان کے دشمنوں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی:

أَقْمَنَ كَانَ مُؤْمِنًا كَيْفَ كَانَ فَاسْقًا لَا يَسْتَوْنَ أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَى نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوِيَهُمُ النَّارُ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ دُخُّوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكْفَرُونَ.

(۶۹) سورہ حج (۲۲) آ ۱۹

رجوع کریں: صحیح (بخاری) کتاب التفسیر، باب تفسیر سورۃ الحج ج ۳ ص ۱۱۶ ط الخیر، معر، شاہد البتلیل (حاکم شکانی حنفی) ج ۱ ص ۳۸۶ ج ۲ ص ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۸، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱،

ان حضرات کے متعلق جنہوں نے جب حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد

رجوع کریں: شاہد الشریل (حاکم حاکانی حنفی) ج ۱ ص ۳۳۵-۳۳۶ ج ۱ ص ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹

ان حضرات کے امتلا و آزمائش میں عمدگی سے پورے اترنے اور شدائد و مصائب کو خوشی خوشی برداشت کرنے پر خداوند عالم نے ارشاد فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَؤُوفٌ بِالْعِبَادِ.

لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو خدا کی خوشنودی کے لیے اپنی جان بیچ ڈالتے ہیں۔ اور خدا اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔ (۷۲)

نیز ارشاد فرمایا:

الَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ.

جو لوگ کہ اپنے اموال رات اور دن میں ظاہر بہ ظاہر اور چھپا کر (راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں) ان کے لئے پروردگار کے نزدیک صلہ ہے اور ان

(۷۲) سورۃ بقرہ (۲) آیہ ۲۰۷

سب سے پہلے اللہ کی راہ میں اپنے نفس کو بیچنے والے حضرت علیؑ تھے۔ ہجرت کے موقع پر جب حضرت علیؑ بستر رسولؐ پر جا لیئے تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔

رجوع کریں شوہد المغزیل (حکامی خفی) ج ۱ ص ۹۶، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴

کے لیے نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ وہ اندھلکین ہوں گے۔ (۷۳)
 انہوں نے صدق دل سے پیغمبر ﷺ کی سچائی کی تصدیق کی اور خداوند
 عالم نے اس تصدیق کی ان الفاظ میں گواہی دی:
 وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ
 اور یاد رکھو کہ جو رسول ﷺ سچی بات لے کر آئے ہیں اور جس نے ان

(۷۳)۔ سورہ بقرہ (۲) آیت ۲۷۴

محدثین نے اپنی کتب میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کے متعلق نازل ہوئی۔ آپ
 کے پاس چار درہم تھے۔ ان میں سے ایک کو آپ نے رات میں ایک کون میں ایک کو پوشیدہ اور ایک کو اعلانیہ طور پر
 انفاق کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

رجوع کریں: شواہد المتعرب (حکافنی خفی) ج ۱ ص ۱۰۹ ح ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، المتناقب
 (ابن مغازی) ص ۲۸۰ ح ۳۲۵، کفایۃ الطالب (عجمی شافعی) ص ۳۳۲ ط الحیدریہ، اسباب النزول (واحدی) ص
 ۵۰ ط الحسینی، الکشاف (مختصری) ج ۱ ص ۶۴ ط مصر، ذخائر العقبی (طبری شافعی) ص ۸۸، تذکرہ الخواص (سیوط بن
 جوزی خفی) ص ۱۴، نور الابصار (فہمی) ص ۷۱ ط العثمانیہ، تفسیر (نحر رازی) ج ۷ ص ۸۹ ط بیہ مصر، تفسیر (القرطبی)
 ج ۳ ص ۳۷، تفسیر (ابن کثیر) ج ۱ ص ۳۲۶، شرح فتح البلاء (ابن ابی الحدید) ج ۱ ص ۱۳ ط مصر، تحقیق محمد
 ابو الفضل، مجمع الزوائد (عجمی) ج ۶ ص ۳۲۳، الدر المنثور (سیوطی شافعی) ج ۱ ص ۳۶۳، لباب المتعرب فی اسباب
 النزول (سیوطی) در حاشیہ تفسیر (الجلالین) ص ۱۱۸، یتایج المودۃ (قدوسی خفی) ص ۲۱۳ ط اسلامبول، فتح القدیر
 (شوکانی) ج ۱ ص ۲۶۵ ط مصر، المتناقب (خوارزمی خفی) ص ۱۹۸، نظم در السطین (زرعی خفی) ص ۹۰، ترجمہ
 الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۴۱۳ ح ۹۱۱، ۹۱۲، اسد الغابہ (ابن اثیر) ج ۴
 ص ۲۵، معالم المتعرب (بنو شافعی) در حاشیہ تفسیر الخازن (علاء الدین بغدادی) ج ۱ ص ۲۳۹، الریاض النضرۃ
 محبت الدین طبری شافعی) ج ۲ ص ۲۷۳ ط ۲، تفسیر الخازن (بغدادی) ج ۱ ص ۲۳۹ و فرائد السطین (حموی) ج ۱ ص

کی تصدیق کی، یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔ (۷۴)

پس یہی حضرات حضرت رسول خدا ﷺ کی مجلس جماعت اور آپ کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ جنہیں خداوند عالم نے اپنی بہترین رعایت اور بلند ترین توجہ کے ساتھ مخصوص فرمایا اور ارشاد فرمایا:

وَأَقْرَبُ عَشِيرَتِكَ الْأَقْرَبِينَ۔

اے پیغمبر ﷺ اپنے نزدیک رشتہ داروں کو خدا کا خوف دلاؤ۔ (۷۵)

یہی پیغمبر ﷺ کے اولوالارحام ہیں جن کے متعلق خدا فرماتا ہے۔

أُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ۔

(۷۴) سورہ زمر (۳۹) آیہ ۳۳ رجوع کریں: شواہد التزئیل (حکامی حنفی) ج ۲ ص ۱۲۰، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، مناقب علی ابن ابی طالب (ابن مغازی شافعی) ص ۳۶۹، ۳۱۷، کفایۃ الطالب (حنفی شافعی) ص ۲۳۳، الحمید ریہ، الذرہ الخور (سیوطی) ج ۵ ص ۳۲۸، تفسیر (قرطبی) ج ۱۵ ص ۲۵۶، ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۳۱۸، ۹۱۷، ۹۱۸۔

(۷۵) سورہ شعراء (۲۶) آیہ ۲۱۴ رجوع کریں: شواہد التزئیل (حکامی حنفی) ج ۱ ص ۴۷۲، ۵۱۳، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۸۰، امیروت، تفسیر (طبری) ج ۱۹ ص ۷۷، بولاق، تاریخ (طبری) ج ۲ ص ۳۱۹، مصر، مسند (احمد بن حنبل) ج ۱ ص ۱۱۱، المسند، مصر، کفایۃ الطالب (حنفی شافعی) ص ۲۰۴، ۲۰۶، الحمید ریہ، تذکرۃ الخوادم (سبط بن جوزی حنفی) ص ۳۸، الحمید ریہ، منتخب کثر العمال (متقی ہندی) در حافیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸

یہی وہ صاحبانِ فہم ہیں کہ جب تک ان کو فہم نہ پہنچا دیا جائے انسان بری الذمہ نہیں ہو سکتا
ارشادِ الہی ہے:

وَاَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ
وَلِلَّذِي الْقُرْبَى.

جان لو کہ تم جو مال غنیمت حاصل کرو تو اس کا پانچواں حصہ خدا کا ہے اور
رسول ﷺ کا اور رسول ﷺ کے قرابت داروں کا ہے۔ (۷۹)

یہی وہ صاحبانِ فہم ہیں جن کے متعلق خداوندِ عالم نے ارشاد فرمایا:

مَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِي الْقُرْبَى.

خداوندِ عالم نے ذیہات والوں سے جو مال بطورِ خالصہ بلا حرب و ضرب
رسول ﷺ کو دلویا ہے وہ اللہ کے لیے ہے اور رسول ﷺ کے لیے
اور قرابت داروں کے لیے ہے (۸۰)۔

اور یہی وہ اہل بیت ہیں جنہیں خدا نے اس انداز سے مخاطب کیا ہے:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ

(۷۹) سورۃ انفال (۸) آیت ۴۱۔

رجوع کریں: شاہد اشتریل (حکافانی خفی) ج ۱ ص ۲۱۸ ح ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، تفسیر
(طبری) ج ۱ ص ۸۵ و ۸۶ ص ۱۵۵ (قدوسی خفی) ص ۳۵ اسلامبول۔ نیز حاشیہ ۲۷ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

(۸۰) سورۃ ہشر (۵۹) آیت ۷۔

رجوع کریں: الکشاف (زحتری) ج ۳ ص ۵۰۲ بیروت و تفسیر (طبری) ج ۲ ص ۳۹۔

(۸۳) سورۃ الزلزال (۳۳) آیہ ۵۶.

پروردگار! محمد و آل محمد پر درود و سلام بھیج۔ (۸۴)

<http://fb.com/ranajabirabbas>

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان حضرات پر درود بھیجنا آیت کے امر اور حکم میں شامل ہے (۸۵)

طوبیٰ لَہُمْ وَ حَسَنُ مَا بَ (۸۶)

پس یہی منتخب و برگزیدہ بندگان الہی ہیں جن کو خدا نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہیں۔ یہی وارثان کتاب خدا ہیں۔ جن کے بارے میں خداوند عالم نے فرمایا ہے:

فَمُؤَزِّنَاتُ الْكِتَابِ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ. وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ. ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ.

پھر ہم نے اپنی کتاب کا وارث بنایا ان لوگوں کو جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں منتخب کیا ہے، پس لوگوں میں بعض تو ایسے ہیں جو اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں (اور یہ وہ لوگ ہیں جو امام کی معرفت نہیں رکھتے) اور بعض میانہ رو ہیں اور بعض جن کو خدا نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہیں (یعنی امام) اور یہ بہت بڑا فضل ہے۔ (۸۷)

(۸۵) سورہ رعد (۱۳) آیت ۲۹۔

رجوع کریں: شواہد المتوہل (حکامی حنفی) ج ۱ ص ۳۰۴، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۱، مناقب علی بن ابی طالب (ع) (ابن مغازی شافعی) ص ۲۶۸، ۳۱۵، الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۹۰ طبع المودعہ قدوزی حنفی) ص ۱۱۶، ۹۶، ۱۱۷، الدر المنثور (سیوطی) ج ۴ ص ۹۵ طبع مصر و کفایہ الطالب (سجی شافعی) ص ۶۷ طبع نجد۔

(۸۶) الارزہ ص ۱۳۶ طبع نجف۔

(۸۷) سورہ قاطر (۳۵) آیت ۳۲۔

رجوع کریں: علایہ المرام (علامہ بحرینی) ص ۳۵۱ طبع دار الفکر بیروت۔

ہم اہل بیت طاہرین علیہم السلام کی شان میں نازل شدہ اتنی ہی آیات بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔
جناب ابن عباس فرمایا کرتے تھے کہ تنہا حضرت علی علیہ السلام کی شان میں تین سو آیتیں نازل ہوئیں ہیں۔ (۸۸)

اور ابن عباس کے علاوہ دوسرے لوگوں کا بیان ہے کہ ایک چوتھائی قرآن اہل بیت علیہم السلام کے متعلق نازل ہوا۔ (۸۹)

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہلبیت علیہم السلام اور قرآن ایک جز کی دو شاخیں ہیں، جو کبھی جدا نہیں ہو سکتیں۔
ہم انھیں چند آیتوں پر بس کرتے ہیں (ہُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ)۔ (یہ قرآن کی واضح آیات ہیں) انھیں
میں خود فرمائیے۔ آپ پر حقیقت و امر واقع بخوبی واضح ہو جائے گا۔

(۸۸) حضرت علی علیہ السلام کے متعلق ۳۰۰ قرآنی آیات نازل ہوئی ہیں۔
رجوع کریں: الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۷۶ ط المصنف، مصر، کتاب الطالب (سبحانی شافعی) ص ۲۳۱ ط الحیدر،
ریاض المودۃ (قدوسی حنفی) ص ۱۲۶ و ۲۸۶ ط اسلامبول، ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن
عسا کر شافعی) ج ۲ ص ۳۱ و ۳۲، تاریخ الخلفاء (سیوطی) ص ۱۷۲، نور الابصار (شبلنجی) ص ۷۲ ط المصنف، مصر،
اسعاف الراغبین (صبان) در حاشیہ نور الابصار (شبلنجی) ص ۷۳ ط المصنف، مصر، اسعاف الراغبین (صبان) در
حاشیہ نور الابصار (شبلنجی) ص ۱۳۵ ط المصنف، السیرۃ النبویہ (زین دحلان) در حاشیہ سیرۃ طبری (علی بن برہان
الدین طبری) ج ۲ ص ۱۱۔

(۸۹) ایک چوتھائی قرآن اہل بیت علیہم السلام کے متعلق نازل ہوا ہے۔
رجوع کریں: ریاض المودۃ (قدوسی حنفی) ص ۱۲۶ ط اسلامبول، شواہد المتحرل (حسکانی حنفی) ج ۱ ص ۴۴، ۴۵ و ۴۷
و مناقب علی بن ابی طالب (ابن مغازی شافعی) ص ۳۲۸ ج ۲ ص ۳۷۵۔

وائس چانسز

(۱) اہلیت کے متعلق خدا کی نازل شدہ آیتوں پر مکمل

ایمان۔

(۲) اتنی آیات اور استدلال کے ہوتے ہوئے ایمان نہ

لانے پر اہل قبلہ کی باتوں پر حیرت کا اظہار۔

(۱) آپ نے محکم آیات اور مضبوط شواہد پیش کئے ہیں اور عمدگی سے اپنی ذمہ داری نبھائی ہے۔ کسی قسم کا نقص دیکھنے میں نہیں آیا۔ آپ کے پختہ استدلال کو رد کرنے والا لجاجت اور پستی کے دریا میں غوطہ زن ہے اور وہ فضولیات کے علاوہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا، وہ جاہل اور نادان کی طرح ایڑی چوٹی کا زور لگاتا رہے گا۔ بہر حال ہم خدا کی تمام آیات پر ایمان لائے ہیں۔

(۲) اللہ ہی جانے کہ اہل قبلہ نے ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے کیوں بے اعتنائی کی؟ اور اصول فروع میں ان کے مسلک سے دور رہے اور اختلافی مسائل میں ان کے پیروکار نہ ہوئے۔ علمائے امت نے اہل بیت علیہم السلام کے افکار و خیالات سے بحث نہ کی، بلکہ ان کی تہلیل کرنے کے بجائے ان سے جھگڑا کرتے رہے اور ان کی مخالفت کی پروانہ کی۔ اور سلف سے لے کر خلف تک عوام امت، غیر اہلیت علیہم السلام کے آستانوں پر نظر آئے اور اس کام کو برا بھی نہ سمجھا۔

حق شناس

(۱) اہل قبلہ کی طرف دی گئی نسبت غلط ہے۔

(۲) امت کے بڑوں نے اہلبیت سے روگردانی کر رکھی ہے۔

(۳) کون سی عدالت اہلبیت کے پیروکاروں کے متعلق گمراہی کا حکم لگاتی ہے۔

(۱) میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ اپنے مکتوب پر نظر ثانی کریں جس میں آپ نے لکھا ہے کہ اہل قبلہ نے اہل بیت سے عدول کیا۔ یہ لفظ زیادہ وسیع استعمال ہو گیا ہے۔ اہل قبلہ تو شیعہ بھی ہیں انھوں نے ابتدا سے آج تک اصول و فروع میں اہل بیت علیہم السلام کے مسلک سے انحراف نہیں کیا تھا نہ کرتے ہیں اور نہ کریں گے۔ شیعہ تو مسلک اہل بیت علیہم السلام پر عمل واجب سمجھتے ہیں۔ ان کا عمل کتاب و سنت کے احکام کے موافق ہے۔ یہ ہر زمانے میں اور ہر جگہ احکام خدا کے سامنے سر تسلیم خم ہیں۔ خلف و سلف سب اسی عقیدہ پر تھے اور ہیں۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے لیکر آج تک شیعہ اسی عقیدے پر جان قربان کرتے چلے آئے ہیں۔

(۲) اہل بیت علیہم السلام سے عدول رد ساء ملت نے کیا اور یہ عدول ہوا بھی خلافت کیلئے تھا اور ہوا بھی

ان کی مرضی اور اختیار سے تھا۔ جب کہ نص کے ہوتے ہوئے (صاف صاف تصریح خلافت و امامت بھی موجود تھی) امیر المومنین علیؑ کو حق خلافت سے محروم کیا گیا۔ خواہ ان کا یہ خیال تھا کہ عرب ایک خاندان میں خلافت کو برداشت نہ کر سکیں گے۔ لہذا انہوں نے نصوص کی تاویل کرنا شروع کر دی اور خلافت کو انتخاب میں منحصر کر دیا۔ تاکہ جس قبیلہ کی بھی خلافت کی آرزو ہو، وہ اسے حاصل کر سکے، خواہ کئی سال انتظار ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ اور کبھی خلافت ادھر اور کبھی ادھر گھومتی رہے اور اگلی مرتبہ کسی اور دور کے قبیلہ کی قسمت چمکے اور اسے خلافت نصیب ہو جائے۔ لہذا انہوں نے اپنی پوری طاقت و قوت کے ساتھ اس طریقے کی تائید کرنا شروع کر دی اور اس کے مخالفین کو چکنا شروع کر دیا۔ لہذا مجبوراً انہوں نے مذہب اہل بیت سے کنارہ کشی اختیار کرنا شروع کر دی اور کتاب و سنت نے جہاں جہاں اہل بیت کی پیروی کا کہا تھا اس کی تاویل کی جانے لگی۔ اگر یہ لوگ اولہ کے سامنے سر تسلیم خم کر لیتے اور اہل بیت کی طرف لوٹ آتے اور عوام و خواص کو ان کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دیتے، اور اپنے واپس پلٹنے کی راہ چھوڑ آتے تو یہ اہل بیت کے اہم ترین مبلغ بن جاتے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کے لئے ایسا کرنا ممکن نہ تھا۔ اس سے ان عزم ٹوٹا تھا اور یہ ان کی دور اندیشی اور سیاست کے خلاف تھا۔

جو وقت نظر سے کام لے اور انتہائی غور و فکر کرے تو اس پر واضح ہو جائے گا کہ رسول خداؐ کے بعد مذہب اور مذہبی مباحث میں امامت اہل بیت سے عدول کرنے کا اصلی مقصد یہ ہے کہ کسی طرح عمومی طور پر خلافت، امامت اور ولایت سے عدول کرنے کی کوئی راہ نکالی جاسکے۔ بہر حال انہوں نے پہلے تو عمومی خلافت کی تاویل و توجیہ کی، پھر اس کے ساتھ اہل بیت کی خصوصی ولایت کا بھی انکار کرنے لگے۔ اگر بات اس کے علاوہ ہوتی تو کوئی انہیں منہ نہ لگاتا۔

(۳) کون سی عدالت ہے جو یہ فیصلہ کرے کہ اہل بیت علیہم السلام سے تمسک کرنے والے اہل بیت کی ہدایات پر چلنے والے اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے گمراہ ہیں؟

وائس چانسز

(۱) کوئی عادل عدالت اہلیت سے تمسک رکھنے والوں کے متعلق گمراہی کا حکم نہیں لگا سکتی۔

(۲) خاندان رسالت کے مذہب پر عمل کرنا بری الذمہ کرتا ہے۔

(۳) یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہی حضرات اتباع کئے جانے کے سزاوار ہیں۔

(۴) نصوص خلافت بیان کرنے کی درخواست۔

(۱) کوئی عدالت اہل بیت علیہم السلام کے مذہب پر قدم بہ قدم چلنے والوں کو، عدل و انصاف کا دامن تھامتے ہوئے، گمراہ نہیں کہہ سکتی۔

(۲) یقیناً خاندان اہلیت علیہم السلام کے مذہب کے مطابق عمل کرنے والے کا عمل کافی ہے اور اسے بری الذمہ کر دیتا ہے۔

(۳) بلکہ کہا جاسکتا ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کے بارہ امام، ائمہ اربعہ کی نسبت اتباع و پیروی کے زیادہ سزاوار ہیں۔ اس لیے کہ ائمہ اثنا عشر کا مسلک و مذہب ایک ہے۔ سب کی نگاہ ایک ہی مرکز پر مرکوز

ہے اور اسی پر سب متفق ہیں۔

برخلاف ائمہ اربعہ کے، ان کا فقہی ابواب میں اتنا زیادہ باہمی اختلاف ہے کہ اسے شمار تک نہیں کیا جاسکتا۔ اور ظاہر ہے کہ جب اکیلا شخص ایک رائے قائم کرے تو وہ بارہ اماموں کے متفقہ فتویٰ کے مقابلہ میں کوئی وزن نہیں رکھتی۔ اس میں تو کسی منصف مزاج کو عذر نہیں ہے اور کسی معترض کے اعتراض کی جگہ باقی نہیں رہتی۔

ہاں ایک بات ہے! نامی خیال کے لوگوں کو مذہب اہل بیت علیہم السلام میں تامل ہے۔ میں آپ کو بعد میں ان پر دلیل و برہان پیش کرنے کی زحمت دوں گا۔

(۴) فی الحال میری گزارش ہے کہ آپ لوگ حضرت علی علیہ السلام کی امامت و خلافت پر جن نصوص کے مدعی ہیں، وہ نصوص اہلسنت کے طریق سے واضح طور پر ذکر فرمائیں۔

دوسری بحث

عمومی رہبری

خلافت پیغمبرؐ

حق شناس

(۱) نصوص کی طرف اجمالی اشارہ۔

(۲) یوم انذار کی نص۔

(۱) جو سرور کائنات ﷺ کے حالات زندگی کا گہری نظر سے مطالعہ رکھتا ہو۔ دولت اسلامیہ کی بنیاد قائم کرنے، احکام مقرر کرنے، اصول و قواعد بنانے، دستور مرتب کرنے، سلطنت کے انتظام و انصرام غرض جملہ حالات میں ہر پہلو سے آپ کی سیرت کا جائزہ لیا جائے تو حضرت امیر المومنین علیؓ ہی کو رسالت مآب کے ہر معاملہ میں جو جو بنانے والے، دشمنوں کے مقابلہ میں پشت پناہ، آپ کے علوم کا مخزن، آپ کے علم و حکمت کے وارث، آپ کی زندگی میں آپ کے ولیعهد اور آپ کے بعد آپ کے جانشین پائیں گے۔

جو یوم بعثت سے پیغمبر ﷺ کی رحلت کے وقت تک سفر میں، حضر میں، اٹھتے بیٹھتے، آپ کے افعال و اقوال کی چھان بین کرے تو اسے حضرت علیؓ کی خلافت کے متعلق بکثرت، صاف و صریح، حد تو اترا تک پہنچے ہوئے، واضح نصوص ملیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی دعوت کے آغاز سے لے کر آخر عمر تک اس مسئلہ کی وضاحت کر دی ہے۔

(۲) آپ کے لئے اسلام کے ظاہر ہونے سے قبل مکہ میں پیش آنے والا پہلا واقعہ ہی کافی ہے جب خدا نے آیت انذار کو نازل فرمایا۔ اسے ملاحظہ فرمائیں۔ جی ہاں جب آیہ وَتَقْبِضُوا عِشِيرَتَكُمْ

الْأَقْرَبِينَ (۹۰) نازل ہوا تو حضرت رسول خدا ﷺ نے اپنے چچا ابوطالب کے گھر سب کو جمع کیا۔ جو پورے چالیس افراد تھے۔ ان میں آپ کے چچا ابوطالب، حمزہ، عباس اور ابولہب بھی تھے۔ یہ حدیث اور ماثور ہے۔ اسی حدیث کے آخر میں آپ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ شَابًا فِي الْعَرَبِ جَاءَ قَوْمَهُ بِالْفَضْلِ مِمَّا جِئْتُكُمْ بِهِ ، جِئْتُكُمْ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، وَقَدْ أَمَرَنِي اللَّهُ أَنْ أَدْعُوَكُمْ إِلَيْهِ ، فَلَا تُكْمِ يُوَازِرُنِي عَلَى أَمْرِي هَذَا ، عَلَى أَنْ يَكُونَ أَخِي وَوَصِيِّ وَخَلِيفَتِي فِيكُمْ ؟ فَاحْتَجِمِ الْقَوْمُ عَنْهَا غَيْرَ عَلَى . وَكَانَ أَصْغَرُهُمْ . إِذْ قَامَ فَقَالَ : أَنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَكُونُ وَزِيرَكَ عَلَيْهِ ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ بِرَقَبَتِهِ ، وَقَالَ : إِنَّ هَذَا أَخِي وَوَصِيِّ وَخَلِيفَتِي فِيكُمْ ، فَاسْمَعُوا لَهُ ، وَاطِيعُوا ، فَقَامَ الْقَوْمُ يَضْحَكُونَ وَيَقُولُونَ يَا نَبِيَّ طَالِبٍ : قَدْ أَمَرَكَ أَنْ تَسْمَعَ لِابْنِكَ وَتَطِيعَ الخ

اے فرزند ان عبدالمطلب! جتنی بہتر شے یعنی اسلام میں تمہارے پاس لے کر آیا ہوں۔ میں تو نہیں جانتا کہ عرب کا کوئی نوجوان اس سے بہتر چیز اپنی قوم کے پاس لایا ہو۔ میں دنیا و آخرت، دونوں کی بھلائی لے کر آیا ہوں۔ اور خداوند عالم نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں اس کی طرف دعوت دوں۔ اب بتاؤ تم میں کون ایسا ہے جو اس کام میں میرا بوجھ بنائے تاکہ تمہارے درمیان میرا بھائی وصی اور خلیفہ ہو؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا

سب خاموش رہے۔ حضرت علیؑ جو اس وقت بہت ہی کم سن تھے، اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کا بوجھ بٹاؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کی گردن پر ہاتھ رکھا اور پورے مجمع کو دکھا کر ارشاد فرمایا: یہ میرا بھائی ہے، میرا وصی ہے اور تم میں میرا جانشین ہے۔ اس کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا۔ یہ سن کر لوگ ہنستے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور ابو طالب سے کہنے لگے کہ یہ محمد ﷺ آپ کو حکم دے رہے ہیں کہ آپ اپنے بیٹے کی بات سنیں اور ان کی اطاعت کریں۔

اس حدیث کو انہی الفاظ میں اکثر علماء اور حافظان آثار نبوت نے نقل کیا ہے (۹۱)

(۹۱) رجوع کریں: تاریخ (طبری) ج ۲ ص ۳۱۹-۳۲۱ ط دار المعارف مصر، الکامل فی التاريخ (ابن اثیر شافعی) ج ۲ ص ۶۲ و ۶۳ ط دار صادر بیروت، شرح نفع البلایۃ (ابن ابی الحدید) ج ۱ ص ۲۱۰ و ۲۱۱ (باصدیح) ط مصر با تحقیق محمد ابوالفضل، السیرۃ الخلیفہ (طبری شافعی) ج ۱ ص ۳۱۱ ط المیہ مصر، منتخب کنز العمال (مفتی ہندی) در حاشیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۴۱ و ۴۲ ط المیہ مصر، شواہد التزیل (حسکانی حنفی) ج ۱ ص ۳۷۱ و ۳۷۲ ط بیروت، کنز العمال (مفتی ہندی) ج ۱ ص ۱۱۵ و ۱۱۶ ط حیدرآباد، ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۱ ص ۸۵ و ۸۶ ط ۱۳۹۰ و ۱۴۱۱ ط بیروت، التفسیر المہیر (جاوی) ج ۲ ص ۱۱۸ ط مصطفیٰ انجمنی و تفسیر القرآن (علاء الدین شافعی) ج ۳ ص ۳۷۱ و ۳۷۲ ط مصر

وائس چانسز

بخاری و مسلم نے اس حدیث کو صحیحین میں کیوں نہیں
لکھا۔

www.ziaraat.com
jabir.abbas@yahoo.com
Sabeel-e-Sakina

حق شناس

- (۱) اس حدیث کی سند درست ہے۔
- (۲) بخاری اور مسلم کے اعراض کی علت۔
- (۳) انہیں پہچاننے والے کی نظر میں، ان لوگوں کا اعراض کوئی بعید و یکھائی نہیں دیتا۔

(۱) اس حدیث کی صحت کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ اسنت کے معتبر ترین ذرائع سے بیان ہوئی ہے یعنی صحاح ستہ جن لوگوں کی روایات کو سکون سے لیتے ہیں اور ان کی روایات سے استدلال پیش کرتے ہیں (ان سے اس روایت کو لیا گیا ہے)۔

احمد بن حنبل نے اس حدیث کو اپنی سند میں اسود بن عامر سے انھوں نے شریک سے انھوں نے اعمش سے انھوں نے منہال سے انھوں نے عباد بن عبد اللہ اسدی سے انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کر کے لکھا ہے۔ (۹۲)

اس سلسلہ اسناد کے تمام راوی مختلف کے نزدیک حجت ہیں اور سب رجال صحابہ ہیں۔ چنانچہ

(۹۲) مسند (احمد بن حنبل) ج ۲ ص ۱۶۵ ح ۸۸۲ (باسند حسن) ج ۲ ص ۲۵۲ ح ۱۲۷۱ (باسند صحیح) ط ۱۰۰

المعارف مصر

علامہ قسمرانی نے اپنی کتاب الجمع بین رجال المحققین میں ان کا ذکر کیا ہے۔ لہذا اس حدیث کو صحیح ماننے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ اس کے علاوہ یہ حدیث صرف اسی طریقہ و سلسلہ اسناد سے نہیں بلکہ اور بھی بے شمار طریقوں سے مروی ہے اور ہر طریقہ دوسرے طریقے کی تائید کرتا ہے۔

(۲) البتہ بخاری و مسلم نے اس لیے اس روایت کو اپنی کتاب میں جگہ نہیں دی کہ یہ روایت مسئلہ خلافت میں ان کی ہمنوائی نہیں کرتی تھی۔ ان کے منشاء کے خلاف تھی۔ اسی وجہ سے انھوں نے اسی مفہوم کی دوسری بھی بہت سی حدیثوں سے گریز کیا ہے۔ وہ ڈرتے تھے کہ یہ شیعوں کے لیے اسلحہ کا کام دیں گی۔ لہذا انھوں نے جان بوجھ کر انہیں پوشیدہ رکھا۔

بہت سے شیوخ اہل سنت کا یہی وطیرہ تھا۔ وہ اس قسم کی ہر چیز کو چھپانا ہی بہتر سمجھتے تھے۔ ان کا یہ کسمان کوئی عجیب بات نہیں بلکہ ان کی یہ پرانی اور مشہور عادت ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں علماء سے نقل بھی کیا ہے، امام بخاری نے بھی اس مطلب میں ایک خاص باب قرار دیا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری حصہ اول کے کتاب العلم میں انھوں نے یہ عنوان قائم کیا ہے:

باب من خص بالعلم قوما دون قوم

یہ باب اس چیز کے بیان میں ہے کہ ایک قوم کو خصوصی طور پر تعلیم دی جائے اور دوسروں کو نہیں۔

(۳) جو امیر المومنین علیہ السلام اور دوسرے اہلیت علیہم السلام کی شان میں ارشادات و نصوص پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے جانتا ہو کہ ان کا قلم امیر المومنین علیہ السلام و اہلیت علیہم السلام کی شان میں ارشادات و نصوص پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان سے کند رہتا تھا۔ اور ان کے خصائص و فضائل بیان کرتے وقت خشک ہو جاتا تھا۔ وہ امام بخاری کی اس حدیث یا اس جیسی دیگر حدیثوں کے ذکر نہ کرنے پر تعجب نہیں کرے گا۔

وائس چانسلر

(۱) مزید دلائل کی درخواست۔

خلافت پر دلالت کرنے والی نصوص کی زیادہ مقدار ذکر فرمائیں۔

حق شناس

(۱) نص مرتع میں حضرت علی کے ایسے
دس فضائل کا تذکرہ ہے جو کسی اور میں
نہیں۔

(۲) اس حدیث سے استدلال کرنے
کی وجہ۔

حدیث دار کے بعد یقیناً یہ حدیث آپ کے لئے کافی ہوگی جسے امام احمد بن حنبل نے اپنی
مسند، امام نسائی نے اپنی کتاب خصائص علویہ، امام حاکم نے صحیح مستدرک، علامہ ذہبی نے اپنی تلخیص
مستدرک میں (جبکہ اس حدیث کی صحت کا اعتراف بھی ہوا ہے) نیز اس حدیث کو دیگر ارباب
حدیث نے بھی ایسے طریقوں سے نقل کیا ہے، جن کی صحت پر اہل سنت کا اجماع و اتفاق ہے۔

بہر حال انہوں نے اس حدیث کو عمرو بن میمون سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عباس
کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ان کے پاس قبائلی سردار آئے۔ انھوں نے ابن عباس سے کہا کہ یا تو
آپ ہمارے ساتھ چلیے یا اپنے نزدیک سے لوگوں کو ہٹا کر ہم سے علیحدگی میں گفتگو کیجیے۔

ابن عباس نے کہا۔ میں خود ہی آپ لوگوں کے ساتھ چلتا ہوں۔ ابن عباس کی بیعتی چشم بھی اس

وقت باقی تھی۔

گفتگو ہونے لگی۔ میں یہ نہیں سمجھا کہ کیا گفتگو ہوئی۔ ابن عباس وہاں سے دامن جھٹکتے ہوئے آئے اور کہنے لگے:

وائے ہو۔ یہ لوگ ایسے شخص کے متعلق بدکلامی کرتے ہیں جس کی دس سے زیادہ ایسی فضیلتیں ہیں جو کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہوں گی۔ اور یہ لوگ ایسے شخص کے متعلق بدکلامی کرتے ہیں جس کے بارے میں رسولؐ نے فرمایا:

میں ایسے شخص کو جنگ پر بھیجوں گا جسے خدا کبھی ناکام نہ کرے گا۔ وہ شخص خدا اور رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسولؐ اسے دوست رکھتے ہیں۔ (سب نے سر اوپر اٹھائے سب کے دل میں اس فضیلت کی تمنا پیدا ہوئی)

فرمایا علیؑ کہاں ہیں؟ حضرت علیؑ اشرف لائے حالانکہ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ دیکھ نہیں پاتے تھے۔ رسولؐ نے ان کی آنکھیں پھونکیں، پھر تین مرتبہ علم کو لہرایا اور حضرت علیؑ کے ہاتھوں میں تھما دیا۔ اور حضرت علیؑ نے جنگ فتح کی، مرحب کو مارا اور اس کی بہن صفیہ بنت حنی کو حضرت رسولؐ کی خدمت میں لائے۔

ابن عباس فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہؐ نے ایک بزرگ کو سورہ توبہ دے کر روانہ کیا۔ ان کے بعد فوراً ہی حضرت علیؑ نے راستہ میں ان سے سورہ لے لیا کیونکہ رسولؐ کا حکم تھا کہ یہ سورہ بس وہی شخص پہنچا سکتا ہے جو مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت رسول ﷺ نے اپنے رشتہ داروں اور قربت داروں سے کہا کہ تم میں کون ایسا ہے جو دنیا و آخرت میں میرا ساتھ دے سب نے انکار کیا جبکہ حضرت علیؑ نے کہا میں اس خدمت کو انجام دوں گا۔ میں دین و دنیا میں آپ کی خدمت کروں گا۔ آپؑ نے فرمایا۔

اے علیؑ تم دین و دنیا میں میرے ولی ہو۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ کو بٹھا کر پھر لوگوں سے پوچھا کہ تم میں کون ہے جو دنیا میں اور آخرت میں میرا مددگار ہو۔ سب نے انکار کیا صرف حضرت علیؑ ہی تھے جنہوں نے کہا کہ میں آپ کی دین و دنیا میں مدد و نصرت کروں گا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ علیؑ تم دنیا اور آخرت دونوں میں میرے ولی ہو۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ علیؑ ہی پہلے وہ شخص ہیں جو جناب خدیجہ کے بعد رسول ﷺ پر ایمان لائے۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے اپنی چادر لی اور اسے علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کو اوڑھایا اور اس آیت کی تلاوت کی:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (۹۳)

اے اہل بیتؑ! خدا فقط یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر برائی اور گندگی کو دور

رکھے اور تمہیں ایسے پاک و پاکیزہ رکھے جیسا کہ رکھنا چاہیے۔

ابن عباس کہتے ہیں: اور علیؑ نے اپنی جان راہ خدا میں فروخت کی اور رسول اللہ ﷺ کی چادر اوڑھ کر رسول ﷺ کی جگہ پر سوئے۔ جبکہ مشرکین پتھر برسا رہے تھے۔

اسی سلسلہ میں ابن عباس کہتے ہیں: پیغمبر جنگ تبوک کے ارادے سے نکلے۔ لوگ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ حضرت علیؑ نے پوچھا:

یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں بھی آپ کا ہمرکاب ہوں گا؟

آپ نے فرمایا: نہیں، تم میرے ہمرکاب نہیں ہو گے۔

اس پر حضرت علیؑ آبدیدہ ہو گئے تو آپ نے فرمایا:

یا علی! تم اسے پسند نہیں کرتے کہ تم میرے لیے ویسے ہی ہو جیسے موسیٰ کے لیے ہارون تھے۔ البتہ میرے بعد نبوت کا سلسلہ بند ہے۔ جنگ میں میرا جانا بس اسی صورت سے ممکن ہے کہ میں تمہیں اپنا قائم مقام چھوڑ کے جاؤں۔

نیز حضرت سرور کائنات ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: کہ اے علی! میرے بعد تم ہر مومن و مومنہ کے ولی ہو۔

ابن عباس کہتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی طرف سب کے دروازے بند کر دیے صرف حضرت علیؑ کا دروازہ کھلا رکھا اور حضرت علیؑ جب کی حالت میں بھی مسجد سے گزر سکتے تھے۔ وہی ایک راستہ تھا دوسرا کوئی راستہ ہی نہ تھا۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ: میں جس کا مولا ہوں یہ علیؑ اس کے مولا ہیں (۹۳)

(۲) یہ حدیث امیر المومنینؑ کے ولید رسول اللہ ﷺ اور رحلت کے بعد سرور کائنات کے خلیفہ و جانشین ہونے پر ایک قطعی دلیل اور روشن برہان ہے۔ حضرت علیؑ کی ذات کسی کی نگاہوں سے مخفی نہ ہوگی۔

ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ کس طرح حضرت رسول خدا ﷺ حضرت علیؑ کو دنیا و آخرت میں اپنا ولی قرار دیتے ہیں۔ اپنے تمام رشتے داروں، قرابت داروں میں فقط علیؑ ہی کو اس اہم منصب کے لیے منتخب فرماتے ہیں۔

دوسرے موقع پر حضرت علیؑ کو وہ منزلت و خصوصیت عطا فرماتے ہیں جو جناب ہارونؑ کو جناب موسیٰؑ سے تھی۔ جتنے مراتب و خصوصیات جناب ہارونؑ کو جناب موسیٰؑ سے حاصل تھے۔ وہ سب کے سب حضرت علیؑ کو مرحمت فرمائے سوائے درجہ نبوت کے۔ نبوت کو مستثنیٰ کرنا دلیل ہے کہ نبوت کو چھوڑ کر جتنی خصوصیات جناب ہارونؑ کو حاصل تھیں وہ سب حضرت علیؑ کی ذات میں جمع ہیں۔

(۹۳) رجوع کریں: مستدرک (حاکم نیشاپوری) ج ۳ ص ۱۳۲ (بাসند صحیح)، تنقیح المصداک (ذہبی) درذیل مستدرک (باسند صحیح)، مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۵۲ ح ۳۰۶۲ (باسند صحیح) ط دار المعارف مصر، خصائص امیر المومنین (نسائی شافعی) ص ۷۰ با تحقیق محمودی، ذخائر العقبی (محب الدین طبری) ص ۸۷، کلتیۃ الطالب (سجی شافعی) ص ۱۳۰ المجید ریہ، المناقب (خوارزمی شافعی) ص ۷۲، الاصابۃ فی تمییز الصحابہ (ابن جریر عسقلانی) ج ۲ ص ۵۰۹، بیاض المودۃ (قدوسی حنفی) ص ۳۳، اسلامبول، ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۱ ص ۱۸۳ ح ۱۳۹ ص ۲۵۰، ۲۵۱، الریاض المضرۃ (محب الدین طبری شافعی) ج ۲ ص ۲۶۹ و ۲۷۰، ۲۷۱، انساب الاشراف (بلذری) ج ۲ ص ۱۰۶ ح ۳۳، وفرائد السمعتین (حموی) ج ۳ ص ۳۲۸ ح ۲۵۵.

آپ اس سے بھی باخوبی آگاہ ہیں کہ جناب ہارون کی (حضرت موسیٰ سے) دیگر خصوصیات کے علاوہ سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ جناب ہارون جناب موسیٰ کے وزیر تھے۔ آپ کے قوت بازو تھے۔ آپ کے شریک معاملہ تھے اور آپ کی غیبت میں آپ کے قائم مقام، جانشین و خلیفہ ہوا کرتے اور جس طرح جناب موسیٰ کی اطاعت تمام امت موسیٰ پر فرض تھی، اسی طرح جناب ہارون کی اطاعت بھی تمام امت پر واجب و لازم تھی۔ اس کے ثبوت میں یہ آیات ملاحظہ فرمائیے:

خداوند عالم نے جناب موسیٰ کی دعا کلام مجید میں نقل فرمائی۔ جناب موسیٰ نے دعا کی تھی:

وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي هَارُونَ أَخِي أَشَدُّ بِهِ أَزْرًى وَ
أَشْرَكَ فِي أَمْرِي. (۹۵)

میرے گھر والوں میں سے ہارون کو میرا وزیر بنا۔ ان سے میری کمر مضبوط کر اور انھیں میرے کار نبوت میں شریک بنا۔

اپنے بھائی ہارون سے فرمایا:

أَخْلَقْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلَحَ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ .
اے ہارون تم میری امت میں میرے جانشین رہو، بھلائی ہی پیش نظر
رہے اور فساد کرنے والوں کی پیروی نہ کرنا۔ (۹۶)

ارشاد خداوند عالم ہوا:

اے موسیٰ! جو مانگا تھا وہ تمھیں عطا کر دیا گیا ہے (۹۷)

(۹۵) سورہ طہ (۲۰) آیات ۲۹-۳۲.

(۹۶) سورہ اعراف (۷) آیت ۱۳۲.

(۹۷) سورہ طہ (۲۰) آیت ۳۶.

لہذا اس نص کے مطابق حضرت علیؑ بغیر رضی اللہ عنہ کے وزیر تھے، امت میں بغیر رضی اللہ عنہ کے جانشین تھے، کار رسالت میں شریک تھے سب باتیں بر سبیل نبوت نہ تھیں بلکہ بلحاظ خلافت تھیں اور وہ تمام امت سے افضل تھے اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کی حیات و موت دونوں حالتوں میں بہ نسبت تمام امت کے، آپ سب سے زیادہ خصوصیت رکھنے والے تھے اور جس طرح جناب موسیٰ کی امت پر جناب ہارون کی اطاعت فرض تھی اسی طرح تمام امت اسلامیہ پر حضرت علیؑ کی اطاعت بھی لازم تھی۔ (۹۸)

جو بھی حدیث منزلت کو سنتا ہے، وہ یہی سمجھتا ہے اور سننے کے بعد اس کے ذہن میں یہی باتیں آتی ہیں اور اسے انھیں باتوں کے مراد ہونے میں کسی قسم کا شک نہیں ہوتا۔ خود رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے بھی اچھی طرح وضاحت فرمادی اور کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہ رکھی۔ آپ کا یہ فرمانا کہ:

إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَأَنْتَ خَلِيفَتِي.

میرا باہر جانا اس وقت تک مناسب نہیں جب تک تمہیں اپنی جگہ پر قائم مقام نہ چھوڑ جاؤں۔

(۹۸) رجوع کریں: شواہد المتروک (حکامی حنفی) ج ۱ ص ۳۶۸ ح ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲ و ۵۱۳، مناقب علی بن ابی طالب (ابن مغازی شافعی) ص ۳۲۸ ح ۳۷۵ ط اسلامیہ تہران و ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۱ ص ۱۰۷ ح ۱۳۷۔

یہ صریح نص ہے کہ حضرت علیؓ ہی خلیفہ رسول تھے۔ بلکہ اس سے بھی کچھ بڑھ کر روشن وضاحت ہے کہ اگر آنحضرتؐ علیؓ کو اپنا خلیفہ بنائے بغیر چلے جاتے تو نامناسب فعل کے مرتکب ہوتے۔

رسول ﷺ کا یہ ارشاد کہ: میرے لیے یہ مناسب ہی نہیں کہ بغیر تمہیں اپنا خلیفہ بنائے ہوئے چلا جاؤں یہ بتاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مامور تھے۔ خداوند عالم نے آپ کو حکم دیا تھا کہ حضرت علیؓ کو اپنا خلیفہ بنا جانا۔ جیسا کہ اس آیت کی تفسیر دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے:

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ.

اے رسول ﷺ! پہنچا دو تم اس حکم کو جو تم پر نازل کیا گیا۔ اگر تم نے نہیں پہنچایا تو گویا تم نے کار رسالت انجام ہی نہیں دیا (۹۹)

جو آیت کے اس جملے فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ میں شد بر کرے اور حضرت رسول خداؐ کی اس حدیث کے ساتھ لَا يَنْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَأَنْتَ خَلِيفَتِي سے ملائے تو اسے معلوم ہوگا کہ یہ دونوں فقرے ایک ہی مطلب کی ترجمانی کرتے ہیں۔ حدیث میں رسول ﷺ کا یہ فقرہ بھی بھولے گا نہیں کہ: أَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ مَوْمِنٍ بَعْدِي

اے علیؓ! تم میرے بعد ہر مومن کے ولی ہو۔

یہ نص صریح ہے کہ آپ ہی رسول ﷺ کے مقرر کردہ حاکم و امیر تھے۔ اور امت اسلام میں رسول ﷺ کے قائم مقام تھے۔

(۹۹) سورہ مائدہ (۵) آیہ ۶۷ نیز حاشیہ نمبر ۲۱۶ کی طرف بھی رجوع کریں۔

وائس چانسلر

(۱) ایک سنی عالم دین کی طرف سے
حدیث منزلت کی سند میں شک۔

حدیث منزلت صحیح بھی ہے اور مستفیض بھی۔ لیکن اہلسنت کے ایک عالم دین جنکا نام مدقق آمدی ہے، اس نے اس حدیث کے استاد میں شک کیا ہے اور وہ اس کے طرق میں شک و شبہ کر بیٹھا ہے۔ آپ کے مخالفین آمدی کی رائے کو درست سمجھیں تو آپ انھیں کیونکر قائل کریں گے؟ اور کس طرح اس شک کا جواب دیں گے۔

حق شناس

- (۱) حدیث منزلت مسلم ترین اخبار سے ہے۔
 (۲) اس حقیقت پر دلالت کرنے والے شواہد۔
 (۳) اس حدیث کو نقل کرنے والے علماء کی طرف اشارہ۔

(۴) حدیث منزلت کی عمومیت کی طرف اشارہ۔

- (۱) آمدی یہ شک کر کے خود اپنے نفس پر ظلم کے مرتکب ہوئے ہیں کیونکہ حدیث منزلت تمام احادیث سے صحیح تر اور مسلم ترین ہے۔
 (۲) آج تک اس کی اسناد میں کسی کو شک نہیں ہوا۔ نہ اس کے ثابت و مسلم الثبوت ہونے میں کسی کو لب کشائی کی جرأت ہوئی۔ علامہ ذہبی جیسے متعصب تک نے تخصیص مستدرک میں اس کے صحیح ہونے کی صراحت کی ہے۔ (۱۰۰) اور ابن حجر جیسے دشمن تشیع نے صواعق محرقہ کے بارہویں شبہ میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس کی صحت کے متعلق ان ائمہ حدیث کے اقوال درج کیے ہیں، جو فن

(۱۰۰) حاشیہ نمبر ۹۳ کی طرف رجوع کریں۔

حدیث میں اہل سنت کے پلاو ماوئی سمجھے جاتے ہیں۔ آپ ان کی طرف رجوع کریں (۱۰۱) در اگر یہ حدیث ثابت و ناقابل انکار نہ ہوتی تو امام بخاری اسے کبھی اپنی صحیح بخاری میں ذکر نہ کرتے۔ (۱۰۲) حالانکہ وہ امیر المومنین علیہ السلام کے فضائل و خصائص کی حدیث کو نقل کرنے میں ہمیشہ تامل سے کام لیا کرتے تھے۔

معاویہ جو دشمنان امیر المومنین علیہ السلام اور آپ سے بغاوت کرنے والوں کا سرغنہ تھا۔ جس نے امیر المومنین علیہ السلام سے جنگ کی اور خبر پر آپ کو گالیاں دینے کا حکم دیا۔ لیکن بدترین عداوت کے باوجود، وہ بھی اس حدیث منزلت سے انکار نہ کر سکا، اور نہ سعد بن ابی وقاص کو جھٹلانے کی اسے ہمت ہوئی۔ معاویہ نے پوچھا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ تم ابو تراب کو سب و شتم کیوں نہیں کرتے؟ انھوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کے متعلق تین باتیں ایسی کہی ہیں کہ جب تک وہ باتیں یاد رہیں گی، میں ہرگز انھیں سب و شتم نہیں کر سکتا۔

اگر ان تین باتوں میں سے ایک بات بھی مجھے نصیب ہوتی تو وہ میرے لیے سرخ اونٹوں کی قطار سے زیادہ محبوب ہوتی۔ میں نے خود رسول اللہ کو حضرت علی علیہ السلام سے کہتے سنا ہے جب کہ آپ کسی غزوہ میں تشریف لے جا رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی منزلت ہے جو موسیٰ سے ہارون کو تھی۔ سوائے اس کے کہ میرے بعد باب نبوت بند ہے۔ معاویہ خاموش ہو گیا اور سعد کو سب و شتم پر مجبور نہ کیا۔ (۱۰۳)

(۱۰۱) رجوع کریں: الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۷۳ ط الحمد بیہ مصر۔

(۱۰۲) رجوع کریں: حاشیہ نمبر ۱۰۵۔

(۱۰۳) رجوع کریں: صحیح (مسلم) کتاب الفضائل باب (من فضائل علی بن ابی طالب) ج ۲ ص ۳۶۰۔ سعد کی روایت کے حوالے سے رجوع کریں ترجمہ ۱۱۱ نام علی ابن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۱ ص ۲۰۶۔

اس سے بڑھکر یہ ہے کہ خود معاویہ نے حدیث منزلت کو نقل کیا ہے۔ ابن حجر صواعق میں کہتے ہیں کہ احمد نے نقل کیا ہے کہ کسی نے معاویہ سے کوئی مسئلہ پوچھا تو اس نے کہا کہ یہ مسئلہ علیؑ سے پوچھو۔ کیونکہ وہ علم اور آگاہ تر ہیں۔ اس نے کہا مجھے تیرا جواب علیؑ کے جواب کی نسبت زیادہ پسند ہے۔ معاویہ نے کہا تو بکواس کرتا ہے۔ تجھے اس شخص سے دشمنی ہے جسے حضرت رسول خدا ﷺ علم کا درخشاں چہرہ کہا کرتے تھے اور ان کے متعلق فرمایا تیری میرے نزدیک وہی منزلت ہے جو ہارون کی سوئی کے نزدیک تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ جب بھی حضرت عمر مشکل میں گرفتار ہوتے تو وہ بھی اس مشکل کو حضرت علیؑ سے حل کر داتے۔ (۱۰۴)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تمام مذاہب اسلام اختلاف رکھنے کے باوجود اس حدیث پر متفق ہیں اور اس حدیث کو صحیح سمجھنے کے حوالے سے انہیں کوئی تردید نہیں ہے۔

(۳) علماء محدثین اور اہل سیر و اخبار میں سے جس نے غزوہ تبوک کا ذکر کیا ہے اس نے اس

ح ۲۷۱ و ۲۷۲، خصائص (نسائی) ص ۱۰۶ ح ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸ و ۶۱ ط بیروت با تحقیق محمودی، نظم درر السطین (زبدی حنفی) ص ۱۰۷، کفایۃ الطالب (گنجی شافعی) ص ۸۳-۳۶ ط الحیدریہ، المناقب (خوارزمی حنفی) ص ۵۹، صحیح (ترمذی) ج ۵ ص ۳۰۱ ح ۸-۳۸، اسد الغابۃ (ابن اثیر) ج ۴ ص ۲۵-۲۶، الاصابۃ (ابن حجر) ج ۲ ص ۵۰۹، جامع الاصول (ابن اثیر) ج ۹ ص ۳۶۹، الریاض النضرۃ (محب الدین طبری) ج ۲ ص ۲۳۷ و فرائد السطین (حموی) ج ۱ ص ۳۷۸ ح ۳۰۷۔

(۱۰۴) رجوع کریں الصواعق المحرقة ص ۱۰۷۔ (حدیث منزلت) بہ روایت معاویہ رجوع کریں شواہد المتوزیل (حسکانی حنفی) ج ۲ ص ۲۱، المناقب (ابن مغازی شافعی) ص ۳۳ ح ۵۲ ط تہران، شرح نہج البلاغۃ (ابن ابی الحدید) ج ۱ ص ۱۸ ط مصر با تحقیق محمد ابو الفضل، الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۷۷ ط الحمدیہ، فرائد السطین (حموی) ج ۱ ص ۳۷۱ ح ۳۰۲، ترجمۃ الامام علی بن ابیطالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر) ج ۱ ص ۳۳۹ ح ۳۱۰ و

حدیث کو بھی ضرور لکھا ہے اور متقدمین و متأخرین میں سے جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حالات و سوانح مرتب کیے ہیں، خواہ وہ کسی فرقہ و جماعت کے ہوں، سب نے اس حدیث کا ذکر کیا ہے۔ اور مناقب اہل بیت رضی اللہ عنہم و فضائل صحابہ میں کتابیں لکھنے والوں اور احمد بن حنبل سے پہلے اور بعد میں آنے والوں نے ذکر کیا ہے کہ یہ ایک مسلم حدیث ہے اور امت محمدیہ کے ہر دور میں نقل ہوئی ہے۔ (۱۰۵)

(۱۰۵) رجوع کریں: مسند (احمد بن حنبل) ج ۳ ص ۵۰ ح ۱۳۹۰ (بাসند صحیح) دس ۵۶ ح ۱۵۰۵ (باسند صحیح) دس ۵۷ ح ۱۵۰۹ (باسند صحیح) دس ۶۶ ح ۱۵۳۲ (باسند صحیح) دس ۴۷ ح ۱۵۴۲ (باسند صحیح) دس ۸۸ ح ۱۵۸۳ (باسند صحیح) دس ۹۴ ح ۱۶۰۰ (باسند حسن) دس ۹۷ ح ۱۶۰۸ (باسند صحیح) دس ۵۵ ح ۱۶۲۳ (باسند صحیح) طدار العارف مصر، صحیح (بخاری) کتاب المغوی باب غزوۃ تبوک ج ۵ ص ۱۲۹ طدار الفکر، صحیح (مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل علی بن ابی طالب) ج ۲ ص ۳۶۰ طبعیں اُکلی، صحیح (ترمذی) ج ۵ ص ۳۰۱ ح ۳۸۰۸ (باسند صحیح) دس ۱۳ ح ۳۸۱۳ (باسند صحیح) دس ۱۴ ح ۳۸۱۳ (باسند حسن) طدار الفکر، سنن (ابن ماجہ) ج ۱ ص ۴۲ ح ۱۱۵ و ۱۲۱ طدار احیاء الکتاب، صحیح (بخاری) کتاب بدء الخلق (باب مناقب علی بن ابی طالب) ج ۴ ص ۲۰۸ طدار الفکر، المسند رک (حاکم) ج ۳ ص ۱۰۹ دس ۲ ص ۳۳۷ (باسند صحیح) تاریخ (طبری) ج ۳ ص ۱۰۴ ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۱ ص ۳۰، ۱۲۵، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۵۰، ۲۵۱، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵

<http://fb.com/ranajabirabbas>

لہذا آدمی کا اس کے اسناد میں شک کرنا کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اسے علم حدیث سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ طرق و اسناد کے متعلق اس کا حکم لگانا تو بالکل ایسا ہی ہے جیسے عوام کا حکم لگانا، جنہیں کسی بات کے سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی۔

(۴) حضرت رسول خدا ﷺ کی زبان سے صادر ہونے والے موارد فقط غزوہ تبوک کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر منحصر نہ تھے۔

www.ziaraat.com
jabir.abbas@yahoo.com
Sabeel-e-Sakina

وائس چانسز

(۱) حدیث منزلت کے متعلق بیان شدہ
باتوں کی تصدیق۔

(۲) حدیث منزلت کے عمومی دلائل پیش
کرنے کی درخواست۔

اس حدیث منزلت کے ثبوت میں جو کچھ آپ نے فرمایا، بالکل صحیح ہے۔ اس کے مسلم الثبوت ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ آمدی نے اس حدیث میں ایسی ٹھوکر کھائی، جس سے اس کا بھرم کھل گیا۔ معلوم ہو گیا کہ اسے علم حدیث سے دور کا بھی لگاؤ نہیں تھا۔ میں نے اس کے قول کو ذکر کر کے ناحق آپ کو جواب کی زحمت دی۔ معافی کا خواہاں ہوں۔

(۲) غزوہ تبوک کے علاوہ بھی متعدد مواقع پر یہ حدیث بیان ہوئی ہے۔
بڑی مہربانی ہوگی ان موارد کو بھی تفصیل سے بیان فرمائیں۔

حق شناس

(۱) حدیث منزلت کی عمومیت پر دلائل۔

(۲) پیغمبرؐ نے، علیؑ اور ہارونؑ کی فرقہ دان

کے ساتھ تصویر کشی فرمائی ہے۔

(۱) دوسرے موارد جہاں حضرت کی زبان اقدس سے حدیث منزلت صادر ہوئی، ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دن جب آنحضرت ﷺ نے ام سلیم سے فرمایا تھا۔ ام سلیم سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے تھیں۔ اور بڑی زیرک و دانا خاتون تھیں۔ سابقیت اسلام، خلوص و خیر خواہی اور مشکلات میں ثابت قدمی کی وجہ سے ان کی رسول ﷺ کے نزدیک بڑی منزلت تھی۔ آنحضرت ﷺ ان کی ملاقات کو جاتے، ان کے گھر میں بیٹھ کر حدیث سناتے اور ان سے گفتگو کرتے۔ (۱۰۶)

(۱۰۶) آپ ملحان بن خالد انصاری کی دختر اور حرام بن ملحان انصاری کی بہن ہیں۔ آپ کے باپ اور بھائی حضرت رسول اللہ کے سامنے شہید ہوئے تھے، آپ بہت صاحب فضیلت خاتون تھیں۔ آپ نے حضرتؐ سے کافی روایات بیان کی ہیں اور آپ سے آپ کے فرزند انس، ابن عباس، زید بن ثابت، ابوسلمہ بن عبدالرحمن کے علاوہ بھی کافی اصحاب نے روایات نقل کی ہیں۔

آپ نے ایک دن ان سے ارشاد فرمایا:

اے امّ سلیم! علیؑ کا گوشت میرے گوشت سے ہے، ان کا خون میرے خون سے ہے اور انھیں وہی منزلت حاصل ہے جو موسیٰ سے ہارون کو تھی (۱۰۷)

آپ پر مخفی نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث کسی خاص جذبہ کے ماتحت نہیں فرمائی بلکہ برجستہ طور پر سلسلہ کلام میں یہ جملے زبان مبارک سے ادا ہوئے۔ جس کا صرف یہ مقصد تھا کہ اتمام حجت ہو جائے۔ احکام الہی کے پہنچانے میں تاخیر نہ ہو۔ میرے ولیعہد اور میرے جانشین کی منزلت سے لوگ آگاہ ہو جائیں۔ لہذا یہ حدیث صرف غزوہ تبوک سے مخصوص نہیں ہے۔

آنحضرت نے اس جیسی حدیث جناب حمزہ کی دختر کے سلسلے میں بھی ارشاد فرمائی۔ جب حضرت امیر المومنینؑ جناب جعفر اور زید میں اختلاف پیدا ہوا تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے علیؑ تم کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔ (۱۰۸)

اسی طرح آنحضرت نے یہ حدیث اس دن ارشاد فرمائی جبکہ حضرات ابو بکر و عمر اور ابن عبیدہ بن

(۱۰۷) حدیث منزلت کو غزوہ تبوک کے علاوہ بہ روایت (امّ سلیم) رجوع کریں: ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۸ ص ۷۸، ۱۲۵ و ۲۰۶، الناقب (خوارزمی خنی) ص ۸۶، ینایع المودۃ (قدوزی خنی) ص ۵۰، ۵۵، ۱۲۹ و ۱۳۰، اسلامبول، مجمع الزوائد (بخاری) ج ۹ ص ۱۱۱، کتایب الطالب (سجی شافعی) ص ۱۶۸ ط الحیدریہ، میزان الاعتدال (ذہبی) ج ۲ ص ۳ و ۴، فرائد المصطفین (حموی) ج ۱ ص ۱۵۰۔

(۱۰۸) رجوع کریں: خصائص امیر المومنینؑ (نسائی شافعی) ص ۸۸ ط الحیدریہ و ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۸ ص ۳۳۸ و ۴۰۹۔

الجراح رسول ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے اور رسول ﷺ حضرت علیؓ پر تکیہ کیے تھے۔ آنحضرت نے اپنا ہاتھ حضرت علیؓ کے کاندھے پر رکھا اور ارشاد فرمایا:

اے علیؓ تم مومنین میں سب سے پہلے ایمان لانے والے ہو اور سب

سے پہلے اسلام قبول کرنے والے ہو اور تم کو مجھ سے وہی نسبت حاصل

ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔ (۱۰۹)

مکہ میں پہلی مواخات کے وقت آپؐ سے صادر شدہ احادیث بھی اسی مطلب کو بیان کرتی ہیں۔ اس میں بھی رسول ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی۔

نیز دوسری مواخات جو مدینہ میں ہجرت کے پانچ ماہ بعد حضرت رسول ﷺ نے انصار و

مہاجرین کے درمیان قائم کی، اس میں بھی یہی مطلب بیان کیا۔ جی ہاں دونوں موقعوں پر آپؐ نے

حضرت علیؓ کو اپنے لیے منتخب کیا اور اپنا بھائی بنا کر سب پر فوقیت بخشی، اور ارشاد فرمایا کہ:

اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، اَلَا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

تم میرے لیے ایسے ہو جیسے ہارون کے لیے موسیٰ تھے سوائے اس کے

میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

اس واقعہ کے متعلق بطریق ائمہ طاہرینؑ متواتر حدیثیں ہیں۔ ائمہ طاہرینؑ کے علاوہ غیروں

کی روایتوں کو دیکھنا ہو تو پہلی مواخات کے متعلق صرف زید بن اوفیٰ ہی کی حدیث کو لے لیجیے۔

(۱۰۹) رجوع کریں: کنز العمال (متقی ہندی) ج ۱۵ ص ۱۰۸ ح ۲۵۳۰۷، ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ

دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۱ ص ۳۲۱ ح ۳۰۱، المناقب (خوارزمی متقی) ص ۱۹، المفصول الہمۃ (ابن صباغ مالکی)

ص ۱۱۰، بیاض المودۃ (قدوسی متقی) ص ۲۰۲ ح ۱۵۲، کنز العمال (متقی ہندی) ج ۱۵ ص ۱۰۹ ح ۳۱۰۷

دارایاض المعصرۃ (محب الدین) ج ۲ ص ۲۱۵ ح ۲۵۳۰۷۔

یہ حدیث بہت طولانی ہے اور مواخات کی پوری کیفیت پر مشتمل ہے آخر کی عبارت یہ ہے کہ:

فَقَالَ عَلِيٌّ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ ذَهَبَ رُوحِي، وَانْقَطَعَ ظَهْرِي، حِينَ
رَأَيْتَكَ فَعَلْتَ بِأَصْحَابِكَ مَا فَعَلْتَ غَيْرِي، فَإِنْ كَانَ هَذَا
مِنْ مَسْخِطٍ عَلَيَّ فَلَكَ الْعُتْبَىٰ وَالْكَرَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: وَالَّذِي بَعْثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَخْرَجْتُكَ إِلَّا لِنَفْسِي،
وَأَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي،
وَأَنْتَ أَخِي وَوَارِثِي، فَقَالَ: وَمَا إِرْثُ مِنْكَ؟ قَالَ: مَا
وَرَّثَ الْأَنْبِيَاءُ مِنْ قَبْلِي كِتَابَ رَبِّهِمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ، وَأَنْتَ
مَعِي فِي قَصْرِ فِي الْجَنَّةِ مَعَ قَاطِمَةَ ابْنَتِي، وَأَنْتَ أَخِي
وَرَفِيقِي، ثُمَّ تَلَا ﷺ، إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ،
الْمُتَحَابِّينَ فِي اللَّهِ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ.

امیر المومنین علیؑ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میری
تو جان نکل گئی، کر شکستہ ہو گئی، یہ دیکھ کر کہ آپ نے اصحاب میں تو
مواخات قائم کی، ایک کو دوسرے کا بھائی بنایا، مگر مجھے چھوڑ دیا۔ مجھے کسی
کا بھائی نہ بنایا۔ اگر یہ کسی ناراضگی و خفگی کی وجہ سے ہے تو آپ مالک و
مختار ہیں۔ آپ ہی بخیر فرمائیں گے اور آپ ہی عزت بخشیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس معبود کی جس نے مجھے حق کے ساتھ
مبعوث فرمایا تاخیر کی وجہ یہ ہے کہ میں نے تمہیں اپنے لیے خاص کر رکھا
ہے۔ تم میرے لیے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ کے لیے ہارون تھے سوائے

اسکے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ تم میرے بھائی ہو، میرے وارث ہو۔
 امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ میں آپ کا کس چیز میں وارث ہوں گا؟
 آپ نے فرمایا: اسی چیز میں جس کے انبیاء وارث بناتے رہے یعنی
 کتاب خدا، سنت نبی ﷺ۔ اور تم میرے پارہ جگر فاطمہؑ کے ساتھ
 جنت میں میرے قصر میں رہو گے۔ تم میرے بھائی ہو، میرے رفیق ہو۔
 پھر آپ نے آیت کے اس حصے کی تلاوت فرمائی: اخواناً علی سرور
 متقاربین جو تختوں پر ایک دوسرے کے آسنے سامنے بیٹھے ہیں وہ ایک
 دوسرے کے بھائی ہیں۔ یعنی کچھ لوگ خدا کے لئے ایک دوسرے کو پسند
 کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں۔ (۱۱۰)

اور دوسری مواخات کے سلسلہ میں آپ کے لئے صرف ابن عباسؓ کی روایت کافی ہے:
 رسول اللہؐ نے امیر المومنینؑ سے فرمایا کہ کیا تم نے مشاہدہ نہیں کیا کہ
 میں نے مہاجرین و انصار کے درمیان تو مواخات کی اور تم کو ان میں سے
 کسی کا بھائی نہ بنایا۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت
 حاصل ہو جو موسیٰ سے ہارونؑ کو تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہ آئے گا (۱۱۱)

- (۱۱۰) رجوع کریں کنز العمال (متقی ہندی) ج ۵ ص ۳۰ ج ۹۱۸ ص ۳۱ ج ۹۱۹ ص ۶ ص ۳۹۰ ج ۳۹۷ ص ۱۵۹۷،
 تذکرۃ الخواص (سیط بن جوزی) ص ۲۳، ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر) ج ۱ ص ۱۰۷
 ج ۳۸ ص ۱۵۰، تاریخ المودۃ (قدوسی خلی) ص ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴،

اسی طرح وہ حدیثیں ہیں جو دروازے بند کرنے متعلق صادر ہوئی ہیں۔ حضرت علی ؓ کے دروازے کے علاوہ مسجد میں کھلنے والے سب دروازے بند کرادیے، اس موقع پر صرف جابر بن عبد اللہ کی حدیث کا ذکر کر دینا کافی ہوگا۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول ﷺ نے فرمایا کہ:

اے علی ؓ! مسجد میں تمھاوے لیے وہی جائز ہے جو میرے لیے حلال ہے اور تم میرے لیے ایسے ہی ہو جیسے تمہوئی کے لیے ہارون تھے سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہ آئے گا (۱۱۲)

اور حذیفہ بن السید غفاری سے مروی ہے کہ رسول ﷺ دروازے بند کرنے والے دن خطبہ فرمانے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ:

کچھ لوگ دل میں غم و غصہ لیے ہوئے ہیں کہ میں نے علی ؓ کو مسجد میں رکھا۔ دوسروں کو باہر کر دیا۔ خدا کی قسم میں نے نہ تو اپنی خواہش سے علی ؓ کو مسجد میں رکھا نہ دوسروں کو باہر کیا بلکہ خداوند عالم نے ایسا کیا ہے۔ خداوند کریم نے جناب موسیٰ اور ان کے بھائی پر وحی فرمائی کہ تم دونوں اپنی قوم کے لیے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ قرار دو اور اس میں نماز قائم کرو۔ اسی سلسلہ بیان میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: علی ؓ کو مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی علی ؓ میرے بھائی ہیں (۱۱۳)

(۱۱۳، ۱۱۲) رجوع کریں: ینابیح المودۃ (قدوسی حنفی) باب ۷ ص ۸۸ ط اسلامبول، مناقب علی ابن ابی طالب (ابن مغازی شافعی) ص ۲۵۵ ح ۳۰۳ ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۱ ص ۳۶۶ ح ۳۲۹ ص ۳۳۰

اسی طرح اور بے شمار موارد ہیں ان سب کو اس مختصر سے خط میں ذکر نہیں کیا جاسکتا: بہر حال یہی چند مذکور موارد آپ کی خواہش کے لئے کافی ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حدیث منزلت صرف غزوہ تبوک کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

(۲) رسول اللہ ﷺ کی سیرت اور زندگی کا مطالعہ کرنے والوں کو نظر آئے گا کہ فرقہ دین سے دونوں کی مثال دینے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح فرقہ دین برابر کے ستارے ہیں اسی طرح علیؑ اور ہارونؑ ایک جیسے ہیں، کسی کو دوسرے پر امتیاز نہیں ہے۔ یہ بات بھی ان قرآن سے ہے جو عموم منزلت پر دلالت کرتے ہیں۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ اگر قرآن سے قطع نظر کر بھی لیا جائے تب بھی الفاظ حدیث سے عموم ہی متبادر ہو رہا ہے۔

وائس چانسلر

(۱) پیغمبرؐ نے، علیؑ اور ہارونؑ کی فرقہ ان کے ساتھ کب اور کہاں تصویر کشی فرمائی ہے؟

ہم آپ کے اس جملہ کا کہ رسول اللہ ﷺ علیؑ اور ہارونؑ کو فرقہ دین (دوستارے جو ایک ساتھ رہتے ہیں) سے تشبیہ دیتے تھے یہ مطلب ہم پر واضح نہیں ہوا کہ کس نے کب اور کہاں ایسا کیا تھا؟

حق شناس

- (۱) شبیر، شبیر اور مشیر کے دن۔
- (۲) عقد برادری کے دن۔
- (۳) دروازے بند کرنے کے دن۔

حضرت رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا مطالعہ فرمائیے تو آپ کو نظر آئے گا کہ پیغمبر ﷺ جناب ہارون اور امیر المومنین علیؑ کی آسمان میں فرقہ دین سے اور چہرے میں دونوں آنکھوں سے مثال دیا کرتے تھے۔ دونوں اپنی اپنی امت میں ایک جیسے تھے۔ کسی کو کسی پر امتیاز نہیں تھا۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؑ کے جگر گوشوں کے نام ہارون کے فرزندوں کے نام جیسے رکھے۔ حسنؑ و حسینؑ امیر المومنین اور ارشاد فرمایا کہ: میں نے یہ نام فرزندان ہارون خنجر و شبیر و مشیر کے نام پر رکھے۔ (۱۱۳)

(۱۱۳) رجوع کریں: مسند (احمد بن حنبل) ج ۲ ص ۱۵۵ ح ۶۹۷ (بাসند صحیح) ط و دار العارف مصر، المسند رک (حاکم) ج ۳ ص ۱۶۵ و ۱۶۸ (باسند صحیح یہ شرط شیخین)، تہذیب المسند رک (ذہبی) (باسند صحیح) در ذیل المسند رک (باسند صحیح)، الاستیعاب (ابن عبد البر) در ذیل الاصلہ (ابن حجر) ج ۳ ص ۱۰۰ مصر با تحقیق زبانی تذکرۃ الخواص (سبط بن جوزی حنفی) ص ۱۹۳، الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۱۹۰ الحمد یہ اور الفتح الکبیر (جمالی) ج ۲ ص ۱۶۱۔

(۲) محض اس وجہ سے حضرت رسول ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنا بھائی بنایا اور دوسروں پر ترجیح دی۔ غرض یہ تھی کہ دونوں کو اپنے اپنے بھائی کے نزدیک جو منزلت حاصل ہے وہ بالکل ایک رہے۔ دونوں منزلوں میں مشابہت پوری پوری ہو جائے اور یہ تمنا بھی تھی کہ دونوں کے درمیان کوئی فرق نہ رہے۔ حضرت رسول ﷺ نے اپنے اصحاب میں دو مرتبہ بھائی چارہ قائم کیا۔ پہلی مرتبہ حضرات ابوبکر و عمر بھائی بھائی ہوئے۔ حضرات عثمان و عبدالرحمن بن عوف بھائی بھائی مقرر کیے گئے دوسری مرتبہ حضرات ابوبکر و خاریجہ بن زید میں بھائی چارہ ہوا۔ اور حضرات عمرو و عقیل بن مالک بھائی بنے۔ لیکن امیر المومنینؓ اور دونوں مرتبہ فقط حضرت رسول خدا ﷺ کے بھائی بنے۔ (۱۱۵)

(۱۱۵) رجوع کریں: صحیح (ترندی) ج ۵ ص ۳۰۰-۳۸۰، کفایۃ الطالب (مجتبی شافعی) ص ۱۹۳ و ۱۹۴، طائیدریہ،
بمفصول الہدیۃ (ابن صباغ مالکی) ص ۲۱، تذکرۃ الخواص (سبط بن جوزی) ص ۲۰، ۲۲، ۲۳، ۲۴، المناقب (ابن
مغازلی شافعی) ص ۳۷ ج ۵، ۵۹، ۶۰، ۶۵، المناقب (خوارزمی حنفی) ص ۷، نظم دور الہستین (زرندی حنفی) ص
۹۳ و ۹۵، تاریخ الخلفاء (سیوطی) ص ۱۰۰، سیرۃ (ابن ہشام) ج ۲ ص ۱۰۸، اسد الغابۃ (ابن اثیر) ج ۲ ص ۲۲۱
وج ۳ ص ۳۷، وج ۳ ص ۲۹، ذخائر العقبی (محب الدین طبری) ص ۶۶، شرح نوح و ابراہیم (ابن ابی الہدیہ) ج ۱۸
ص ۲۳، وج ۶ ص ۱۶، مصر با تحقیق محمد ابو الفضل، مقتل الحسین (خوارزمی حنفی) ج ۱ ص ۳۸، اسعاف الراغبین
(صبان) در حاشیہ نور الابصار (فیضی) ص ۱۳۰، المعشانیہ، مجمع الزوائد (طبری) ج ۹ ص ۱۱۲، فتح الملک اعلیٰ
حدیث باب مدیۃ العلم علی (مغربی) ص ۱۹، مصر، الاصابۃ (ابن حجر) ج ۲ ص ۵۰، الاستیعاب (ابن عبر الہر) در
حاشیہ الاصابۃ (ابن حجر) ج ۳ ص ۳۵، ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر) ج ۱ ص ۱۰۳، ح
۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۸، ۱۵۰، ۱۶۷ و ۱۶۸، الطبقات الکبری (ابن سعد) ج ۲ ص ۲۲، منتخب کنز العمال (حق بن ہندی) در
حاشیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۳۰، ۳۵، ۳۶، الریاض النضرۃ (محب الدین طبری) ج ۲ ص ۲۲، ۲۲۱، ۲۲۲ و

<http://fb.com/ranajabirabbas>

میرے بچوں کے باپ ہیں۔ (۱۱۷)

جب آنحضرت ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا (میرے ماں باپ ان پر قربان جائیں) تو آپؐ نے لوگوں سے کہا کہ میرے بھائی کو بلاؤ۔

لوگوں نے امیر المومنینؑ کو بلایا۔ آپؐ نے امیر المومنینؑ سے فرمایا: میرے قریب آؤ۔
امیر المومنینؑ قریب ہوئے۔ حضرت رسول ﷺ کا سر، زانو پر رکھا اور آپؐ سے گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کی روح نے جسم سے مفارقت کی۔ (۱۱۸)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، عَلِيٌّ أَخُو رَسُولِ اللَّهِ

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، محمد خدا کے رسول ہیں اور علیؑ رسول

کے بھائی ہیں۔ (۱۱۹)

(۱۱۷) رجوع کریں: کنز العمال (مقی ہندی) ج ۶ ص ۱۵۴ منتخب کنز العمال (مقی ہندی) درحالیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۳۲۔

(۱۱۸) رجوع کریں: الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) ج ۲ ص ۲۶۳ دار صادر، السائق (خوارزمی) ص ۲۹ ط الحیدریہ و کنز العمال (مقی ہندی) ج ۳ ص ۵۵۔

(۱۱۹) رجوع کریں: حلیۃ الاولیاء (ابو نعیم) ج ۷ ص ۲۵۶، السائق (ابن مغازی شافعی) ص ۹۱ ج ۱۳۳، السائق (خوارزمی حنفی) ص ۸۸، مقتل الحسین (خوارزمی) ج ۱ ص ۳۸، تذکرۃ الخواص (سیوط بن جوزی حنفی) ص ۲۳، ذخائر العقبیٰ (محب الدین طبری) ص ۶۶، بیاض المودۃ (قدوسی حنفی) ص ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱

شب ہجرت جب امیر المومنینؑ بستر رسول ﷺ پر آرام فرما رہے تھے تو خداوند عالم نے جبرائیل و میکائیل پر وحی نازل فرمائی کہ میں نے تمہیں بھائی بنایا ہے اور تم میں سے ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ طولانی کی ہے۔ تم میں سے کون اپنی زندگی دوسرے کو دینے پر آمادہ ہے۔ دونوں نے عذر کیا، زندگی دینا گوارا نہ کی تو خداوند عالم نے وحی فرمائی کہ تم دونوں علیؑ جیسے کیوں نہیں ہو جاتے۔

دیکھو میں نے علیؑ اور محمد ﷺ کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا اور علیؑ بستر رسول پر سو کر اپنی جان فدا کر رہے ہیں اور اپنی زندگی ہلاکت میں ڈال کر حضرت رسولؐ کی زندگی کی حفاظت کر رہے ہیں۔ تم دونوں زمین پر جاؤ اور علیؑ کو ان کے دشمنوں سے بچاؤ۔

دونوں فرشتے اترے۔ جبرائیل سر ہانے اور میکائیل پانچٹی کھڑے ہو گے جبرائیل کہتے جاتے تھے مبارک ہو، مبارک ہو، کون ہے جو آپ کی مثل ہو سکے۔ اے علی ابن ابی طالبؑ، اللہ آپ کے سبب ملائکہ پر فخر و مباہات کر رہا ہے۔ اور اسی موقع پر خداوند عالم نے یہ آیت نازل فرمائی کہ:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ

لوگوں میں کچھ ایسے بندے بھی ہیں جو اپنے نفس کو گوارا دے کر اللہ کی رضا کے لیے اپنی جانیں قربان کر دیتے ہیں خدا ایسے بندوں پر مہربان ہے۔ (۱۲۰)

(۱۲۰) سورہ بقرہ (۲) آیہ ۲۰۷ ہجرت کے موقع پر حضرت علیؑ کا بستر رسولؐ پر سونے کے حوالے سے رجوع کریں: شواہد التنزیل (حکائی خشتی) ج ۱ ص ۶۹ ح ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵،

امیر المومنین رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔

میں خدا کا بندہ ہوں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں۔ میں صدیق اکبر ہوں۔ میرے علاوہ ایسا کہنے والا دروغ گو اور کاذب کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا۔ (۱۲۱)

شورئی والے دن آپ نے عثمان، عبدالرحمن بن عوف، سعد اور زبیر سے فرمایا تھا کہ:

القرید (ابن عبدالربہ مالکی) ج ۵ ص ۲۵۹، اکمال فی تاریخ (ابن اثیر) ج ۲ ص ۱۰۳، ذخائر العقبی (محب الدین طبری) ص ۸۷، مجمع الزوائد (ذہبی) ج ۶ ص ۵۱ ج ۷ ص ۲۷ ج ۹ ص ۱۲۰، شرح نج البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۱۳ ص ۲۶۱-۲۶۲، مصری تحقیق محمد ابوالفضل، ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۱ ص ۱۸۳ ج ۲ ص ۳۳۹ ج ۳ ص ۱۸۶ ج ۴ ص ۲۵۰ ج ۵ ص ۱۹۰ ج ۶ ص ۲۵۱ ج ۷ ص ۱۸۷ ج ۸ ص ۱۸۸ ج ۹ ص ۱۸۹، کتایب الطالب (مجتبی شافعی) ص ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴،

میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم میں میرے علاوہ کوئی ایسا ہے، جسے رسول ﷺ نے اپنا بھائی بنایا ہو۔ اس دن جس دن مسلمانوں میں بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ سب نے کہا: خدا جانتا ہے، آپ کے علاوہ کوئی ایسا نہیں ہے۔ (۱۲۲)

امیر المومنینؓ نے ایک دن عمر بن خطاب سے ان کے زمانہ خلافت میں پوچھا کہ: یہ فرمائیے اگر بنی اسرائیل کی کوئی قوم آپ کے پاس آئے اور ان میں کوئی شخص آپ سے کہے کہ میں موسیٰ کے چچا کا فرزند ہوں، تو کیا آپ اسے اس کے ساتھیوں پر کچھ ترجیح دیں گے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ امیر المومنینؓ نے فرمایا:

خدا کی قسم! میں رسول ﷺ کا بھائی ہوں۔ ان کے چچا کا بیٹا ہوں۔

حضرت عمرؓ نے ردا کا ندھ سے اتار کر بچائی اور بولے:

خدا کی قسم! جب تک ہم لوگ جدا نہ ہوں آپ اس جگہ کے علاوہ کہیں اور نہیں بیٹھ سکتے۔ حضرت علیؓ اس عبا پر بیٹھے رہے اور حضرت عمرؓ کی وہاں موجود تھے اور وہ جدا ہونے تک اسی صورت میں موجود رہے (۱۲۳)

یہ سب رسول اللہ ﷺ کے بھائی اور فرزند عم ہونے کی تعظیم تھی۔

(۳) حضرت رسول ﷺ نے تمام صحابہ کے مسجد میں کھلنے والے دروازے بند کر دیے کیوں کہ مسجد کے اندر جب کی حالت میں جانا جائز نہیں، لیکن حضرت علیؓ کا دروازے کھلا رکھا۔ اور حضرت

(۱۲۲) رجوع کریں: شرح فتح البلاذ (ابن ابی الحدید) ج ۶ ص ۱۶۷ والاستیعاب (ابن عبد البر) در حاشیۃ الاصابۃ (ابن حجر) ج ۳ ص ۳۵۔

(۱۲۳) رجوع کریں: الصواعق المحرقة (ابن حجر شافعی) مقصد نجم، باب یازدہم، آیہ ۱۴ ص ۷۷ اطا الحدید۔

علیؑ کے لیے جنابت کی حالت میں مسجد میں ٹھہرنا جائز و مباح قرار دیا، جیسا کہ ہارون کے لئے مباح تھا۔ لہذا یہ حدیث ہارون کی پوری پوری مشابہت پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی طرف کھلے ہوئے سب کے دروازے بند کرادیے، صرف حضرت علیؑ کا دروازہ کھلا رکھا۔ حضرت علیؑ جب کی حالت میں بھی مسجد میں داخل ہوتے تھے کیونکہ وہی ایک راہ تھی کوئی دوسرا راستہ تھا ہی نہیں۔ (۱۲۳)

حضرت عمر بن خطابؓ سے ایک صحیح حدیث مروی ہے جو مسلم و بخاری کے معیار پر بھی صحیح ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

رسول ﷺ نے علیؑ کو تین چیزیں ایسی مرحمت فرمائیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی مجھے ملی ہوتی تو سرخ اونٹوں کی قطار سے بڑھ کر ہوتی۔ ایک یہ کہ علیؑ کی زوجہ فاطمہؓ دختر رسول ﷺ ہوئیں۔ دوسرے مسجد میں رسول ﷺ کے ساتھ ان کی سکونت اور رسول ﷺ کے لیے جو امور مسجد میں جائز تھے ان کے لیے بھی جائز تھے۔ تیسرے جنگ خیبر میں علم ملنا۔ (۱۲۵)

(۱۲۳) رجوع کریں: مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۲۵ ح ۳۰۶۲ (بাসند صحیح) ط دار المعارف مصر، خصائص امیر المؤمنین (نسائی) ص ۶۳ ط الخیدریہ، ذخائر العقبی (عبد الدین طبری) ص ۸۷، الاصابہ (ابن حجر) ج ۲ ص ۵۰۹، مجمع الرواۃ (بہیقی) ج ۹ ص ۱۲۰، المناقب (خوارزمی) ص ۷۲، ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تازہ و دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۱ ص ۱۸۵ ح ۲۳۹ و ص ۱۸۷ ح ۱۲۵ و ص ۱۹۰ ح ۲۵۱، بیاض المودۃ (قدوزی حنفی) ص ۳۵ ط اسلامبول و فرانسا، المستطین (حموی) ج ۱ ص ۳۲۹۔ بقیہ مدارک کو حوالہ نمبر ۹۳ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۲۵) رجوع کریں: المسود رک (حاکم) ج ۳ ص ۱۲۵ (باسند صحیح) ط انٹرنیٹ، مسند (احمد بن حنبل) ج ۷ ص ۲۱ ح ۷۷۹۷ (باسند صحیح) ط دار المعارف مصر، بیاض المودۃ (قدوزی حنفی) ص ۳۱۰ ط اسلامبول، المناقب (خوارزمی حنفی)

بھائی ہارون کے ذریعے تمھارے بازوؤں کو قوی کر دوں گا اور تم دونوں کے لیے غلبہ قرار دوں گا۔ اے معبود! میں تیرا بندہ اور تیرا رسول محمد ہوں، میرا سینہ کشادہ کر۔ میرے معاملہ کو آسان بنا اور میرے اہل سے علی ؑ کو میرا بھائی اور وزیر قرار دے۔ (۱۲۷)

اس جیسی ایک حدیث بزار نے بھی روایت کی ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ؑ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ارشاد فرمایا کہ: موسیٰ نے خدا سے سوال کیا تھا کہ ہارون کی مدد و معیت میں مسجد کو پاک بنائیں اور میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا ہے کہ تمھاری مدد و معیت میں مسجد کو پاکیزہ کروں۔

پھر آپ نے حضرت ابوبکر کو کھلا بھیجا کہ اپنا دروازہ بند کر دیں۔ اس پر انھوں نے اِنْسَالِہُ وَاِیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور کہا سَمْعًا وَطَاعًا۔ پھر حضرت عمر کو حکم دیا۔ پھر حضرت عباس کو بھی ایسا ہی حکم دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: میں نے اپنی مرضی سے تم لوگوں کے دروازے بند نہیں کرائے اور علی کا دروازہ کھلا نہیں چھوڑا بلکہ خدا نے ایسا کیا ہے۔ (۱۲۸)

حضرت علی ؑ کی ہارون کے مقام و منزلت میں مشابہت کے لیے اتنی حدیثیں کافی ہیں۔

(۱۲۷) رجوع کریں: شواہد الترتیل (حاکم حکاتی حنفی) ج ۱ ص ۱۷۹ ح ۲۳۵، تذکرۃ الخواص (سیوط ابن جوزی حنفی) ص ۱۵، نور الابرار (شلبلی) ص ۱۷۱، المعانیہ بقم درر السطین (زرندی حنفی) ص ۸۷، الفصول المبرہ (ابن صباغ مالکی) ص ۱۰۸، الریاض النضرۃ (محب الدین طبری) ج ۲ ص ۲۱۳ ط ۲، مطالب السؤل (ابن طلحہ شافعی) ج ۱ ص ۸۷ و فرائد السطین (حموی) ج ۱ ص ۱۹۲ ح ۱۵۱۔

(۱۲۸) رجوع کریں: مجمع الزوائد (ہیثمی) ج ۹ ص ۱۱۳، منتخب کنز العمال (متقی ہندی) در حافیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۵۵، کنز العمال (متقی ہندی) ج ۱۵ ص ۱۵۵ ح ۱۲۵۳۶ ط ۲، الخاوی للمختاوی (سیوطی) ج ۲ ص ۵۷ و

وائس چانسز

(۱) بقیہ دلائل کی درخواست۔

خدا آپ کے والدین پر رحمت کرے۔ واقعی آپ کے قرآن و حدیث سے استدلال، بڑے محکم ہیں۔ ان میں فصاحت و بلاغت چھلکتی نظر آتی ہے۔ آپ باقی نصوص کا تذکرہ بھی کریں۔ فضل و برکت آپ میں ہی ہے۔

www.zabirabbas.com
jabir.abbas@yahoo.com
Sabeel-e-Ilm

حق شناس

(۱) آیت ولایت اور اس کا حضرت علیؑ کی

شان میں نزول۔

(۲) حضرت علیؑ کی شان میں نازل

ہونے کی دلیل۔

(۳) استدلال کے ساتھ وضاحت۔

(۱) جی ہاں کلام مجید میں خدا کی محکم آیات میں سے ایک آیت آپ کے لئے تلاوت کرتا ہوں۔ سورہ مائدہ میں آیا ہے:

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ وَمَنْ يَتَوَلَّ
اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ.

بے شک تمہارا ولی خدا ہے اور اس کا رسول ﷺ ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں حالانکہ وہ رکوع میں ہوتے ہیں۔ جو شخص خدا اور اس کے رسول ﷺ اور ان لوگوں کو جو

والی ہے۔ (۱۳۹)

اس میں کوئی شک نہیں کہ جب حضرت علیؑ نے رکوع کی حالت میں سائل کو اپنی انگوٹھی عطا کی تو یہ آیت آپ کی شان میں نازل ہوئی اور اس مورد میں تمام مفسرین کا اتفاق اور اجماع ہے۔ (۱۳۰)

(۱۳۹) سورة مائدة (۵) آيات ۵۵-۵۶.

(۱۳۰) رجوع کریں : شواہد المتزئیل (حاکم حکانی خفی) ج ۱ ص ۶۱ ح ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰ و ۲۴۱ ط بیروت، مناقب علی بن ابی طالب (ابن مغازی شافعی) ص ۳۱۱ ح ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸ و ۳۵۹ کفایہ الطالب (سجّی شافعی) ص ۸۸، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶

(۲) ایک تو اختصار مخطوط ہے، دوسرا یہ مسئلہ روز روشن سے بھی زیادہ واضح ہے، ورنہ ہم وہ تمام صحیح احادیث اکٹھا کر دیتے جو اس آیت کے حضرت علیؓ کی شان میں نازل ہونے کے متعلق مروی ہیں۔ لیکن بحمد اللہ یہ ناقابل انکار حقیقت پر مبنی مطلب ہے۔

ہم صرف ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم نیشاپوری ثعلبی کی تفسیر کا حوالہ دے دیتے ہیں۔ (۱۳۱) جب وہ اپنی تفسیر کبیر میں اس آیت پر پہنچے تو بسلسلہ اسناد جناب ابو زرؓ سے ایک حدیث درج کی ہے کہ جناب ابو زرؓ فرماتے ہیں کہ:

میں نے خود اپنے ان دونوں کانوں سے حضرت رسول اللہؐ سے سنا ہے اگر میں غلط کہتا ہوں تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں اور میں نے اپنی ان آنکھوں سے حضرت رسول اللہؐ کو دیکھا اگر ایسا نہ ہو تو میری دونوں آنکھیں اندھی ہو جائیں حضرت رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ علیؓ نیکو کاروں کے قائد اور کافروں کے قاتل ہیں۔ جو علیؓ کی مدد کرے گا وہ نصرت یافتہ ہوگا اور جو علیؓ کا ساتھ نہ دے گا اس کی مدد نہ کی جائے گی۔

(مفتی ہندی) ج ۱۵ ص ۱۳۶ ج ۳۱۶ ص ۹۵ ج ۲۶۹ ص ۲۵۲ منتخب کنز العمال (مفتی ہندی) درجہ ہادیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۳۸، جامع الاصول (ابن اثیر) ج ۹ ص ۴۷۸، الریاض النضرۃ (محب الدین طبری) ج ۲ ص ۳۰۲ و ۳۰۳، مطالب السؤل (ابن طلحہ شافعی) ج ۱ ص ۸۷، معالم المتوکل (بخاری) درجہ ہادیہ تفسیر الخازن (علاء الدین بغدادی) ج ۲ ص ۵۵ و ۵۶ فرائد السمیعین (حموی) ج ۱ ص ۱۹۰ و ۱۹۱، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸،

آگاہ رہو! میں نے ایک دن حضرت رسول ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ایک سالک نے مسجد میں آکر سوال کیا، کسی نے کچھ نہ دیا۔ حضرت علیؓ حالت رکوع میں تھے۔ آپ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا جس میں انگوشی پہنے ہوئے تھے۔ سالک بڑھا اور اس نے انگوشی اتار لی۔ اس پر حضرت رسول اللہ ﷺ نے خدا کی بارگاہ میں رورود کرو عافا مکی۔

میرے معبود! میرے بھائی موسیٰ نے تجھ سے سوال کیا تھا اور کہا تھا کہ اے میرے معبود! میرے سینہ کو کشادہ فرما۔ میرے معاملہ کو سہل بنا، میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں اور میرے اہل سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا۔ ان کے ذریعہ میری کمر مضبوط کر اسے میرا شریک کار قرار دے تاکہ ہم دونوں تیری زیادہ تسبیح کریں اور بہت زیادہ ذکر کریں تو ہماری حالت کو بخوبی دیکھنے والا ہے (۱۳۲) تو نے ان پر وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ تمہاری تمنائیں پوری کی گئیں اے میرے معبود! میں تیرا نبی ﷺ ہوں میرے سینہ کو بھی کشادہ فرما میرے معاملہ کو سہل کر اور میرے اہل سے علیؓ کو میرا وزیر بنا اس کے ذریعہ میری کمر مضبوط کر..... (۱۳۳)

جناب ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم حضرت رسول کا کلام پورا بھی نہ ہونے پایا تھا کہ جبرائیل امین یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔

(۱۳۲) سورۃ طہ (۲۰) آ ۲۵-۲۵.

(۱۳۳) سورۃ طہ (۲۰) آ ۲۶.

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ۔
اور وہ لوگ جو ایمان لائے جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں جو شخص خدا اور رسول ﷺ اور ایمان لانے والوں سے وابستہ ہوگا تو کوئی شبہ نہیں کہ خدا کی جمیعت ہی غلبہ پانے والی ہے۔ (۱۳۳)

(۳) آپ سے مخفی نہیں ہے (خداوند حق آپے وسیلے سے آپ کی مدد کرے) کہ اس جگہ ولی سے مراد اولیٰ بالتصرف ہی ہے جیسے کہ ہم کہتے ہیں فلاں ولی قاصر ہے، ولی سے مقصود اولیٰ بالتصرف ہے اہل لغت نے تصریح کر دی ہے۔ کُلُّ مَنْ وَلِيَ امْرَأَةً فَهِيَ وَلِيَّتُهَا۔ ہر وہ شخص جو کسی کے معاملات میں متصرف و مختار ہو وہ اس کا ولی ہے۔ لہذا اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ جو تمہارے امور کے مالک و مختار ہیں اور تم سے زیادہ تمہارے امور میں تصرف کا حق رکھتے ہیں وہ خداوند عالم اور اس کا رسول ﷺ اور علیؑ ہیں کیونکہ حضرت علیؑ ہی کی ذات بس ایک ایسی ذات ہے جس میں ایمان، اقامہ نماز اور رکوع کی حالت میں زکات دینے جیسے صفات جمع تھے۔ اور آپ ہی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

خداوند عالم نے اس آیت میں اپنے، اپنے رسول ﷺ اور اپنے ولی کے لیے ایک ہی ساتھ ولایت ثابت کی ہے ہم جانتے ہیں کہ خداوند عالم کی ولایت عام ہے لہذا نبی ﷺ اور ولی کی ولایت خدا کی ولایت جیسی عام ہونا چاہیے۔ یہاں جائز نہیں ہے کہ ولی سے تفسیر یا محبت وغیرہ مراد لیا جائے ورنہ حصر کی کوئی وجہ باقی نہ رہے گی میرے خیال میں مندرجہ بالا مطالب واضح ترین مطالب میں سے ہیں۔

(۱۳۳) الکشف والایمان (ظہابی)، مخطوط، اس آیہ شریفہ کی تفسیر میں۔

وائس چانسز

(۱) لفظ جمع کا مفرد پر کس طرح اطلاق ہوا

ہے؟

بہر حال آپ کے جواب میں کہا جاسکتا ہے کہ لفظ 'وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ
يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ' جمع ہے اور امیر المؤمنین علیہ السلام شخص واحد ہیں۔ لہذا جمع کا اطلاق
مفرد پر کیونکر صحیح ہے؟ بہر حال اگر یہ اعتراض کیا جائے تو اس کا کیا جواب ہے؟

حق شناس

(۱) عرب مفرد کے لئے بھی جمع کی تعبیر

استعمال کیا کرتے ہیں۔

(۲) اس مطلب پر شاہد۔

(۳) آیت کے حوالے سے لطیف اور

دقیق نکتہ۔

(۴) تائید کنندہ نصوص کی طرف اشارہ۔

(۱) اس کا جواب یہ ہے کہ اہل عرب جمع کی تعبیر کو مفرد کے لئے بھی استعمال کیا کرتے ہیں۔

البتہ اس مقام پر ایک قرینہ موجود ہے، جس کا تقاضا ہے کہ اس معنی میں استعمال ہو۔

(۲) اس معنی کا شاہد آیہ مبالغہ ہے (۱۳۵) خداوند عالم نے لفظ ابناء، نساء اور انفس کے الفاظ

استعمال کئے ہیں جو حقیقتاً عموم کے لیے ہیں اور خاص طور پر حسنین و فاطمہ و حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے

استعمال کیے ہیں۔ تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ یہ الفاظ صرف انہی حضرات کے لیے استعمال

(۱۳۵) سورہ آل عمران (۳) آیت ۶۱۔

ہوئے ہیں۔ (۱۳۶) اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ ان کی عظمت شان و جلالت قدر کا اظہار مقصود تھا اور بھی بہت سے نظائر ہیں جو قابل احصاء اور جمع آوری نہیں ہیں (۱۳۷) جب کوئی نکتہ تقاضا کرے تو یہ جمع کو مفرد کی جگہ استعمال کرنے کو جائز سمجھنے کی دلیلیں ہیں۔

(۳) مورد نظر آیہ میں ایک بہت ہی لطیف و باریک نکتہ ہے کہ خداوند عالم نے مفرد لفظ کے بجائے جمع کا لفظ جو استعمال فرمایا ہے تو یہ اکثر لوگوں پر خداوند عالم کا بڑا فضل و کرم اور عنایت ہے۔ کیونکہ دشمنان علیؑ اور اعداء بنی ہاشم اور تمام منافقین اور حسد و کینہ رکھنے والے اس آیت کو بے صیغہ مفرد سننا برداشت کیسے کرتے؟ وہ تو اس طمع میں حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے کہ ممکن ہے کہ کسی دن قسمت چمک اٹھے اور رسول اللہ ﷺ کی آنکھ بند ہونے کے بعد ہم حاکم بن جائیں۔

جب ان کو یہ پتہ چل جاتا کہ خداوند عالم نے حکومت اس تین ہی ذاتوں میں منحصر کر دی، خدا، رسول ﷺ اور علیؑ حاکم ہیں تو وہ مایوس ہو کر نہ معلوم کیا کیا آفتیں برپا کرتے؟ اور اسلام کو کن کن خطرات کا سامنا کرنا پڑتا؟ ان کے فتنہ و فساد ہی کے خوف سے آیت میں باوجود علیؑ کے شخص واحد ہونے کے، جمع کا لفظ استعمال کیا گیا۔ پھر بعد میں رفتہ رفتہ مختلف پیرایہ میں متعدد مقامات پر تصریح ہوتی رہی اور ولایت امیر المومنینؑ بہت سے دلوں پر شاق تھی، اس لیے فوراً ہی کھلا اعلان نہیں کر دیا گیا۔

اگر اس آیت میں مخصوص عبارت لا کر مفرد کا استعمال کر کے آپ کی ولایت کا اعلان کر دیا جاتا تو لوگ کانوں میں انگلیاں دے لیتے اور سرکشی پر تیار ہو جاتے۔ اہل بیتؑ کی شان میں نازل ہونے والی قرآن مجید کی ان تمام آیات میں یہی حکیمانہ انداز جاری و ساری ہے۔

(۱۳۶) اس موضوع کے بہت زیادہ مدارک دیکھنے کے لئے حافیہ نمبر ۲۸ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۳۷) مثلاً آیہ ۷۳ سورہ آل عمران (۳) و آیہ ۱۱ سورہ مائدہ (۵)۔

(۳) ہم نے جن نصوص کا ذکر کیا، یا جن کا ذکر نہیں ہوا، اسی طرح نص غدیر اور نص وصیت وغیرہ کی تاویل نہیں کی جاسکتی، یہ متضاد و متعارض روایتیں، روایات صریحہ سے کم نہیں ہیں۔ ان روایات سے بھی اسی مطلب کی تائید ہوتی ہے۔

بہر حال جو انصاف سے کام لے تو وہ حق پران کو قاطع اولہ اور ساطع و روشن برہان پائے گا۔

www.ziaraat.com
jabir.abbas@yahoo.com
Sabeel-e-Sakina

وائس چانسلر

(۱) تائید کنندہ نصوص پیش کرنے کی

درخواست۔

کاش آپ ہمیں تائید کنندہ نصوص سے بھی آگاہ فرماتے، انہیں کیوں سپرد قریاس نہیں کیا!!!

www.ziara.com
jabir.abbas@yahoo.com
Sabeel-e-Sakina

حق شناس

(۱) تائید کنندہ احادیث میں سے چالیس

حدیثوں کا تذکرہ۔

(۲) حضرت علیؑ کی خلافت والی دلیلوں کا

کوئی معارض نہیں۔

ان تائید کنندہ نصوص سے صرف چالیس حدیثیں پیش کرتے ہیں، امید ہے کہ یہی آپ کے لیے کافی ہوں گی۔

(۱) سرور کائنات ﷺ نے حضرت علیؑ کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور بلند آواز سے ارشاد فرمایا:

هَذَا إِمَامُ الْبَرَّةِ، قَاتِلُ الْفَجْرَةِ، مَنْصُورٌ مِنْ نَصْرَةِ، مَنْحُولٌ
مَنْ خَذَلَهُ. (۱۳۸)

(۱۳۸) اس حدیث کو (حاکم) نے مستدرک کی تیسری جلد کے صفحہ ۱۲۹ پر (جابر) سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے حرید رجوع کریں: کنز العمال (متقی ہندی) ج ۶ ص ۱۵۳ ح ۱۱۶۲۵۲، تفسیر (شاہی) ذیل آیہ ولایت، مناقب علی بن ابی طالب (ابن مخاضی شافعی) ص ۸۴ ح ۱۲۰ و ۱۲۵، المناقب (خوارزمی حنفی) ص ۱۱۱،

یہ علیؑ انیکوں کے امام ہیں اور قاجروں کے قاتل۔ جس نے ان کی مدد کی وہ کامیاب ہوا اور جس نے ان کی مدد سے منہ موڑا اس کی مدد نہ کی جائے گی۔

(۲) آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

مجھے حضرت علیؑ کے متعلق تین چیزوں کی وحی ہوئی ہے۔

إِنَّهُ سَيَكُونُ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحْجَلِينَ (۱۳۹)

ترجمہ: الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۶۲۷ ج ۹۹۶ و ۹۹۷، کفایۃ الطالب (سجی شافعی) ص ۲۲۱ ط النجد ریب، ینایع المودۃ (قدوسی خفی) ص ۷۲، ۱۸۵، ۲۳۳، ۲۵۰، ۲۸۳ ط اسلامبول، المصنوع الہدیۃ (ابن مبارک مالکی) ص ۱۰۸، فتح الملک اعلیٰ بحمد حدیث باب مدینۃ العلم علی (مغربی) ص ۲۵ ط المطبوع الاسلامیۃ از ہر اسعاف الراشعین (مبان) در حلیۃ نور الابصار (شبلنجی) ص ۱۲۳ ط المعتمدیۃ، الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۷۵ ط المبدیۃ مصر، مطالب السؤل (ابن طلحہ شافعی) ج ۱ ص ۸۶، میزان الاعتدال (ذہبی) ج ۱ ص ۱۱۰، الجامع البصیر (سیوطی شافعی) ج ۲ ص ۵۶ ط المبدیۃ مصر، منتخب کتر اہمال (مفتی ہندی) در حلیۃ مسند احمد بن حنبل (ج ۵ ص ۲۹ و ۳۰ و ۳۱) ط المسطین (حموی) ج ۱ ص ۱۵۷ ج ۱۱۹ و ۱۵۸۔

(۱۳۹) (حاکم) نے ج ۳، مستدرک کے صفحہ ۱۳۸ پر ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اس کے علاوہ رجوع کریں: کتر اہمال (مفتی ہندی) ج ۶ ص ۱۵۷ ج ۲۶۲۸، المعجم البصیر (طبرانی) ج ۲ ص ۸۸، الناقب (ابن مبارک شافعی) ص ۶۵ ج ۹۳ ص ۱۰۳ ج ۱۳۶ و ۱۳۷، الناقب (خوارزمی خفی) ص ۲۳۵، نظم درر المسطین (زرندی خفی) ص ۱۱۳، المصنوع الہدیۃ (ابن مبارک مالکی) ص ۱۰۷، مجمع الزوائد (بیہقی) ج ۹ ص ۱۲۱، اسد الغابۃ (ابن اثیر) ج ۱ ص ۶۹ و ج ۳ ص ۱۱۶، ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۲۵۷ ج ۷۷ و ۷۸، ینایع المودۃ (قدوسی خفی) ص ۸۱ ط اسلامبول و ۱۵۷ ط المسطین (حموی) ج ۱ ص ۱۳۳۔

علیؑ مسلمانوں کے سردار ہیں، متقین کے امام ہیں اور روشن جبین اور نورانی افراد کے قائد ہیں۔

(۳) علیؑ کے متعلق مجھے بذریعہ وحی بتایا گیا کہ وہ مسلمانوں کے سردار، متقین کے ولی اور روشن پیشانی والوں کے قائد ہیں۔ (۱۴۰)

(۴) آنحضرت ﷺ نے علیؑ سے فرمایا:

مَرْحَبًا بِسَيِّدِ الْمُسْلِمِينَ ، وَامَامِ الْمُتَّقِينَ . (۱۴۱)

مرحبا اے مسلمانوں کے سردار اور متقین کے امام۔

(۵) پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا:

أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ مِنْ هَذَا الْبَابِ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ ، وَسَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَ يَغْسُوبُ اللَّيْنِ وَ خَاتَمُ الْوَصِيِّينَ وَ قَائِدُ الْفُرَّ الْمُحْجَلِينَ .

پہلا شخص جو اس دروازے سے داخل ہوگا وہ متقین کا امام، مسلمانوں کا

(۱۴۰) رجوع کریں کنز العمال (متقی ہندی) ج ۶ ص ۱۵۷ ح ۱۶۲۳۰، ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۲۵۷ ح ۷۷، الریاض النضرۃ (محب الدین طبری) ج ۲ ص ۲۳۳ ح ۲۷۲، ذخائر العقبی (محب الدین طبری) ص ۷۰ منتخب کنز العمال (متقی ہندی) در حایہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۳۳.

(۱۴۱) رجوع کریں: کنز العمال (متقی ہندی) ج ۶ ص ۱۵۷ ح ۱۶۲۳۰، حلیۃ الاولیاء (ابو نعیم) ج ۱ ص ۶۶، ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۲۳۰ ح ۹۳۹، شرح فتح البلاذ (ابن ابی الحدید) ج ۹ ص ۷۰، اطمر با تحقیق محمد ابوالفضل، لقمہ درر السطین (زندہ خفی) ص ۱۱۵، مطالب السؤل (ابن طلحہ شافعی) ج ۱ ص ۳۶، بیاض المودۃ (قدوسی خفی) ص ۱۸۱ و ۳۱۳ ح ۱۳۱، منتخب کنز العمال (متقی ہندی) در حایہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۵۵ و افراد السطین (حموی) ج ۱ ص ۱۴۵.

سردار، اور دین کا امیر اور وصیوں کا خاتم اور روشن پیشانی والوں کا قائد

ہے۔

سب سے پہلے حضرت علیؑ آئے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو آپ کا چہرہ کھل گیا۔ فوراً علیؑ کو گلے سے لگالیا اور آپ کی پیشانی کا پسینہ پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے:

تم میری طرف سے حقوق ادا کرو گے، تم میرا پیام لوگوں تک پہنچاؤ گے اور میرے بعد جب اختلافات پیدا ہوں گے تو تم ہی راہِ حق واضح کرو گے۔ (۱۳۲)

(۶) پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَهْدَ السِّيِّ فِي عَلِيٍّ أَنَّهُ رَايَةُ الْهَدْيِ، وَ إِمَامُ أُولِيَانِي وَ
نُورٌ مَنْ أَطَاعَنِي وَهُوَ كَلِمَةُ النَّبِيِّ الَّتِي أَلَزَمْتُهَا الْمُتَّقِينَ.
خداوند عالم نے مجھے علیؑ کے متعلق بتا دیا ہے کہ وہ علمِ ہدایت ہیں،
میرے دوستوں کے امام ہیں اور میری اطاعت کرنے والوں کے لیے
نور ہیں۔ علیؑ ہی وہ کلمہ ہیں جسے میں نے متقین کے لیے لازم کر
دیا ہے۔ (۱۳۳)

(۱۳۲) رجوع کریں: شرح نَجِّ الْبَلَاغَةِ (ابن ابی الحدید) ج ۹ ص ۱۶۹ مطبوعہ جامعہ تحقیق محمد ابو الفضل، حلبیہ الاولیاء (ابو
فہیم) ج ۱ ص ۶۳، الناقب (خوارزمی حنفی) ص ۴۲، ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر
شافعی) ج ۲ ص ۴۸۷ ج ۱ ص ۱۰۰، مطالب السؤل (ابن طلحہ شافعی) ج ۱ ص ۶۰، میزان الاعتدال (ذہبی) ج ۱ ص
۶۳، کفایۃ الطالب (عسجدی شافعی) ص ۲۱۲ ط الحیدریہ، بیابج المودۃ (قدوسی حنفی) ص ۳۱۳، ط اسلامبول و فرانک
السطین (حموی) ج ۱ ص ۱۴۵۔

(۱۳۳) رجوع کریں حلبیہ الاولیاء (ابو فہیم اسفہانی) ج ۱ ص ۶۷، شرح نَجِّ الْبَلَاغَةِ (ابن ابی الحدید) ج ۹ ص ۱۶۷
ط مصریہ تحقیق محمد ابو الفضل، الناقب (خوارزمی حنفی) ص ۲۱۵ و ۲۲۰، نظم درر السطین (زرندی حنفی) ص ۱۱۴، ترجمہ

آپ لکھیں کہ مذکورہ بالا چھ حدیثیں حضرت علیؑ کی امامت کے متعلق کتنی صاف اور صریح
نصوص ہیں اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری واجب و لازم ہونے کے روشن ثبوت ہیں۔ ان پر سلام
ہو۔

(۷) پیغمبر اسلامؐ ہاتھ کے ساتھ حضرت علیؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

إِنَّ هَذَا أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِي، وَأَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ،
وَهَذَا الصَّدِيقُ الْأَكْبَرُ، وَهَذَا فَارُوقُ هَذِهِ الْأُمَّةِ، يَفْرِقُ بَيْنَ
الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَهَذَا يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ.

یہ پہلے شخص ہیں جو مجھ پر ایمان لائے۔ قیامت کے دن سب سے پہلے
مجھ سے مصافحہ کریں گے۔ یہی صدیق اکبر ہیں، یہی اس امت کے
فاروق ہیں جو حق کو باطل سے جدا کریں گے یہی مومنین کے سید و سردار
ہیں۔ (۱۳۴)

الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۱۸۹ ح ۶۷۲، المناقب (ابن مغازلی شافعی)
ص ۲۹۶ ح ۶۹، کفایۃ الطالب (گنجی شافعی) ص ۷۳ ط الخیدریہ، نتائج المودۃ (قدوسی خنی) ص ۳۱۲ ط اسلامبول،
مطالب السؤل (ابن طلحہ شافعی) ج ۱ ص ۴۶ و فرماندہ المسلمین (حویلی) ج ۱ ص ۱۴۴، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱

(۸) پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا إِنْ تَمَسَّكُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا أَبَدًا، هَذَا عَلَيَّ فَأَجِبُوهُ بِحَبِي، وَ أَشْكُرُوهُ بِكَرَامَتِي، فَإِنَّ جِبْرَائِيلَ أَمَرَنِي بِالَّذِي قُلْتُ لَكُمْ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

اے گروہ انصار میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو تو کبھی گمراہ نہ ہو۔ دیکھو یہ علیؑ ہیں۔ تم مجھے جس طرح محبوب رکھتے ہو انھیں بھی محبوب رکھنا، میری جیسی عزت کرتے ہو ان کی بھی عزت کرنا یہ بات میں اپنی مرضی سے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ امین وحی، جبریل، خدا کی طرف سے یہ حکم لے کر آئے ہیں۔ (۱۳۵)

دیکھیں کس طرح گمراہ نہ ہونے کو حضرت علیؑ سے متمسک ہونے کیساتھ مشروط کر دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان سے متمسک نہ ہونے والا گمراہ ہے یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ انہیں حکم دیا ہے کہ جتنا مجھے محبوب جانتے ہو علیؑ کو بھی جانو۔ اس کا مطلب اسکے علاوہ اور کچھ نہیں ہے کہ ان کے بعد حضرت علیؑ ہی ولی عہد اور صاحب امر ہیں۔ اس جملے پر تذبذب کریں کہ جو کچھ میں نے کہا ہے کہ جبرائیلؑ خدا کی طرف سے لائے ہیں انشاء اللہ آپ پر حقیقت روشن ہو جائے گی۔

(۱۳۵) رجوع کریں: شرح نہج البلاغۃ (ابن ابی الحدید) ج ۹ ص ۱۷۰ مطبوعہ جامعہ تحقیق محمد ابو الفضل، حلب۔ الاولیاء (ابو نعیم) ج ۱ ص ۱۳۱ السعاده، مجمع الزوائد (ہیثمی) ج ۹ ص ۱۳۲، کفایۃ الطالب (سبکی شافعی) ص ۲۱۰ الحیدریہ، بیابج المودۃ (قدوسی خنی) ص ۳۱۳ اسلامبول، کنز العمال (متقی ہندی) ج ۱۵ ص ۱۲۶، ۲۶۳، ۲۶۳، الریاض النضرۃ (عبد الدین طبری) ج ۲ ص ۲۳۳، مطالب السؤل (ابن طلحہ شافعی) ج ۱ ص ۶۰ و فرائد السمطين (حموی) ج ۱ ص ۱۵۳ ج ۱۹ ص ۱۵۳.

أَنَا ذَا الْحِكْمَةِ، وَعَلَيَّ بَابُهَا.

میں حکمت کا گھر ہوں، علیؑ اس کا دروازہ ہیں۔ (۱۳۷)

(۱۱) حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

عَلَيَّ بَابُ عِلْمِي، وَمُيِّنٌ مِنْ بَعْدِي لِأُمَّتِي مَا أَرْسَلْتُ بِهِ،

حُبِّهِ إِيْمَانٌ، وَبُغْضُهُ نِفَاقٌ. (۱۳۸)

علیؑ میرے علم کا دروازہ ہیں اور میں جن چیزوں کو لے کر مبعوث ہوا،

میرے بعد یہی ان چیزوں کو میری امت سے بیان کریں گے۔ ان کی

محبت ایمان اور ان کا بغض نفاق ہے۔

(۱۲) حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

أَنْتَ تُبَيِّنُ لِأُمَّتِي مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْ بَعْدِي.

(۱۳۷) رجوع کریں صحیح (ترمذی) ج ۵ ص ۳۰۱ ح ۳۸۰۷، طبع الاولیاء (الوفیم) ج ۱ ص ۶۳، مناقب علی بن ابی

طالب (ابن مغازی شافعی) ص ۸۷ ح ۱۲۹، فتح الملک العلیؑ حصہ حدیث باب مدینہ العلم علی (مغربی) ص ۲۲ و ۲۳

لاصر، اسحاق الراغبین (مجان) در حلیہ نور الابصار (فہرستی) ص ۱۳۰ طبع الحاشیہ، ذخائر العقبی (طبری) ص ۷۷،

الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۷۳ طبع المکتبہ، بیاض المودۃ (قدوسی خفی) ص ۷۱ و ۱۸۳ طبع اسلامبول، ترجمہ الامام

علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۳۵۹ ح ۹۸۳، کنوز المحتاج (مناوی) ص ۳۶ ط

بولاق، مصابح السنۃ (بنو) ج ۲ ص ۲۷۵، الریاض المنصرۃ (عبد الدین طبری) ج ۲ ص ۲۵۵ طبع الجامع الصغیر

(سیوطی) ج ۱ ص ۹۳، طبع المکتبہ، منتخب کتبخانہ (متقی ہندی) در حلیہ مستند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۳۰، اللج

الکبیر (نعمانی) ج ۱ ص ۲۷۲، فرائد السمیعین (حموی) ج ۱ ص ۹۹ و کتبخانہ (متقی ہندی) ج ۶ ص ۱۶۳۔

(۱۳۸) رجوع کریں، فتح الملک العلیؑ حصہ حدیث باب مدینہ العلم علی (مغربی) ص ۱۸ طبع الازہر و کتبخانہ (متقی

ہندی) ج ۶ ص ۱۵۶۔

اے علیؑ میرے بعد جب میری امت میں اختلافات ہوں گے تو تم
 ہی راہِ حق واضح کرو گے۔ (۱۳۹)

جو اس حدیث یا اس جیسی دوسری احادیث پر غور کرے تو اس پر یہ حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے
 کہ حضرت علیؑ کی حضرت رسول ﷺ کے نزدیک وہی منزلت تھی جو خود رسول ﷺ کی خدا کے
 نزدیک تھی۔ جیسا کہ خداوند عالم کا ارشاد ہے:

وَمَا أَرْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا يُبَيِّنُ لَكُمْ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ وَ
 هُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ. (۱۵۰)

میں نے تم پر جو کتاب نازل کی وہ صرف اس لیے کہ لوگ جس مسئلہ میں
 اختلاف کریں تم راہِ حق واضح کرو اور یہ کلام مجید ایمان لانے والوں کے
 لیے وجہ ہدایت اور رحمت ہے۔

اور رسول ﷺ نے حضرت علیؑ کے متعلق فرمایا:

تم میری امت کے اختلافات میں مبتلا ہونے کے وقت راہِ حق واضح
 کرو گے۔

(۱۳) حضرت ابو بکر نے حضرت رسول خدا ﷺ سے روایت کی ہے:

(۱۳۹) رجوع کریں: بہ ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۳۸۸ ح ۱۰۰۸ او
 ۱۰۰۹، مثل الحسین (خوارزمی حنفی) ج ۱ ص ۸۶، المناقب (خوارزمی) ص ۲۳۶، کنز العمال (مناوی) ص ۲۰۳ ط
 یلاق، یناصح المودۃ (قدوسی حنفی) ص ۱۸۲ اسلامبول، منتخب کنز العمال (متقی ہندی) در حوالہ مسند (احمد بن
 حنبل) ج ۵ ص ۳۳، کنز العمال (متقی ہندی) ج ۶ ص ۱۵۶، ادا المسند رک (حاکم) ج ۳ ص ۱۲۲ (پاسند صحیح)۔
 (۱۵۰) سورہ بقرہ (۱۶) آ ۶۳۔

۱: ذہن قول اس معزز پیغمبر کا ہے جو صاحب قوت اور صاحب عرش کی بارگاہ کا
 مکین ہے اور وہاں قابل اطاعت اور امین ہے اور تمہارا پیغمبر مجنون نہیں
 ہے۔ (۱۵۴) وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتا اس کا کلام نازل شدہ وحی
 کے مطابق ہے۔ (۱۵۵)

لہذا ان احادیث سے کہاں راہ فرار اختیار کریں گے اور۔ ایسی صحیح احادیث اور صریح نصوص کے
 مقابلے میں آپ کیا فرمائیں گے۔ اگر آپ اس فرض اور عہد کا تصور فرمائیں اور حکیم اسلام کی اس
 گہری حکمت کو سوچیں کہ آپ ایسے موقع پر یعنی فریضہ حج بجالاتے ہوئے مقام عرفات پر لاکھوں
 مسلمانوں کے ہجوم میں یہ اعلان فرماتے ہیں تو آپ پر حقیقت اچھی طرح روشن ہو جائے
 گی۔ حضرت رسول خدا ﷺ کے الفاظ دیکھیے کتنے مختصر ہیں لیکن یہ مختصر الفاظ کتنے جلیل القدر معانی و
 مطالب کو اپنے دامن میں لیے ہوئے ہیں چند الفاظ میں بے پناہ مطالب موجود ہیں فرمایا:

المنائب (ابن مغازلی شافعی) ص ۲۲۱ ج ۲، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱ و
 ۲۸۲ ط اسلامبول، الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۳ ط المیمیہ مصر، اسعاف الراحمین (صان) در حافیہ نور
 الابصار (فہرستی) ص ۱۴۰ ط العثمانیہ، تذکرۃ الخواص (سیوط ابن جوزی حنفی) ص ۳۶، نور الابصار (فہرستی) ص ۲ ط
 العثمانیہ، مصابح السنۃ (بنو) ج ۲ ص ۲۷۵، جامع الاصول (ابن اثیر) ص ۹ ج ۲، ۶۳۸۱، الجامع الصغیر (سیوطی)
 ج ۲ ص ۵۶ ط المیمیہ، الریاض البصرۃ (طبری) ج ۲ ص ۲۲۹ ط ۲ مطالب السؤل (ابن طلحہ شافعی) ج ۱
 ص ۵۰، المشکاۃ (عمری) ج ۳ ص ۲۳۳، منتخب کنز العمال (متقی ہندی) در حافیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۳۰،
 فرائد السمطين (حموی) ج ۱ ص ۵۸ و ۵۹، کنز العمال (متقی ہندی) ج ۶ ص ۱۵۳ ج ۲ ص ۲۳۱ و مسند (احمد بن حنبل)
 ج ۴ ص ۱۶۴

(۱۵۴) سورہ تکویر (۸۱) آیات ۱۹-۲۲

(۱۵۵) سورہ نجم (۵۳) آیات ۳-۴

لَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ.

میرے فرائض کی ادائیگی کسی سے ممکن نہیں سوا میرے یا علیؑ کے۔

اس جملہ کے بعد اب کوئی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی۔ حضرت علیؑ کے علاوہ کسی شخص کے لیے اس بات کی اہلیت اور صلاحیت ہی نہیں ہے کہ وہ کار رسالت سے کسی چیز کی ادائیگی کر سکے، فریضہ تبلیغ میں رسول ﷺ کا ہاتھ بٹا سکے۔ علیؑ کے سوا کوئی خلیفہ، ولی اور قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ حمد و ستائش خدا کے ساتھ مخصوص ہے جس نے ہمیں ہدایت نصیب فرمائی اگر خدا ہمیں ہدایت نہ کرتا تو ہم کبھی بھی ہدایت یافتہ نہ ہو سکتے۔

(۱۶) حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ،

وَمَنْ أَطَاعَ عَلِيًّا فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَى عَلِيًّا فَقَدْ عَصَانِي.

جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے

میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔ جس نے علیؑ کی اطاعت

کی اس نے میری اطاعت کی جس نے علیؑ کی نافرمانی کی اس نے

میری نافرمانی کی۔ (۱۵۶)

(۱۷) حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

يَا عَلِيُّ مَنْ فَارَقَنِي فَقَدْ فَارَقَ اللَّهَ وَمَنْ فَارَقَكَ فَقَدْ فَارَقَنِي.

(۱۵۶) رجوع کریں: المسد رک (حاکم) ج ۳ ص ۱۲۱ و ۱۲۸، ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن

عساکر شافعی) ج ۲ ص ۲۶۸ و ۲۸۸، الریاض النضرۃ (محب الدین طبری) ج ۲ ص ۲۲۰، تاریخ المودۃ (قدوسی

حنفی) ص ۲۰۵ و ۲۱۵، اسلامبول و ذخائر العقبی (طبری) ص ۶۶.

مجموعہ سے دور ہوا۔ (۱۵۷)

مَنْ مَسَّ عَلِيًّا فَقَدْ مَسَّنِي.

جس نے علی کو برا بھلا کہا اس نے مجھے برا بھلا کہا۔ (۱۵۸)

اسکی مانند پیغمبر کا یہ فرمان بھی ہے۔

(۱۵۷) رجوع کریں: المستدرک (حاکم) ج ۳ ص ۱۳۳، ۱۳۶ (باصدیح)، ذخائر العقبی (طبری) ص ۶۶، مجمع الروایہ (یعنی) ج ۹ ص ۱۳۵، ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۲۶۸، ۷۸۹، مناقب علی بن ابی طالب (ابن مغازی شافعی) ص ۳۳۱، ۲۸۸، الریاض النضرۃ (طبری) ج ۲ ص ۲۴۰، ینابيع المودۃ (قدوسی حنفی) ص ۹۱ و ۲۳۳ ط الحیدر، میزان الاعتدال (ذہبی) ج ۲ ص ۱۸ و فرائد السمطين (حموی) ج ۱ ص ۳۰۰ ج ۲ ص ۲۳۸.

(۱۵۸) رجوع کریں: المسجد رک (حاکم) ج ۳ ص ۱۲۱ (بাসنجدج)، تخیص المسجد رک (ذہبی) در ذیل المسجد رک (باسنجدج)، خصائص امیر المؤمنین (نسائی) ص ۲۲۲ ط المقدم مصر، المناقب (خوارزمی شنی) ص ۸۱، ۸۲، ۹۱ و ذخائر العقبی (طبری) ص ۶۶، ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۱۸۴ ح ۶۶۰، مجمع الزوائد (ہیثمی) ج ۹ ص ۱۳۰، تاریخ الخلفاء (سیوطی) ص ۷۳، اسعاف الراغبین (جہان) در حاشیہ نور الابرار (شبلنجی) ص ۱۳۱ ط العثمانیہ، بیابج المودۃ (قدوزی شنی) ص ۳۸، ۱۸۷، ۲۳۶ و ۲۸۲ ط اسلامبول، نور الابرار (شبلنجی شافعی) ص ۳۳ و ۹۹ ط العثمانیہ، الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۷۴ ط المیدیہ، الریاض النضرۃ (طبری) ج ۲ ص ۲۱۹ و ۲۲۰، مشکاة المصابیح (خطیب حمیری) ج ۳ ص ۲۳۵، الفتح الکبیر (نعمانی) ج ۳ ص ۱۹۶، منتخب کنز العمال (متقی ہندی) در حاشیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۳۰، المناقب (ابن مغازی شافعی) ص ۳۹۴ ح ۴۴۷، کفایۃ المحتجب (شافعی) ص ۸۳ ط الحیدریہ، اخبار شعراء الشیعہ (مرزبانی) ص ۳۰ ط الحیدریہ، المقصول المہمۃ (ابن صبار مالکی) ص ۱۱۱، فرائد السطین (حونی) ج ۱ ص ۳۰۲ ح ۲۳۰ و ۲۳۱ و نظم در السطین (زرندی) ص ۱۰۵۔

بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ (۱۶۰)

(۱۶۰) رجوع کرس: المستدرک (حاکم) ج ۳ ص ۱۳۰ (ناسنجد صحیح)، تخیص المستدرک (ذہبی) در ذیل المستدرک

اسی کی مانند خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے آپ فرماتے تھے:

قسم ہے اس ذات کی جس نے زمین سے دانہ کو روئیدہ کیا اور انسان کی روح خلق فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ مجھ سے قول و قرار فرما چکے ہیں کہ مجھے وہی دوست رکھے گا جو مومن ہوگا، وہی دشمن رکھے گا جو منافق ہوگا (۱۶۱)

(بাসند صحیح)، نور الابصار (شبلنجی) ص ۳۷ العثمانیہ، اسعاف الراغبین (صبان) در حاشیہ نور الابصار (شبلنجی) ص ۱۴۱ و ۱۴۲ العثمانیہ، الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۳۷ ط المیمیہ مصر، الاستیعاب (ابن عبد البر) در حاشیہ الاصلیہ (ابن حجر) ج ۳ ص ۳۷ ط السعاده، تذکرۃ الخواص (سیط بن جوزی حنفی) ص ۲۸، یتایع المودۃ (قدوزی حنفی) ص ۲۰۵، ۲۲۰، ۲۸۲، ۳۰۳ ط اسلامبول، اسد الغابۃ (ابن اثیر) ج ۴ ص ۳۸۳، المیزان (ذہبی) ج ۲ ص ۱۲۸ ط السعاده، مجمع الروائد (شبلنجی) ج ۹ ص ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، المناقب (ابن مغازی شافعی) ص ۱۰۹ ج ۱، ۱۵۱، شرح نخب البلاغۃ (ابن ابی الحدید) ج ۹ ص ۱۷۲ ط مصر با تحقیق محمد ابو الفضل، الجامع الصغیر (سیوطی شافعی) ج ۲ ص ۱۳۶ ط المیمیہ، الریاض النضرۃ (طبری) ج ۲ ص ۲۱۸ ط دار الفکر، لیسف مصر منتخب کنز العمال (مفتی ہندی) در حاشیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۳۰

(۱۶۱) رجوع کریں: صحیح (مسلم) ج ۱ ص ۳۸ ط عیسیٰ الخلیس، سنن (نسائی شافعی) ج ۸ ص ۱۱۷، الاستیعاب (ابن عبد البر) در حاشیہ الاصلیہ (ابن حجر) ج ۳ ص ۳۷، الفصول المیمیہ (ابن صباغ مالکی) ص ۱۰۹، ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۱ ص ۱۲۰ ج ۱۶۶ ج ۲ ص ۱۹۱ ج ۶۷، ۶۷۹، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۵، نور الابصار (شبلنجی) ص ۳۷ ط العثمانیہ، تذکرۃ الخواص (سیط بن جوزی حنفی) ص ۲۸، شرح نخب البلاغۃ (ابن ابی الحدید) ج ۹ ص ۲۱۳، ۲۵۱ ط افست بیروت، ذخائر العقبی (طبری) ص ۹۱، یتایع المودۃ (قدوزی حنفی) ص ۴۷، ۳۸، ۲۱۳، ۲۸۲ ط اسلامبول، سنن (ابن ماجہ) ج ۱ ص ۳۲، ۱۱۳ ط خاصائص امیر المؤمنین (نسائی شافعی) ص ۲۷ ط التقدم مصر، مطالب المؤول (ابن طلحہ شافعی) ج ۱ ص ۳۸، نظم درر السطین (زرندی حنفی) ص ۱۰۲، تاریخ الخلفاء (سیوطی) ص ۱۷۰، الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۳۷ ط المیمیہ مصر، اسعاف الراغبین (صبان) در حاشیہ نور الابصار (شبلنجی) ص ۳۰ ط العثمانیہ، کفایہ الطالب (شبلنجی شافعی) ص ۶۸ ط الحدید، المناقب (ابن مغازی شافعی)

(۲۰) حضرت رسول خدا ﷺ حضرت علیؑ سے فرماتے ہیں۔

يَا عَلِيَّ أَنْتَ مَبْدُ فِي الدُّنْيَا، وَمَبْدُ فِي الْآخِرَةِ، حَبِيبُكَ
حَبِيبِي، وَحَبِيبِي حَبِيبُ اللَّهِ، وَعَدُوُّكَ عَدُوِّي، وَعَدُوِّي
عَدُوُّ اللَّهِ، وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَكَ مِنْ بَعْدِي.

تم دنیا میں بھی سید و سردار ہو اور آخرت میں بھی، تمہیں دوست رکھنے والا
مجھے دوست رکھنے والا ہے اور مجھے دوست رکھنے والا خدا کو دوست رکھنے
والا ہے، اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔
ہلاکت و تباہی ہوا سے جو میرے بعد تم سے بغض رکھے۔ (۱۶۲)

(۲۱) حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا: يَا عَلِيَّ طُوبَى لِمَنْ
أَحْبَبَكَ وَصَدَّقَ فِيكَ وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَكَ وَكَذَّبَ
فِيكَ. اے علیؑ! بشارت جنت ہو اسے جو تمہیں دوست رکھے اور

ص ۱۹۲ ج ۲۲ و ۲۳، انساب الاشراف (بلاذری) ج ۲ ص ۹۷، ۲۰، معارج السعد (بنو شافعی) ج ۲ ص ۲۵۵
الریاض النضرۃ (طبری) ج ۲ ص ۱۸۳، کنوز الحقائق (منادی) ص ۱۹۲، طہ بلاق، جامع الاصول (ابن اثیر) ج ۹
ص ۶۳۷، ۶۳۸، مشکاة المعارج (خطیب حمیری) ج ۳ ص ۲۲۲، کنز العمال (متقی ہندی) ج ۱۵ ص ۱۰۵
ج ۲ ص ۳۰۰، و فرائد السمتین (حموی) ج ۱ ص ۱۳۱ و ۱۳۲، نیز حاشیہ نمبر ۲۸۸لاحظہ فرمائیں۔

(۱۶۲) رجوع کریں: المسد رک (حاکم) ج ۳ ص ۱۲۸ ط ۱ (باصدحج)، المناقب (خوارزمی خفی) ص ۲۳۳،
مناقب علی بن ابی طالب (ابن مغازی شافعی) ص ۱۰۳ ج ۱ و ۱۳۵ و ۲۳۰، نور الابصار (طہلانی) ص ۷۲ ط العثمانیہ،
المیزان (ذہبی) ج ۲ ص ۶۱۳، بیان الحج المودۃ (قدوسی خفی) ص ۹۱، ۳۳۸ و ۳۳۹ ط اسلامبول، شرح نخب البلاغۃ (ابن
ابی الحدید) ج ۹ ص ۱۷۱ مصر با تحقیق محمد ابوالفضل، الریاض النضرۃ (طبری) ج ۲ ص ۲۱۹ و ۲۲۰، و فرائد السمتین
حموی) ج ۱ ص ۱۲۸۔

تمہارے معاملہ میں سچائی برتے اور ہلاکت ہو اسے جو تمہیں دشمن رکھے
اور تمہارے متعلق جھوٹ بولے۔ (۱۶۳)

(۲۲) حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ خَيْرًا، وَيَمُوتَ مَيْتَةً، وَيَسْكُنَ جَنَّةَ
الْخُلْدِ الَّتِي وَعَدَنِي رَبِّي، فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَإِنَّهُ لَنْ
يُخَوِّجَكُمْ مِنْ هُدًى، وَلَنْ يُذْخِلَكُمْ فِي ضَلَالَةٍ.

جو شخص میری زندگی جینا اور میری موت مرنا اور سدا بہار باغ جنت میں
(جس کا خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے) رہنا چاہتا ہو وہ علیؑ کو دوست
رکھے کیونکہ علیؑ تم کو راہ ہدایت سے کبھی الگ نہ کریں گے اور نہ ہی کبھی
گمراہی میں ڈالیں گے۔ (۱۶۳)

(۲۳) حضرت رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں:

أَوْصِي مَنْ آمَنَ بِي وَصَلَّيْنِي بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ،
فَمَنْ تَوَلَّاهُ تَوَلَّانِي، وَمَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّى اللَّهَ، وَمَنْ أَحْبَبَهُ

(۱۶۳) رجوع کریں: المسد رک (حاکم) ج ۳ ص ۱۱۳۵ (باصحیح)، نظم در السطین (زندی خفی) ص ۱۰۲،
المفصول المہم (ابن صبار مالکی) ص ۱۱۱ الحدید، ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر
شافعی) ج ۲ ص ۳۱۱ ج ۵ ص ۷۰۶، ذخائر العقبی (طبری) ص ۹۲، الثاقب (خوارزمی خفی) ص ۳۰، ۶۶، مجمع
الزوائد (ہیثمی) ج ۹ ص ۱۳۲، بیاض المودۃ (قدوسی خفی) ص ۹۱ و ۱۱۳، اسلامبول، نور الابصار (فہرستی) ص ۴۲ ط
الاعتقادی، الریاض النضرۃ (طبری) ج ۲ ص ۲۸۵ مصر، منتخب کتبخانہ عمال (مفتی ہندی) در حلیہ مسند (احمد بن
حنبل) ج ۵ ص ۳۲، کنوز الحقائق (مناوی) ص ۲۰۳ بولاق و فرامہ السطین (حمونی) ج ۱ ص ۱۲۹ و ۱۳۱ ج ۳۸،
(۱۶۳) حاشیہ نمبر ۱۳ پر رجوع کریں۔

لَقَدْ أَحْبَبْنِي، وَمَنْ أَحْبَبَنِي لَقَدْ أَحَبَّ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ لَقَدْ أَبْغَضَنِي، وَمَنْ أَبْغَضَنِي لَقَدْ أَبْغَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

میں وصیت کرتا ہوں ہر اس شخص کو جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی کہ علیؑ کا تابع فرمان رہے جس نے علیؑ کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔ اور جس نے علیؑ کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا اور جس نے علیؑ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے خدا سے بغض رکھا۔ (۱۶۵)

(۲۳۷) حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَحْيَا حَيَاتِي، وَيَمُوتَ مَمَاتِي، وَيَسْكُنَ جَنَّتِي، عَدَنٍ غَرْسَهَا رَبِّي، فَلْيَتَوَلَّ عَلِيًّا مِنْ بَعْدِي، وَلْيُؤَاوِلْ وَلِيَّهُ، وَلْيَقْتَدِ بِأَهْلِ بَيْتِي مِنْ بَعْدِي، فَإِنَّهُمْ عِزَّتِي، خَلْقُوا مِنْ طِينَتِي، وَزُزُّوا فَهَمِي وَعِلْمِي، فَوَيْلٌ لِلْمُكَذِّبِينَ بِفَضْلِهِمْ مِنْ أُمِّي، الْقَاطِعِينَ فِيهِمْ صِلَتِي، لَا أَنَا لَهُمْ شَفَاعَتِي.

جسے یہ خوشگوار معلوم ہو کہ میری زندگی جئے اور میری موت مرے اور میرے رب کے بتائے ہوئے باغِ عدن میں رہے وہ میرے بعد علیؑ کو اپنا امیر سمجھے اور علیؑ کے بعد ان کے جانشین کی اطاعت کرے اور

(۱۶۵) حاشیہ نمبر ۱۲ پر رجوع کریں۔

میرے بعد میرے اہل بیت علیہم السلام کی پیروی کرے کیونکہ میرے اہل بیت
میری عترت ہیں، میری طینت سے پیدا ہوئے ہیں، انھیں میرا فہم و علم
بخشا گیا ہے، پس ہلاکت ہو میری امت کے ان لوگوں کے لئے جو
میرے اہل بیت علیہم السلام کے فضل و شرف کو جھٹلائیں اور میری قربت کا خیال نہ
کریں۔ خدا ان کو میری شفاعت سے محروم رکھے۔ (۱۶۶)

(۲۵) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَحْيَا حَيَاتِي، وَيَمُوتَ مِيتِي، وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ أَلَيَّ
وَعَدْنِي رَبِّي، وَهِيَ جَنَّةُ الْخُلْدِ، فَلْيَتَوَلَّ عَلِيًّا وَذُرِّيَّتَهُ مِنْ
بَعْدِهِ، فَإِنَّهُمْ لَنْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ بَابِ هُدًى، وَلَنْ يَدْخُلُواكُمْ
مِنْ بَابِ ضَلَالَةٍ۔

جسے یہ پسند ہو کہ میری زندگی جیے اور میری موت مرے اور اس جنت
میں داخل ہو جس کا میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اور وہ
جنت خلد ہے پس وہ علیؑ اور علیؑ کے بعد ان کی ذریت کی اطاعت
و فرمانبرداری کرے کیونکہ وہ تمہیں راہ راست سے کبھی علیحدہ نہ کریں
گے اور کبھی گمراہی میں نہ ڈالیں گے۔ (۱۶۷)

(۲۶) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا عُمَارُ إِذَا زَايَيْتَ عَلِيًّا قَدْ سَلَكَ وَادِيًا وَسَلَكَ النَّاسُ

(۱۶۸) حاشیہ نمبر ۱۱ پر رجوع کریں۔

(۱۶۹) حاشیہ نمبر ۱۲ پر رجوع کریں۔

وَادِيًا غَيْرَهُ فَاسْلُكْ مَعَ عَلِيٍّ، وَدَعْ النَّاسَ، فَإِنَّهُ لَنْ يَذْلُكَ
عَلِيَّ رَدَى، وَلَنْ يُخْرِجَكَ مِنْ هَدْيٍ.

اے عمار! جب تم علیؑ کو دیکھنا کہ وہ اور کسی راستہ پر جا رہے ہیں اور
لوگ کسی اور راستہ پر چل رہے ہیں تو تم اسی راستہ کو اختیار کرنا جس پر علیؑ
ہیں۔ وہ تمہیں کبھی ہلاکت میں نہ ڈالیں گے نہ کبھی راہ راست سے جدا
کریں گے۔ (۱۶۸)

(۲۷) حضرت ابو بکر کہتے ہیں کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

كَفَى وَكَفَى عَلِيٍّ فِي الْعَدْلِ سَوَاءً.

میرا اور علیؑ کا ہاتھ عدل میں برابر ہے۔ (۱۶۹)

(۲۸) حضرت رسول خدا ﷺ نے حضرت فاطمہ الزہراءؑ سے فرمایا:

يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، أَطْلَعَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ
فَاخْتَارَ رَجُلَيْنِ، أَخْلَصَهُمَا أَبُو كَبٍ وَالْآخِرُ بَغْلَبُ.

اے فاطمہؑ! کیا تم اس سے خوش نہیں ہو کہ خداوند عالم نے روئے زمین

(۱۶۸) رجوع کریں: ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۳ ص ۱۷۰ ج ۱۲۰۸.

النائب (خوارزمی حنفی) ص ۵۷ کنز العمال (متقی ہندی) ج ۶ ص ۱۵۶.

(۱۶۹) رجوع کریں کنز العمال (متقی ہندی) ج ۶ ص ۱۵۳ ج ۲۵۳۹، مناقب علی بن ابی طالب (خوارزمی

حنفی) ص ۲۱۱، ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۳۳۸ ج ۹۳۶، نتائج

المودۃ (قدوسی حنفی) ص ۲۳۳ ط اسلامبول، منتخب کنز العمال (متقی ہندی) در حاشیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص

۳۱، فرائد السطین (حموی) ج ۱ ص ۵۰ و تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) ج ۵ ص ۳۸۳.

کے باشندوں پر ایک نظر کی تو دو شخص منتخب کیے ایک تمھارا باپ دوسرا
تمھارا شوہر۔ (۱۷۰)

(۲۹) حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

أَنَا الْمُنِيرُ، وَعَلِيّ الْهَادِي، وَبِكَ يَا عَلِيُّ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُونَ
مِنْ بَغْدِي.

میں ڈرانے والا ہوں اور علیؑ ہادی ہیں۔ اے علیؑ تمھارے ہی
ذریعہ میرے بعد ہدایت پانے والے ہدایت پائیں گے۔ (۱۷۱)

(۳۰) حضرت رسول اسلام ﷺ نے فرمایا:

يَا عَلِيُّ، لَا يَجِلُّ لِأَخِي أَنْ يَخْنُبَ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرِي
وَعَيْتُكَ. اے علیؑ! میرے اور تمھارے سوا کسی کے لیے جائز نہیں

(۱۷۰) رجوع کریں: المسد رک (حاکم) ج ۳ ص ۱۲۹ (باصدیح) طافست، ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از
تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۱ ص ۲۳۹، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، تذکرۃ الجواس (سبط ابن جوزی حنفی)
ص ۳۰۹ ط الحیدریہ، بیابیح المودۃ (قدوزی حنفی) ص ۴۲۱ ط اسلامبول، کفایۃ الطالب (مجتبی شافعی) ص ۲۹۷ ط
الحیدریہ، کنز العمال (متقی ہندی) ج ۶ ص ۳۹۱ ط ۵۹۹۲ تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) ج ۴ ص ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱

کہ وہ مسجد میں بحالت جنابت جائے۔ (۱۷۲) اسی جیسی حدیث منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَجْنُبَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنَا وَعَلِيٌّ كَيْسِي فَخْصُ كَيْسِي لِي فِي هَذَا الْمَسْجِدِ
میں بحالت جنابت ہو سوائے میرے اور علیؑ کے۔ (۱۷۳)

(۳۱) حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

أَنَا وَهَذَا، يَغْنِي عَلَيْنَا حُجَّةً عَلَى أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (۱۷۴)

(۱۷۲) رجوع کریں: صحیح (ترمذی) ج ۵ ص ۳۰۳ ح ۳۸۱۱، ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۱ ص ۲۶۸ ح ۳۳۱ و ۳۳۲، تذکرۃ الخواص (سیوطی بن جوزی) ص ۴۲، فتح الملک اعلیٰ حصہ حدیث باب مسئلہ العلم علی (مغربی) ص ۱۷۱ مصر، مجمع الزوائد (ہیثمی) ج ۹ ص ۱۱۵، الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۷۳ ط البیہ مصر، تاریخ الخلفاء (سیوطی) ص ۱۷۲، ذخائر العقبیٰ (نور الدین طبری) ص ۷۷، بیانچ المودۃ (قدوزی خنی) ص ۸۷، ۲۱۰ و ۲۸۱ اسلامبول، مصابح المسیح (بنوری) ج ۲ ص ۱۷۶، محمد علی صبیح مصر، جامع الاصول (ابن اثیر) ج ۹ ص ۴۷۴، الریاض النضرہ ج ۲ ص ۲۵۳ ط ۲، مشکاة المصابیح (خطیب حمیری) ج ۳ ص ۲۳۵، منتخب کنز العمال (متقی ہندی) درحالیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۲۹، فتح الکبیر (بہمانی) ج ۳ ص ۳۹۹ و کنز العمال (متقی ہندی) ج ۶ ص ۱۵۹ ط ۱۔

(۱۷۳) رجوع کریں صواعق المحرقة (ابن حجر) باب ۹ ح ۱۳، بیانچ المودۃ (قدوزی خنی) ص ۱۸۲، ۸۷ اسلامبول

(۱۷۴) رجوع کریں: کنز العمال (متقی ہندی) ج ۶ ص ۱۵۷ ح ۱۵۲۶۳۲، مناقب الامام علی بن ابی طالب (ابن مغازی شافعی) ص ۶۷، ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۲۷۳ ح ۹۳، ۷۹۳ و ۷۹۵، بیانچ المودۃ (قدوزی خنی) ص ۲۳۹ ط ۲ اسلامبول، کنوز الحقائق (مناوی) ص ۳۸، الخیر ان (دوبی) ج ۳ ص ۱۲۸، منتخب کنز العمال (متقی ہندی) درحالیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۳۳ و الریاض النضرہ (طبری) ج ۲ ص ۲۵۳۔

میں اور یہ، یعنی علی قیامت کے دن امت پر حجت ہوں گے۔
 قابلِ غور یہ ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نبی کی طرح کیونکر حجت تھے۔ آپ کا بعینہ بنی کی طرح حجت
 ہونا تو اسی وقت صحیح ہو سکتا ہے جبکہ آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ولی عہد ہوں اور آپ کے بعد تمام امور کے
 مالک و مختار ہوں۔

(۳۲) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَكْتُوبٌ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ،
 عَلِيُّ أَخُو رَسُولِ اللَّهِ .

جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے۔ معبود حقیقی بس اللہ ہے اور محمد خدا کے
 رسول ہیں اور علی علیہ السلام اگر رسول کے بھائی ہیں۔ (۱۷۵)

(۳۳) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَكْتُوبٌ عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ،
 أَيْدِيَهُ بِعَلِيٍّ ، وَنَصْرُهُ بِعَلِيٍّ . (۱۷۶)

ساقِ العرش پر لکھا ہوا ہے: معبود حقیقی بس اللہ ہے اور محمد خدا کے رسول

(۱۷۵) حاشیہ نمبر ۱۹ پر رجوع کریں۔

(۱۷۶) رجوع کریں: کنز العمال (مقی ہندی) ج ۶ ص ۱۵۸ ط ۱، شواہد التنزیل (حکامی خفی) ج ۳ ص ۳۳۳ ح
 ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، نظم درراستہ (زرندی خفی) ص ۱۲۰، ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر
 شافعی) ج ۲ ص ۲۵۳ ح ۸۵۷، مجمع الروا (خفی) ج ۹ ص ۱۲۱، حلیۃ الاولیاء (ابوالفیم) ج ۳ ص ۲۶، بیاض المودۃ
 (قدوزی خفی) ص ۱۹ و ۹۴، اسلامبول، منتخب کنز العمال (مقی ہندی) در حاشیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۳۵،
 الریاض البھراء (طبری شافعی) ج ۲ ص ۲۲۷ و ۲۲۸، وفراغ السطین (حموی) ج ۳ ص ۱۸۳ و ۱۸۴.

ہیں جن کو علیؑ کے ذریعہ تعویث بخشیں اور علیؑ سے جن کی مدد کی گئی۔

(۳۳) حضرت رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى نُوحٍ فِي غُرْمِهِ وَإِلَى آدَمَ فِي عِلْمِهِ،
وَإِلَى إِبْرَاهِيمَ فِي حِلْمِهِ، وَإِلَى مُوسَى فِي فِطْنَتِهِ، وَإِلَى
عِيسَى فِي زُهْدِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

جو شخص یہ چاہے کہ نوح علیہ السلام کو ان کے محکم ارادہ میں، آدم علیہ السلام کو ان کے علم
میں، ابراہیم علیہ السلام کو ان کے حلم میں، موسیٰ علیہ السلام کو ان کی تیزی ذہانت میں،
عیسیٰ کو ان کے زہد میں دیکھے اسے چاہیے وہ علی علیہ السلام ابن ابی طالب کی
طرف دیکھے۔ (۱۷۷)

(۳۵) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا عَلِيَّ اِنَّ فِيكَ مِنْ عَيْسَى مَثَلًا اَبْغَضَهُ الْيَهُودُ حَتَّى بُهْتُوا
اُمَّهُ، وَاحْبَبَهُ النَّصَارَى حَتَّى اُنْزِلُوهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَ بِهَا.
اے علیؑ! تم میں عیسیٰ سے مشابہت ہے۔ یہودیوں نے عیسیٰ کو دشمن

(۱۷۷) رجوع کریں: شرح نوح البلاذری (ابن ابی الحدید) ج ۹ ص ۱۶۸ مصر با تحقیق محمد ابو الفضل، بیابح المودۃ (قدوزی خنی) ص ۲۱۲، ۲۱۳، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹،

جس نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت کی یعنی صاحب یاسین تیسرے میری طرف سبقت کرنے والے ہیں اور وہ علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔ (۱۷۹)

(۳۷) حضرت رسول خداؐ نے فرمایا۔

الْفَصِيدُ يَقُونُ ثَلَاثَةً: حَبِيبُ النَّجَّارِ، مُؤْمِنُ آلِ يَاسِينَ، قَالَ: يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ، وَحَزَقِيلَ، مُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ، قَالَ: اتَّقِئْتَلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَهُوَ أَفْضَلُهُمْ. (۱۸۰)

صدق تین ہیں: حبیب بخار، مومن آل یاسین، جنھوں نے کہا تھا کہ اے قوم والو! مرسلین کی اطاعت کرو، دوسرے حزقیل، مومن آل فرعون، جنھوں نے کہا تھا کہ کیا تم کسی شخص کو صرف یہ کہنے پر قتل کر ڈالو گے کہ میرا پروردگار اللہ ہے اور تیسرے علی ابن ابی طالبؑ ہیں، اور وہ تینوں میں افضل ہیں۔

(۱۷۹) رجوع کریں: شواہد المتوکل (حکائی خفی) ج ۲ ص ۲۱۳ ح ۹۲۶ و ۹۲۷، المناقب (خوارزمی خفی) ص ۲۰، الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۴۷ المسند، مصر، مجمع الزوائد (بخاری) ج ۹ ص ۱۰۲، ذخائر المعنی (طبری) ص ۵۸، تاریخ المودۃ (قدوسی خفی) ص ۲۸۲ ط اسلامبول و منتخب کنز العمال (مفتی ہندی) درحالیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۳۰ نیز حاشیہ نمبر ۶۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۸۰) رجوع کریں: الصواعق المحرقة (ابن حجر) باب ۹ فصل ۲ ص ۴۷ ح ۳۱ و ۳۰، شواہد المتوکل (حکائی خفی) ج ۲ ص ۲۲۳ ح ۹۳۸ و ۹۳۹، ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۹ ص ۷۹ ح ۲۸۸ و ۲۸۹، ذخائر المعنی (طبری) ص ۵۶، کفایۃ الطالب (سجستانی شافعی) ص ۱۲۳ ط الحیدریہ، المناقب (خوارزمی خفی) ص ۲۱۵، المناقب (ابن مغازی شافعی) ص ۲۳۵ ح ۲۹۳ و ۲۹۴، الریاض النضرۃ (طبری) ج ۲

(۳۸) حضرت رسول خدا ﷺ حضرت علیؓ سے فرماتے ہیں:

إِنَّ الْأُمَّةَ سَتَغِيرُ بِكَ بَعْدِي، وَأَنْتَ تَعِيشُ مِلَّتِي، وَتَقْتُلُ
عَلَيَّ سُنَّتِي، مَنْ أَحْبَبَكَ أَحْبَبَنِي، وَمَنْ أَبْغَضَكَ أَبْغَضَنِي، وَ
إِنَّ هَذِهِ مَسْخُطٌ مِنْ هَذَا، يَعْنِي لِحَيْتِهِ مِنْ رَأْسِهِ.

میری امت میرے بعد تم سے بے وفائی کرے گی تم میرے ہی دین پر
زندہ رہو گے اور میری ہی سنت پر رہتے ہوئے قتل کیے جاؤ گے۔ جس
نے تمہیں محبوب رکھا اس نے مجھے محبوب رکھا اور جس نے تم سے بغض
رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور تمہاری یہ ڈاڑھی تمہارے سر کے خون
سے رنگین ہوگی۔ (۱۸۱) اور امیر المومنینؓ سے مروی ہے آپ فرماتے
ہیں کہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے مجھے فرمادیا تھا کہ امت اسلام رسولؐ
کے بعد مجھ سے بے وفائی کرے گی۔ (۱۸۲)

ص ۲۰۲، تاریخ المودۃ (قدوسی خلی) ص ۱۲۶، ۱۸۵، ۲۰۲، ۲۲۳، ۲۸۴، ۳۱۵ ط اسلامبول، شرح صحیح البلاغۃ (ابن
ابی الحدید) ج ۹ ص ۱۷۲ ط مصر با تحقیق محمد ابوالفضل، الجامع الصغیر (سیوطی) ج ۲ ص ۳۲ ط المصنف، منتخب کثر الأعمال
(متقی ہندی) در حایہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۳۰۔

(۱۸۱) رجوع کریں المسند رک (حاکم) ج ۳ ص ۱۴۷ (باسند صحیح) تخیص المسند رک (ذہبی) در ذیل المسند رک
(باسند صحیح) کثر الأعمال (متقی ہندی) ج ۶ ص ۱۵۷ ط و منتخب کثر الأعمال (متقی ہندی) در حایہ مسند (احمد بن
حنبل) ج ۵ ص ۳۳۵۔

(۱۸۲) رجوع کریں المسند رک (حاکم) ج ۳ ص ۱۴۰ (باسند صحیح)، تخیص المسند رک (ذہبی) در ذیل المسند رک
(باسند صحیح)، شرح صحیح البلاغۃ (ابن ابی الحدید) ج ۶ ص ۳۵ ط مصر با تحقیق محمد ابوالفضل، تاریخ بغداد (خطیب
بغدادی) ج ۱۱ ص ۲۱۶ والبدایہ والنہایہ (ابن کثیر) ج ۶ ص ۲۱۸ ط مصر۔

ابن عباس سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے امیر المؤمنینؓ سے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد تمہیں بہت مشقتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ حضرت علیؓ نے پوچھا: کہ میرا دین محفوظ رہے گا آپ نے فرمایا کہ ہاں تمہارا دین محفوظ رہے گا۔ (۱۸۳)

(۳۹) ایک دن پیغمبر اسلام ﷺ نے اصحاب کے مجمع میں فرمایا:

إِنَّ مِنْكُمْ يُقَاتِلُ عَلَى قَاوِمِلِ الْقُرْآنِ ، كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَنْزِيلِهِ ، فَاَسْتَشِرُّ لَهَا الْقَوْمَ وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَنَا هُوَ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ عُمَرُ : أَنَا هُوَ؟ قَالَ : لَا ، وَلَكِنْ خَاصَفَ النَّغْلِ يَغْيَبِي عَلِيًّا . ایک دن حضرت رسول خدا ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم میں ایک شخص وہ بھی ہے جو قرآن کی تائید کے متعلق اسی طرح قتال کرے گا جس طرح میں نے اس کی تائید کے متعلق قتال کیا ہے۔ لوگ گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے۔ ان میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر بھی تھے۔ حضرت ابوبکر نے پوچھا وہ شخص میں ہوں یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ حضرت عمر نے پوچھا: میں ہوں یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن وہ جو جوتیوں کو کاٹتے رہا ہے۔ یعنی حضرت علیؓ اس وقت آپ اپنی نعلین مبارک درست کر رہے تھے۔

(۱۸۳) رجوع کریں المسد رک (حاکم) ج ۳ ص ۱۳۰ طیف، تجنیص المسد رک (ذہبی) درذیل المسد رک (حاکم) نظم در السطنین (زرعی حنفی) ص ۱۱۸، منتخب کنز العمال (مثنیٰ ہندی) در حلیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۳۴ و فرامد السطنین (حموی) ج ۱ ص ۳۸۷-۳۱۸۔

ایک حدیث جناب عمار سے منقول ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا:

يَا عَلِيُّ مَسْقَاتُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ، وَأَنْتَ عَلَى الْحَقِّ، فَمَنْ لَمْ
يَنْصُرَكَ يَوْمَئِذٍ فَلَيْسَ مِنِّي.

اے علیؑ! تم پر باغی گروہ سے جنگ کرو گے اور تم حق پر ہو گے اس
دن جو بھی تمہاری مدد نہ کرے گا وہ مجھ سے نہ ہوگا۔ (۱۸۶)

جناب ابو ذر کی حدیث ہے جس میں پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنْ فِيكُمْ لَوْ جُلَا يُقَاتِلُ النَّاسَ مِنْ بَعْدِي
عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ، كَمَا قَاتَلْتُ الْمُشْرِكِينَ عَلَى تَنْزِيلِهِ
إِسْذَاتِ اِقْدَسِ كِيْ حَمِ! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم
میں ایک ایسا شخص بھی ہے جو میرے بعد لوگوں سے تاویل قرآن میں
قتال کرے گا جیسا کہ میں نے مشرکین سے اس کی تنزیل پر قتال کیا
ہے (۱۸۷)

ابو رافع کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

سَيَكُونُ بَعْدِي قَوْمٌ يُقَاتِلُونَ عَلِيًّا، حَقٌّ عَلَى اللَّهِ جِهَاتُهُمْ،

(۱۸۶) رجوع کریں کنز العمال (متقی ہندی) ج ۶ ص ۱۵۵ ح ۱۵۸۸، منتخب کنز العمال (متقی ہندی) درحاشیہ
مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۳۲ و ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۳ ص ۱۷۱
ج ۱۲۰۹

(۱۸۷) رجوع کریں کنز العمال (متقی ہندی) ج ۶ ص ۱۵۵ ح ۱۵۸۸، منتخب کنز العمال (متقی ہندی) درحاشیہ مسند (احمد
بن حنبل) ج ۵ ص ۳۶، السائق (خوارزمی حنفی) ص ۴۲ و کتایہ الطالب (حنفی شافعی) ص ۳۳۳ ح ۱۵۸۸ حیدر۔

فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ جِهَادَهُمْ بِيَدِهِ فَبِلِسَانِهِ، فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ
بِلِسَانِهِ فَبِقَلْبِهِ.

میرے بعد ایک جماعت ایسی بھی ہوگی جو علیؑ سے جنگ کر گئی۔ جو
ان لوگوں سے جہاد کرے اس کا خدا پر حق ہے۔ جو شخص ہاتھ سے جہاد نہ کر
سکے وہ زبان سے کرے اور جو زبان سے نہ کر سکے وہ دل سے
کرے۔ (۱۸۸)

اسی طرح اخضر انصاری کی حدیث ہے جس میں حضرت رسول ﷺ نے فرمایا:
أَنَا أَقَاتِلُ عَلَى تَنْزِيلِ الْقُرْآنِ، عَلَيَّ يُقَاتِلُ عَلِيٌّ تَأْوِيلُهُ
میں تنزیل قرآن کے متعلق قتال کرتا ہوں اور علیؑ تاویل قرآن کے متعلق
قتال کریں گے۔ (۱۸۹)

(۳۰) حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

يَا عَلِيُّ اَخْصِمَكَ بِالنُّبُوَّةِ فَلَا تُبُوَّةَ بَعْدِي، وَتَخْصِمُ النَّاسَ
بِسَبْعٍ وَلَا يُحَاجُّكَ فِيهَا أَحَدٌ مِنْ قُرَيْشٍ، أَنْتَ أَوَّلُهُمْ إِيْمَانًا
بِاللهِ، وَأَوَّلَهُمْ بِعَهْدِ اللهِ، وَأَوَّلُهُمْ بِأَمْرِ اللهِ، وَأَوَّلُهُمْ
بِالسُّوِيَّةِ، وَأَعَدُّ لَهُمْ فِي الرَّعِيَّةِ وَأَبْصَرُهُمْ بِالصَّبِيَّةِ لِقَضِيَّةِ،

(۱۸۸) رجوع کریں کنز العمال (متقی ہندی) ج ۶ ص ۱۵۵ ط ۱ مجمع الزوائد (بخاری) ج ۹ ص ۱۳۴۔ اور اس حدیث
کو ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر) ج ۳ ص ۱۲۳ از النجم الکبیر (طبرانی) ج ۵ ص ۵۱/۵۲
مخطوط میں نقل کیا ہے۔

(۱۸۹) رجوع کریں الامصاب (ابن حجر عسقلانی) ج ۱ ص ۲۵ و بیابح الموده (مقدوسی خنی) ص ۲۳۳ ط اسلامبول

میں سے کسی چیز میں تمہارے برابر نہیں ہے۔ تم سب سے پہلے خدا پر ایمان لانے والے ہو۔ سب سے زیادہ خدا کے وعدے کو پورا کرنے والے ہو، سب سے زیادہ امور خداوندی کو درست کرنے والے ہو، رعیت پر سب سے زیادہ مہربان، بیت المال کو تقسیم کرنے میں سب سے زیادہ انصاف کرنے والے اور خدا کے نزدیک بلحاظ فضل و شرف سب سے عظیم ہو۔ (۱۹۱)

یہ چالیس حدیثیں تھیں جنہیں بیان کرنے کا میں نے وعدہ کیا تھا۔ ان جیسی بے حد و حساب حدیثیں سنن و صحاح میں موجود ہیں۔ سب کی سب اجتماعی طور پر ایک ہی مطلب پر دلالت کرتی ہیں، ان سب کا ماضی بس ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس امت میں ثانی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اس امت پر بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم انھیں وہی حکومت و اقتدار حاصل ہے جو خود رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی زندگی میں حاصل تھا۔

احمد ابن حنبل فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا کی زبان مبارک سے حضرت علی کی شان میں جتنی آیتیں اور حدیثیں وارد ہوئیں ہیں، اتنی کسی اور صحابی کے لئے نہیں ہوئی ہیں۔ (۱۹۲)

(۱۹۱) رجوع کریں کنز العمال (متقی ہندی) ج ۶ ص ۱۵۶ ط ۱، حلیۃ الاولیاء (ابو نعیم اصفہانی) ج ۱ ص ۶۶ فہست ط السعاده و مطالب السؤل (ابن طلحہ شافعی) ج ۱ ص ۹۵۔

(۱۹۲) رجوع کریں المسد رک (حاکم نیشابوری) ج ۳ ص ۱۰۷، تفسیر المسد رک (ذہبی) در ذیل المسد رک (حاکم)، ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۳ ص ۶۳ ح ۱۰۸، شواہد التشریل (حاکم حاکمی حنفی) ج ۱ ص ۱۹ ح ۹۰، المناقب (خوارزمی حنفی) ص ۳ ط النجید، کفایۃ الطالب (مجتبی شافعی) ص ۲۵۳ ط النجید، تاریخ الخلفاء (سیوطی) ص ۱۶۸، نظم درر السطین (زندی حنفی) ص ۸۰ ط القضاء، السواعق المرقدة (ابن حجر عسقلانی) ص ۷۲ ط المسنیہ، بیابح المودہ (قدوسی حنفی) ص ۱۲۱ ط ۵۵، اسلامبول، اکامل فی التاریخ

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ کتاب الہی کی جتنی آیات حضرت علیؑ کے متعلق نازل ہوئی ہیں اتنی کسی اور کے متعلق نہیں ہوئیں۔ (۱۹۳)

پھر دوسری مرتبہ فرمایا: حضرت علیؑ کی شان میں تین سو آیات نازل ہوئی ہیں۔ (۱۹۴)

تیسری مرتبہ فرمایا: خداوند عالم نے جس جس مقام پر: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا؛ فرمایا ہے وہاں راس و رئیس حضرت علیؑ ہیں۔ (۱۹۵) خداوند متعال نے قرآن مجید کی اکثر و بیشتر آیات میں اصحاب پیغمبرؐ پر خطاب فرمایا ہے مگر حضرت علیؑ کا ذکر ہمیشہ اچھائی کے ساتھ کیا ہے۔

(ابن اثیر) ج ۳ ص ۳۹۹، السیرۃ الخلیفہ (طہی شافعی) ج ۲ ص ۲۰۷، السیرۃ الخلیفہ (زین دحلان) در حاشیہ السیرۃ الخلیفہ (طہی شافعی) ج ۲ ص ۱۱، اسعاف الراشعین (صبان) در حاشیہ نور الابصار (طہی شافعی) ص ۱۳۵ ط العثمانیہ، مطالب السؤل (ابن طلحہ شافعی) ج ۱ ص ۸۷، فرائد السطین (حموی) ج ۱ ص ۳۷۹، ج ۲ ص ۳۰۹۔ (۱۹۳) رجوع کریں ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۳۲۰، ج ۳ ص ۹۳۳، بیروت، شواہد المتزیل (حاکم حسانی حنفی) ج ۱ ص ۳۹، ج ۲ ص ۵۳، نور الابصار (طہی شافعی) ص ۷۷ ط العثمانیہ مصر، تاریخ الخلفاء (سیوطی) ص ۱۷۱، الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۷۶ ط المسمیہ مصر، اسعاف الراشعین (صبان) در حاشیہ نور الابصار (طہی شافعی) ص ۱۳۵ ط العثمانیہ۔ (۱۹۴) حاشیہ نمبر ۸۸ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۹۵) رجوع کریں الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۷۶ ط المسمیہ مصر، شواہد المتزیل (حسکانی حنفی) ج ۱ ص ۳۹، ج ۲ ص ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۳۲۰، ج ۳ ص ۹۳۳، ذخائر العقبی (طبری) ص ۸۹، کفایۃ الطالب (طہی شافعی) ص ۱۳۰ ط الحیدریہ، نظم درر السطین (زبدی حنفی) ص ۸۹، نور الابصار (طہی شافعی) ص ۷۷ ط العثمانیہ مصر، تاریخ المودہ (قدوسی حنفی) ص ۲۶، ۲۷، ۲۸ ط اسلامبول، تاریخ الخلفاء (سیوطی شافعی) ص ۱۷۱، مجمع الزوائد (طہی شافعی) ج ۱ ص ۱۱۲، اسعاف الراشعین (صبان) در حاشیہ نور الابصار (طہی شافعی) ص ۱۳۵ ط العثمانیہ، الریاض البصرہ (طبری شافعی) ج ۲ ص ۲۷، ۲۸، ۲۹، منتخب کثر البصائر (مفتی ہندی) در حاشیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۲۸۔

(۲) اس نکتہ کی طرف توجہ ضروری ہے کہ ہمارے مخالفین اپنے طریق سے دوسروں کے فضائل میں کچھ ایسی حدیثیں روایت کرتے ہیں، جن کا ہمارے ہاں کوئی وجود نہیں ہے۔ وہ روایتیں ہمارے نزدیک قابل اعتبار بھی نہیں ہیں اور ہم انہیں ماننے پر بھی تیار نہیں ہیں۔ خواہ وہ ہمارے مخالفین کے نزدیک بہت زیادہ قابل اعتبار ہی کیوں نہ ہوں۔

آپ ملاحظہ فرمائیں کہ ہم آپ کے جواب میں اپنا مقصود ثابت کرنے کے لئے فقط وہ احادیث پیش کرتے ہیں، اور صرف ان احادیث سے استدلال پیش کرتے ہیں جو آپ کی کتابوں میں موجود ہیں اور آپ کے طریق سے مروی ہیں۔ اور ایسی حدیثیں پیش نہیں کرتے جو فقط ہمارے ہاں تو پائی جاتی ہوں اور آپ کے ہاں نہ ہوں۔ جیسے غدیر اور اس جیسی دوسری احادیث۔

اس کے علاوہ ہم نے اس پہلو کو بھی نہیں چھوڑا اور ان احادیث کی چھان بین بھی کی ہے جو دوسروں کے فضائل پر مشتمل ہیں۔ اور جنہیں فقط آپ لوگوں نے ہی بیان کیا ہے۔ اور ہمارے ہاں ان کا وجود تک نہیں ہے۔ لیکن جستجو، تلاش اور سعی کے باوجود کوئی ایسی حدیث نہیں ملی جو ان احادیث کے معارض ہو اور جس سے ان حضرات کے استحقاق امامت یا خلافت کی کوئی دلیل نکل سکتی ہو۔ لہذا آج تک آپ میں سے کسی نے بھی خلفائے ثلاثہ کی خلافت کو صحیح ثابت کرنے کے لئے ان روایات سے استدلال نہیں کیا۔

وائس چانسز

(۱) اہلسنت کے طریق سے حدیث غدیر
پیش کرنے کی درخواست۔

آپؐ نے بار بار حدیث غدیر کا ذکر کیا۔ مہربانی کر کے حدیث غدیر کو اہلسنت کے طرق سے تحریر
فرمائیے تاکہ ہم اس میں تذبذب اور غور و فکر کر سکیں۔

حق شناس

(۱) حدیث غدیر کے موارد میں سے چھ کی طرف اشارہ۔

طبرانی نے اور ان کے علاوہ دیگر محدثین نے بھی ایسے سلسلہ اسناد سے جس کی صحت پر محدثین کا اتفاق و اجماع ہے، زید بن ارقم سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سرور کائنات ﷺ نے غدیر خم میں درختوں کے سائے میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ يَوْشَكُ أَنْ أَدْعِيَ فَأُجِيبُ، وَإِنِّي مُسْتَوَلٌ،
وَأَنْتُمْ مُسْتَوَلُونَ، فَمَاذَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟ قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ
بَلَغْتَ وَجَاهِدْتَ وَنَصَحْتَ، فَجَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا، فَقَالَ:
أَلَيْسَ تَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ
رَسُولُهُ، وَأَنَّ جَنَّتَهُ حَقٌّ، وَنَارُهُ حَقٌّ، وَأَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ، وَأَنَّ
الْبَغْيَ حَقٌّ، وَبَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا، وَأَنَّ
اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ؟ قَالُوا: بَلَى نَشْهَدُ بِكَ، قَالَ:
اللَّهُمَّ اذْكُرْ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ مَوْلَايَ، وَأَنَا
مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنَا أَوْلَى بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ كُنْتُ

مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ. يَغْنِي عَلَيْنَا. اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَاَلَاهُ وَعَادِ مَنْ
عَادَاهُ.

اے لوگو! قریب ہے کہ مجھے بلایا جائے اور مجھے جانا پڑے (۱۹۶) مجھ
سے بھی سوال ہوگا (۱۹۷) اور تم سے بھی پوچھا جائے گا۔ (۱۹۸) تم بتاؤ
تم لوگ کیا کہنے والے ہو۔

سارے مجمع نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے پوری تبلیغ فرمائی۔
ہمیں راہ راست پر لانے کے لیے بے حد جدوجہد کی، ہماری خیر خواہی
میں کوئی کسر نہ اٹھائی۔ خداوند عالم آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔
آپ نے فرمایا: تم اس کی گواہی نہیں دیتے کہ بس معبود حقیقی اللہ تعالیٰ
ہے اور محمد خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور جنت حق ہے۔ جہنم
حق ہے، موت حق ہے، موت کے بعد پھر زندہ ہونا حق ہے اور قیامت
آ کر رہے گی۔ اس کے آنے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ اور یہ کہ خداوند
عالم تمام قبروں سے مردوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے گا۔

(۱۹۶) حضرت نے اپنی رحلت کی خبر دی کہ اب تعین خلیفہ کے سلسلے میں عہد خدا کا وقت آن پہنچا ہے اور اس میں
تاخیر ممکن نہیں ہے۔

(۱۹۷) چونکہ حضرت علیؑ کے خلافت کا اعلان اہل نفاق، حاسد اور کینہ پروروں کے لئے سنگین تھا اس لئے آپؐ فرما
رہے ہیں کہ میں رسول ہوں اور میری تعلیم رت میں اعلان کر کے رہوں گا۔

(۱۹۸) شاید (تم سے بھی پوچھا جائے گا۔) کا اشارہ موقوفوہم انہم مسئولون کی طرف ہو۔ لہذا حاشیہ نمبر ۴۸ کی
طرف رجوع کریں۔

لوگوں نے کہا ہاں ہم گواہی دیتے ہیں (۱۹۹) آنحضرتؐ نے فرمایا
خداوند اتو بھی گواہ رہنا۔ (۲۰۰)

پھر آپؐ نے فرمایا، اے لوگو! خداوند عالم میرا مولیٰ ہے اور میں تمام
مومنین کا مولیٰ ہوں اور میں ان کی جانوں پر ان سے زیادہ قدرت و
اختیار رکھتا ہوں۔ تو یاد رکھنا کہ جس جس کا میں مولیٰ و آقا ہوں۔ یہ یعنی
علیؑ بھی اس کے مولیٰ و آقا ہیں۔

خداوند اتو دوست رکھ اے جو انھیں دوست رکھے اور دشمن رکھ اے جو
انھیں دشمن رکھے پھر آپؐ نے فرمایا:

اے لوگو! میں تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں اور تم بھی حوض کوثر پر آنے
والے ہو۔ وہ ایسا حوض ہے جس کی چوڑائی بصری سے صنعا تک کی
درمیانی مسافت سے بھی زیادہ ہے اس میں چاندی کے اتنے پیالے ہیں
جتنے آسمان پر ستارے۔ جب تم حوض کوثر پر میرے پاس پہنچو گے تو میں
اس وقت تم سے عقلین کے متعلق پوچھوں گا کہ میرے بعد تم نے ان کے
ساتھ کیسا سلوک کیا؟

ثقل اکبر کتاب الہی ہے جس کا ایک کنارہ خدا کے ہاتھوں میں ہے دوسرا

(۱۹۹) اس خطبہ میں تدریک کرنے والوں کے لئے واضح ہو جائے گا کہ اس کا اصلی ہدف یہ تھا کہ بتایا جائے کہ حضرت
علیؑ کی ولایت اصول دین سے ہے۔

(۲۰۰) آپؐ کے کلام میں اس جملے (وَأَنَا أَوْلَىٰ بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ) کی موجودگی بتا رہی ہے اور لفظی قرینہ ہے
کہ مولیٰ سے مراد اولیٰ یا تصرف ہے۔

تمہارے ہاتھوں میں لہذا مضبوطی سے پکڑے رہتا۔ گمراہ نہ ہونا نہ اس میں تغیر و تبدل کرنا، دوسرے میرے عترت و اہلیت ہیں۔ ان کے متعلق خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں کبھی جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ روز قیامت میرے پاس حوض کوثر پہنچیں۔ (۲۰۱)

اور امام حاکم نے مستدرک کے باب مناقب علیؑ میں زید بن ارقم سے ایک حدیث دو طریقوں سے درج کی ہے اور ان دونوں طریقوں کو مسلم و بخاری کے شرائط و معیار پر صحیح قرار دیا ہے۔ زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ:

رسول ﷺ جب حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر پلٹے تو مقام غدیر خم پر اتر پڑے اور کجاووں کا منبر تیار فرما کر بالائے منبر تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا:

مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مجھے بلایا جا رہا ہے اور میں جانے والا ہوں میں تم میں دو گر افقد چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جن میں ایک دوسرے سے بزرگ تر ہے۔ ایک کتاب خدا دوسرے میری عترت۔ اب دیکھنا ہے کہ میرے بعد تمہارا ان دونوں کے ساتھ کیسا سلوک رہتا ہے؟ یہ دونوں کبھی جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچیں۔

پھر آپ نے فرمایا:

(۲۰۱) رجوع کریں الصواعق المحرقة (ابن جریر طبری کی شافعی) ص ۲۵ ط البیہ (باصدح)، مجمع الزوائد (ابن حبان شافعی) ج ۹ ص ۱۶۳، ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۴۵ ح ۵۳۵، کنز العمال (متقی ہندی) ج ۱ ص ۱۶۸ ح ۹۵۹، نوادر الاصول (حکیم ترمذی شافعی) ص ۱۸۹ ط مصر و بیاض المودہ (قدوسی حنفی) ص ۳۷ ط اسلامبول۔

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَوْلَانِي ، وَأَنَا مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ
عَلِيٍّ عليه السلام . فَقَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ ، أَللَّهُمَّ وَالِ مَنْ
وَالِ الْآلَةَ ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ .

خداوند عالم میرا مولیٰ ہے اور میں ہر مومن کا مولیٰ ہوں۔ پھر آنحضرتؐ
نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: جس جس کا میں مولیٰ ہوں
اس کے یہ مولیٰ ہیں۔ خداوند اتو دوست رکھ اس کو جو ان کو دوست رکھے
اور دشمن رکھ اس کو جو ان کو دشمن رکھے۔

یہ پوری طولانی حدیث امام حاکم نے درج کی ہے (۲۰۲) ذہبی نے اپنی تلخیص میں اسکا آخری
حصہ درج نہیں کیا۔ اسی حدیث کو امام حاکم نے زید بن ارقم کے حالات لکھتے ہوئے دوبارہ لکھا ہے اور
اس کے صحیح ہونے کی وضاحت بھی کر دی ہے۔ علامہ ذہبی (باوجود متعصب ہونے کے) نے بھی
تلخیص مستدرک کے اسی باب میں اس کو درج کیا ہے اور اس کے صحیح ہونے کی صراحت کی
ہے۔ (۲۰۳)

اور امام احمد نے زید بن ارقم سے روایت کر کے یہ حدیث لکھی ہے وہ فرماتے ہیں کہ: ہم لوگ
رسول ﷺ کے ساتھ ایک وادی میں اترے۔ جسے وادی خم کہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے نماز کا
حکم دیا اور سخت گرمی میں نماز ادا ہوئی۔

(۲۰۲) (مجموع کریں المسند رک (حاکم نیشاپوری) ج ۳ ص ۱۰۹۔

(۲۰۳) (مجموع کریں المسند رک (حاکم) ج ۳ ص ۵۳۳ (با سند صحیح)، تلخیص المسند رک (ذہبی) در ذیل
مستدرک (با سند صحیح)، خصائص امیر المؤمنین (نسائی) ص ۹۳ الحدید، المناقب (خوارزمی خفی) ص ۹۳ ط
الحدید، ریاض المودود (قدوسی خفی) ص ۳۲ ط اسلامبول و کنز العمال (متقی ہندی) ج ۱ ص ۹۱ ح ۲۵۵۵۔

حضرت رسول خدا ﷺ کے لیے ایک درخت پر کپڑا ڈال کر سایہ کر دیا گیا تھا آپ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

الَسُّعْمُ تَعْلَمُونَ أَوْ لَسْتُمْ تَشْهَلُونَ إِنِّي أُولَىٰ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَىٰ، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

کیا تم نہیں جانتے، اور کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مومن پر اس سے زیادہ تصرف و اقتدار رکھتا ہوں۔ لوگوں نے کہا بے شک۔ آپ نے فرمایا: تو جس کا میں مولیٰ ہوں علیؑ اس کے مولیٰ ہیں۔ خداوند! تو دوست رکھ اس کو جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اس کو جو ان کو دشمن رکھے۔ (۲۰۴)

امام نسائی زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جب حضرت رسول خدا ﷺ آخری حج سے فارغ ہو کر پلٹے اور مقام غدیر خم پر اترے، وہاں آپ نے کجاووں کا منبر تیار کرایا۔ اور اس پر جا کر ارشاد فرمایا:

كَأَنِّي ذُعِيتُ فَأَجَبْتُ، وَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ، أَخَذَهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخِرِ، كِتَابَ اللَّهِ وَعَشْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلِفُونِي فِيهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّىٰ يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ مَوْلَانِي، وَأَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ، ثُمَّ

(۲۰۴) رجوع کریں مسند (احمد بن حنبل) ج ۳ ص ۳۷۲ و ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۳ ص ۳۴۲ ح ۵۴۳۔

إِنَّهُ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ.....

مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ مجھے بلایا گیا ہے اور میں جانے والا ہوں، میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جن میں سے ایک دوسرے سے بزرگ تر ہے، ایک کتاب خدا اور دوسرے میرے اہل بیت علیہم السلام۔ اب دیکھنا ہے کہ تم ان دونوں سے کیا طرز عمل اختیار کرتے ہو۔ یہ دونوں کبھی جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ خدا میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا مولا ہوں۔ پھر آپ نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: جس کا میں دلی ہوں علی علیہ السلام اس کے دلی ہیں۔ خداوند اتو دوست رکھ اس کو جو ان کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اس کو جو ان کو دشمن رکھے۔

ابو الطفیل کہتے ہیں کہ میں نے زید سے پوچھا کہ آپ نے خود حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا فرماتے ہوئے سنا ہے (۲۰۵)؟ زید نے جواب دیا: مجمع میں جتنے لوگ موجود تھے سب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے اور اپنے کانوں سے آپ کے الفاظ سن رہے تھے۔ (۲۰۶)

(۲۰۵) ابو الطفیل کی بات سے معلوم ہوتا ہے کہ امت حیران تھی کی غدير میں واضح اعلان کے بعد کس طرح حضرت علی کو نظر انداز کیا گیا۔

(۲۰۶) رجوع کریں خصائص امیر المؤمنین (نسائی شافعی) ص ۲۱ مقدم مصر، ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۳۶ ج ۵۳۳، انساب الاشراف (بلاذری) ج ۲ ص ۳۱۵، المناقب (خوارزمی) ص ۹۳ و کنز العمال (محقق ہندی) ج ۱۵ ص ۹۱۔

امام مسلم نے بھی اس حدیث کو باب فضائل امیر المؤمنین علیہ السلام میں زید بن ارقم سے متعدد طریقوں سے نقل کیا لیکن انھوں نے عبارت مختصر اور قطع و برید کر کے لکھی ہے (۲۰۷) اور یہ کوئی نئی بات نہیں، وہ ایسا کرتے رہتے ہیں۔

امام احمد نے براء بن عازب کی حدیث دو طریقوں سے لکھی ہے۔ براء بن عازب کہتے ہیں کہ: ہم لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ ہم لوگ اثناء راہ میں مقام غدیر خم پر اتارے۔ نماز جماعت کا اعلان ہوا، درختوں پر چادر تان کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سایہ کیا گیا۔ آپ نے ظہر کی نماز پڑھی اور پھر حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر جمع سے خطاب کیا:

اَلْسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اِنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، قَالُوْا: بَلٰى
 قَالَ: اَلْسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اِنِّيْ اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ، قَالُوْا:
 بَلٰى، قَالَ: فَاَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاہٗ فَعَلِيٌّ
 مَوْلَاہٗ.

کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ قدرت و اختیار رکھتا ہوں۔ لوگوں نے کہا: بے شک، آپ نے پھر پوچھا: کیا تم نہیں جانتے کہ میں ہر مومن کی جان کا ان سے زیادہ مالک ہوں، لوگوں نے کہا: بے شک، تو آپ نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ جس جس کا میں مولیٰ ہوں، علی علیہ السلام اس کے مولیٰ ہیں۔ خداوند اتو دوست رکھ اس کو جو ان کو دوست رکھے اور دشمن رکھے اس کو جو ان کو دشمن رکھے۔

براء بن عازب کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عمر، حضرت علی علیہ السلام کی ملاقات کو آئے اور کہا:

(۲۰۷) رجوع کریں صحیح (مسلم) ج ۲ ص ۳۶۲ بحیثی الجلی مصر ج ۷ ص ۱۲۲ علی صبیح مصر۔

مبارک ہو آپ کو اے علیؑ امین ابی طالب، آپ ہر مومن و مومنہ کے مولیٰ ہو گئے (۲۰۸)
امام نسائی عاتقہ بنت سعد سے روایت کرتے ہیں و فرماتی ہیں کہ: میں نے اپنے باپ کو کہتے سنا کہ
میں نے یوم جھ رسول ﷺ سے سنا۔ رسول ﷺ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور خطبہ ارشاد
فرمایا جس میں حمد و ثناء الہی کے بعد ارشاد فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي وَلِيُّكُمْ قَالُوا: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ
عَلَيْهِ، فَقَالَ: هَذَا وَلِيِّي وَيُؤَدِّي عَنِّي دَيْنِي، وَأَنَا مُوَالِي مَنْ
وَالَاَهُ وَ مُعَادٍ مِنْ غَاذَاهُ.

اے لوگو! میں تمہارا ولی ہوں، لوگوں نے کہا بے شک یا رسول اللہ ﷺ
آپ سچ فرماتے ہیں۔ پھر آپ نے حضرت علیؑ کو ادعا کر کے فرمایا
کہ یہ میرے ولی ہیں اور میرے مرنے کے بعد میرے قرض ادا کریں
گے۔ جو ان کو دوست رکھے گا اس کا میں دوست ہوں اور جو ان کو دشمن
رکھے گا اس کا میں دشمن ہوں۔ (۲۰۹)

سعد سے یہ حدیث بھی مروی ہے۔ سعد کہتے ہیں کہ: ہم رسول ﷺ کے ساتھ تھے جب
آپ مقام غدیر خم پر پہنچے لوگوں کو ٹھہرایا۔ جو آگے بڑھ چکے تھے ان کو واپس بلایا۔ جو پیچھے تھے ان کا
انتظار کیا جب سب جمع ہو گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

(۲۰۸) رجوع کریں مسند (احمد بن حنبل) ج ۳ ص ۲۸۱، ذخائر العقبی (طبری شافعی) ص ۶۷، الریاض النضرہ
(طبری شافعی) ج ۲ ص ۲۲۳، المفصول المہمہ (ابن صباغ مالکی) ص ۲۲، الحادی للفتاوی (جلال الدین سیوطی
شافعی) ج ۱ ص ۱۲۲، اذکر الأعمال (حق بن ہندی) ج ۱ ص ۱۱۷، ۲۵۳۳۵۔
(۲۰۹) رجوع کریں خصائص امیر المؤمنین (نسائی) ص ۱۰۱، الہدایہ والبدایہ (ابن کثیر) ج ۵ ص ۲۱۲۔

أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ وَلِيَّكُمْ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ
فَأَقَامَهُ، ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلِيَّهُ، فَهَذَا وَلِيُّهُ، اللَّهُمَّ
وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَغَادِ مَنْ غَادَاهُ.

اے لوگو! تمہارا ولی کون ہے؟ لوگوں نے کہا: کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ
یہ سکر آپ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں کھڑا کیا اور ارشاد فرمایا۔
اللہ و رسول ﷺ جس کے ولی ہیں یہ بھی اس کے ولی ہیں۔ خداوند! تو
دوست رکھ اس کو جو ان کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اس کو جو ان کو دشمن
رکھے۔ (۳۱۰)

واقعہ غدیر کے متعلق اس قدر حدیثیں موجود ہیں جنکا احصاء ممکن نہیں ہے (۳۱۱) اور وہ سب کی
سب صریح نصوص ہیں کہ حضرت علیؑ آپ کے ولی عہد تھے اور آپ کے بعد آپ کے جملہ امور کے
مالک و مختار بھی آپ ہی تھے۔

جیسا کہ فضل بن عباس ابن ابی لہب کا ایک شعر بھی ہے۔

وَكَانَ وَلِيُّ الْعَهْدِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ

عَلِيٍّ وَفِي كُلِّ الْمَوَاطِنِ صَاحِبُهُ

(۳۱۰) رجوع کریں خصائص امیر المؤمنین (نسائی) ص ۱۰۱ الحدید ریہ فرائد السطین (حموی) ج ۱ ص ۷۰ و ترجمہ
الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۵۳ ح ۵۵۲۔

(۳۱۱) رجوع کریں القدر (علامہ امینی) ج ۱ ص ۱۲-۲۱۳ ط بیروت، عبقات الانوار (میر حامد حسین) دو جلد در
حدیث غدیر۔ طائند، قایہ المرام (علامہ بحرانی) و ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی)
ج ۲ ص ۵-۹۰۔

رسول ﷺ کے ولی عہد حضرت علی ابن ابی طالب ہیں اور ہر مقام پر آپ کے رفیق کار بھی آپ ہی ہیں۔ (۲۱۲)

www.ziaraat.com
jabir.abbas@yahoo.com
Sabeel-e-Sakina

(۲۱۲) یہ اشعار جناب فضل بن عباس نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے جواب میں کہے ہیں محمود رافعی نے انہیں شرح ہاشمیات کے مقدمے میں صفحہ نمبر ۸ پر درج کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

وائس چانسلر

(۱) آیا حدیث غدیر متواتر ہے؟

اگر اس چیز کی طرف توجہ رکھیں کہ امامت شیخو حضرات کے نزدیک اصول دین سے ہے۔ اور یہ بتائیں کہ کیا حدیث غدیر متواتر ہے کہ آپ اس سے استدلال فرما رہے ہیں؟ اگرچہ یہ حدیث صحیح طریقوں سے ثابت اور مسلم ہے۔

www.ziaraat.com
jabir.abbas@yahoo.com
Sabeel-e-Salawat

حق شناس

(۱) طبعی قوانین حدیث غدیر کے متواتر ہونے کا تقاضا کرتے ہیں۔

(۲) حدیث غدیر پر خدا کی عنایت۔

(۳) حدیث غدیر پر رسول خدا کی عنایت۔

(۴) حدیث غدیر پر امیر المؤمنین کی عنایت۔

(۵) حدیث غدیر پر سید الشہداء کی عنایت۔

(۶) حدیث غدیر پر نو اماموں کی عنایت۔

(۷) حدیث غدیر پر شیعوں کی عنایت۔

(۸) اہلسنت کے طریق سے حدیث غدیر کا

تواتر۔

(۱) غیر شیعہ کہتے ہیں کہ مسئلہ خلافت و امامت کو ہر صحیح حدیث کے ذریعے ثابت کیا جاسکتا ہے خواہ متواتر ہو یا نہ ہو۔ ہم اس طرح استدلال کرتے ہیں کہ آپ کے مسلک کے مطابق کم از کم یہ

حدیث صحیح تو ہے لہذا اسے مانیں۔

مزید یہ کہ یہ حدیث متواتر ہے۔ اور حدیث غدیر کا متواتر ہونا تو ایسا یقینی امر ہے جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں۔ (۲۱۳)

(۲۱۳) اہل سنت میں سے جن لوگوں نے حدیث غدیر کے قواتر کا اعتراف کیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ جلال الدین سیوطی شافعی نے ”الغواہد المصنوعہ فی الاخبار المتواترۃ“ اور ”الازہار المتناثرۃ فی الاخبار المتواترۃ“ میں۔ کلام سیوطی میں قواتر حدیث غدیر کا علامہ منادی نے ”التیسیر فی شرح الجامع الصغیر“ ج ۲ ص ۴۴۲ اور علامہ عزیزی نے ”شرح الجامع الصغیر“ ج ۳ ص ۳۶۰ پر تذکرہ کیا ہے۔

۲۔ ملاحی قاری خنی نے ”الرقاۃ شرح المحکاۃ“ ج ۵ ص ۵۶۸۔

۳۔ جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ شیرازی نے ”الاربعین“ منظوم۔ رجوع کریں ”خلاصہ عبقات الانوار“ (سید علی میلانی) ج ۶ ص ۱۲۳۔

۴۔ منادی شافعی نے ”التیسیر فی شرح الجامع الصغیر“ ج ۲ ص ۴۴۲۔

۵۔ میرزا محمد بن میر عبدالباقی نے ”الواقف علی الروافض“ میں۔ رجوع کریں ”خلاصہ عبقات الانوار“ (سید علی میلانی) ج ۶ ص ۱۲۱۔

۶۔ محمد بن اسماعیل بمانی صناعتی نے ”الروضۃ الندیۃ“ میں۔ رجوع کریں ”احقاق الحق“ (علامہ نور اللہ تسری) ج ۶ ص ۲۹۴ و ”خلاصہ عبقات الانوار“ (سید علی میلانی) ج ۶ ص ۱۲۶۔

۷۔ محمد صدق عالم نے ”معارض العلی فی مناقب المرتضیٰ“ میں۔ رجوع کریں ”خلاصہ عبقات الانوار“ (سید علی میلانی) ج ۶ ص ۱۲۷۔

۸۔ شیخ عبد اللہ شافعی نے ”الاربعین“ میں۔

۹۔ شیخ عیاد الدین مقبلی نے ”الابحاث المسدودۃ فی الفنون المسدودۃ“ میں۔ رجوع کریں ”خلاصہ عبقات الانوار“ (سید علی میلانی) ج ۶ ص ۱۲۵۔

۱۰۔ ابن کثیر دمشقی نے اہل تاریخ (البدایہ والنہایہ) میں محمد بن جریر طبری کے حالات لکھتے ہوئے تذکرہ کیا ہے۔

۱۱۔ ابو عبد اللہ حافظ ذہبی کے حدیث غدیر کے قواتر کے حوالہ سے ذکر کئے گئے کلام کو ابن کثیر نے اپنی تاریخ ج ۵ ص ۲۱۳-۲۱۴ میں نقل کیا ہے۔

۱۲۔ حافظ ابن جزری حدیث غدیر کے قواتر کو اپنی کتاب ”اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب“ ص ۴۸ پر ذکر کیا ہے۔

۱۳۔ شیخ حسام الدین متقی نے ”مختصر قطف الازہار المستاثرة“ میں۔

۱۴۔ ثناء اللہ پانی پتی نے ”السیب السلول“ میں۔ رجوع کریں ”عجبات الانوار“ ج ۶ ص ۱۲۷۔

۱۵۔ محمد بن لکھنوی نے ”وسیلۃ التجاہۃ فی فضائل السادات“ کے ص ۱۰۴ پر۔ ان کے علاوہ دوسرے افراد کو احقاق الحق

(قاضی نور اللہ تسری) ج ۲ ص ۴۲۳، عجبات الانوار (میر حامد حسین موسوی ہندی)، ولفغیر (علامہ امینی) ج ۱ ط

بیروت میں دیکھیں۔ حدیث غدیر بہت سے طرق سے نقل کی گئی ہے۔

۱۔ احمد بن حنبل سے ۴۰ طریق

۲۔ ابن جریر طبری سے ۷ طریق

۳۔ جریر مرقی سے ۸۰ طریق

۴۔ ابن عساکر کوفی سے ۱۰۵ طریق

۵۔ ابوسعید جستانی سے ۱۴۰ طریق

۶۔ ابوبکر حبابی سے ۱۲۵ طریق

۷۔ محمد بن یحییٰ سے ۱۵۰ طریق۔ رجوع کریں القدیر (علامہ امینی) ج ۱ ص ۱۴۔

۸۔ ابوالطام عطار ہمدانی سے ۲۵۰ طریق۔ رجوع کریں القدیر (علامہ امینی)، ج ۱ ص ۱۵۸۔

۹۔ مسعود جستانی نے حدیث غدیر کو ۱۱۳۰ اسناد سے روایت کیا ہے۔

۱۰۔ شیخ عبد اللہ شافعی نے اپنی کتاب ”الناقب“ ص ۱۰۸ کے خطی نسخہ میں کہا ہے کہ یہ حدیث یعنی ”حدیث غدیر“ تو

قواتر کی حد سے گزر چکی ہے حتیٰ اتنی تعداد میں کسی اور خبر کے طرق بیان نہیں ہوئے۔ رجوع کریں احقاق الحق

(تسری) ج ۶ ص ۲۹۰۔

اس کے تو اثر پر انسانی فطرت گواہ ہے۔ خدا نے اسے اس طرح قرار دیا ہے کہ اسے ہزاروں لوگوں کی نظروں کے سامنے پیش کیا جائے مختلف علاقوں سے آنے والے ہزاروں لوگ اسے سکر جائیں اور دوسروں کو بتائیں۔ (۲۱۴)

خصوصاً اگر ایسا واقعہ قیامت تک اس خاندان کے بزرگوں کے متعلق ہو کہ اسے ہر جگہ پر پہنچنا چاہیے۔ (۲۱۵)

(۲۱۴) ”غدير خم“ میں حضرت پیامبر گرامی ﷺ کے ساتھ موجود لوگوں کی تعداد کے متعلق مختلف اقوال ہیں: بعض کے نزدیک ۱۹۰۰۰۰ افراد، بعض کے نزدیک ۱۱۳۰۰۰ افراد، ۳ تیسرا قول ۱۱۴۰۰۰۰ افراد کا ہے۔ ۴۔ بعض نے ۱۱۳۰۰۰ افراد بیان کئے ہیں، اس سے زیادہ تعداد ذکر کرنے والے بھی موجود ہیں۔ رجوع کریں تذکرۃ الخواص (سبط بن جوزی حنفی) ص ۳۰، السیرۃ الکلبیہ (علی بن برہان الدین طبری) ج ۳ ص ۲۵۷، السیرۃ النبویہ (زین دحلان) در حاشیہ السیرۃ الکلبیہ (طبری شافعی) ج ۳ ص ۳۳ والفندیہ (علامہ حنفی) ج ۱ ص ۹۔

(۲۱۵) حدیث غدیر کے حوالے سے احتجاج

- ۱۔ عاشورہ کے دن حضرت امیر المؤمنین کا احتجاج
- ۲۔ حضرت عثمان کے حکومت کے ایام میں حضرت امیر المؤمنین کا احتجاج
- ۳۔ کوفہ میں وجہ کے دن حضرت امیر المؤمنین کا احتجاج
- ۴۔ جنگ جمل کے دن حضرت امیر المؤمنین کا احتجاج
- ۵۔ کوفہ میں حدیث رکبان کا احتجاج
- ۶۔ جنگ صفین کے دن حضرت امیر المؤمنین کا احتجاج
- ۷۔ حضرت رسول خدا کی دختر جناب فاطمہ کا حدیث غدیر کے ساتھ استدلال
- ۸۔ حضرت امام حسن کا احتجاج
- ۹۔ حضرت امام حسین کا احتجاج
- ۱۰۔ حضرت عبداللہ بن جعفر کا حدیث غدیر کے دن معاویہ سے احتجاج

لہذا جو واقعہ اتنی اہمیت کا حامل ہو کیا اسے اخبار احاد میں شمار کیا جائے گا؟ نہیں، ہرگز نہیں بلکہ اس واقعہ کی خبر تو یوں دنیا میں پھیلی ہوگی جیسے طلوع آفتاب کے وقت آفتاب کی کرنیں چپہ چپہ کو متور کر دیتی ہیں۔ خشکی و تری دونوں میں اُجالا پھیل جاتا ہے وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا خدائی سنت میں تو تبدیلی ناممکن ہوا کرتی ہے۔

(۲) حقیقت یہ ہے کہ حدیث غدیر سرچشمہ عنایات الہی ہے اور اس کے لطف و کرم کا نمونہ ہے۔ کیونکہ اس حدیث کی خداوند عالم نے پیغمبرؐ پر وحی فرمائی۔ اس میں قرآن مجید سمو کر نازل فرمایا۔

۱۱۔ برد کا حدیث غدیر کیساتھ عمرو بن عاص سے احتجاج

۱۲۔ عمرو بن عاص کا حدیث غدیر کیساتھ سے معاویہ کا احتجاج

۱۳۔ حضرت عمار غیاث کا جنگ صفین کے دن حجر سے احتجاج

۱۴۔ حضرت اسحق بن عباد کا معاویہ سے احتجاج

۱۵۔ کوفہ میں ایک نوجوان کا ابو ہریرہ سے حدیث غدیر کے حوالے سے احتجاج

۱۶۔ ایک نوجوان کا زید بن ارقم سے حدیث غدیر کے حوالے سے احتجاج

۱۷۔ ایک عراقی نوجوان کی جابر بن عبد اللہ انصاری سے گفتگو

۱۸۔ قیس بن عبادہ کا معاویہ سے حدیث غدیر کے حوالے سے احتجاج

۱۹۔ دارمیہ جو نیک معاویہ سے احتجاج

۲۰۔ حضرت امیر المؤمنینؑ کے کسی مخالف کے ساتھ عمر داودی کا احتجاج

۲۱۔ عمر بن عبد العزیز کا احتجاج

۲۲۔ مامون کا فقہاء سے حدیث غدیر کے حوالے سے احتجاج

اس حوالے سے رجوع کریں علامہ امینی کی کتاب الغدیر فی الکتاب والسنۃ والادب، ص ۱۵۹، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴

تاکہ مسلمان کلام مجید کی صبح و شام تلاوت کریں اور جسے خلوت و جلوت میں اپنی دعاؤں، وظائف، نمازوں، منبروں اور مناروں پر پڑھتے رہیں جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ
فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ.

اے رسول ﷺ اس چیز کو پہنچا دو جو تم پر نازل کی گئی اور اگر تم نے نہ پہنچا یا تو گویا تم نے کار رسالت ہی انجام نہیں دیا۔ ڈرو نہیں۔ خدا تجھے لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔ (۲۱۶)

(۲۱۶) سورہ مائدہ (۵) آیہ ۶۔

اس آیہ شریفہ کے خبر کے دن نازل ہونے کے شواہد کیلئے رجوع کریں ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۸۶، ۵۸۶ ط بیروت، فتح البیان فی مقاصد القرآن (علامہ سید صدیق حسن خان) ج ۳ ص ۸۹ ط بلاق مصر، شواہد التنزیل (حاکم حسکانی حنفی) ج ۱ ص ۱۸۷، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱ ط بیروت، اسباب النزول (واحدی نیشاپوری) ص ۱۱۵ ط انجلی مصر، الدر المنثور (سیوطی شافعی) ج ۲ ص ۲۹۸ ط نست بیروت، فتح القدر (شوکانی) ج ۲ ص ۶۰، ۶۱ ط انجلی، تفسیر (فخر رازی شافعی) ج ۱۲ ص ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱

بے پایاں احسان پر سر جھکا کر رہے گا۔

(۳) جب اس مسئلہ پر اس حد تک توجہ الٰہی تھی تو تعجب نہیں ہے رسول ﷺ کے سامنے یہ مسئلہ انتہائی اہمیت کے ساتھ آیا ہو۔ اس لیے کہ جب آنحضرت ﷺ کی وفات کا وقت قریب پہنچا اور آپ کو اندازہ ہو گیا کہ اب زندگی کے دن تھوڑے رہ گئے تو آنحضرت ﷺ نے حکم خدا طے کیا کہ حج اکبر کے موقع پر بھرے مجمع میں علیؑ کی ولایت و جانشینی کا اعلان کر دیا جائے۔ کہ میں یوم انداز، پے در پے نصوص اور ان کے بعد باقی دوسری نصوص پر اکتفاء نہ کیا۔ (۲۱۸)

لہذا حج کے موقع سے آپ نے منادی کرا دی کہ ہم اس سال آخری حج کرنے والے ہیں اور یہ حجة الوداع ہوگا۔ ہر ہر گوشہ سے مسلمان سمٹ کر آ گئے کہ حضرت رسول ﷺ کے ساتھ اس عبادت میں شرکت کا ثواب حاصل کریں۔ رسول ﷺ ایک لاکھ سے زیادہ مسلمانوں کے ہمراہ مدینہ سے نکلے۔ جب عرفات کا دن آیا تو آپ نے تمام مسلمانوں سے خطاب کر کے ارشاد فرمایا:

علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں میرے امور یا تو میں خود ادا کر سکتا

ہوں یا علیؑ۔ (۲۱۹)

اور جب آپ ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے ہمراہ حج کر کے چلے اور وادی خم میں پہنچے اور روض الامین آئے تبلیغ لے کر آپ کی خدمت میں نازل ہوئے، آپ وہاں اترے، منزل فرمائی، جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے وہ آپ پہنچے اور جو آگے بڑھ گئے تھے وہ لوٹ آئے۔ جب سب اکٹھا ہو گئے آپ نے باجماعت نماز پڑھائی پھر بالائے منبر جا کر خطبہ ارشاد فرمایا اور صاف صاف کلمے الفتوں میں حضرت علیؑ کی جانشینی و خلافت کا اعلان فرمایا۔

(۲۱۸) حاشیہ نمبر ۹۱ کی طرف رجوع کریں۔

(۲۱۹) حاشیہ نمبر ۱۵۳ کی طرف رجوع کریں۔

(جس کی قدرے تفصیل آپ سن چکے ہیں) اور آپ کے اس اعلان کو مجمع کے تمام مسلمانوں نے بھی سنا جو ایک لاکھ سے بھی زیادہ تھے اور مختلف مقامات کے رہنے والے تھے۔ (۲۲۰)

لہذا خداوند عالم کا وہ طریقہ جو اس کی مخلوقات میں جاری و ساری ہے جس میں کبھی تغیر و تبدل نہیں ہوتا اس کا تقاضا یہی ہے کہ حدیث غدیر متواتر ہی ہو خواہ نقل میں کئی موانع ہی کیوں نہ ہوں۔

(۴) مزید برآں ائمہ طاہرین علیہم السلام نے بڑے حکیمانہ انداز سے اس کی نشر و اشاعت فرمائی۔ حدیث غدیر کے متواتر ہونے کا اندازہ آپ ایک اس واقعہ سے کیجیے کہ جب امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے زمانہ خلافت میں کوفہ کے میدان رجبہ میں لوگوں کو جمع کیا اور ارشاد فرمایا کہ: میں قسم دیتا ہوں کہ ہر وہ مسلمان جس نے یوم غدیر خم حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بالائے منبر اعلان فرماتے سنا ہو کھڑا ہو جائے اور جو کچھ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہو اس کی گواہی دے، لیکن وہی کھڑا ہو جس نے اپنی آنکھوں سے غدیر خم میں حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اپنے کانوں سے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہو۔ حضرت کے قسم دینے پر ۳۰ صحابی اٹھ کھڑے ہوئے جن میں صرف ۱۲ تو وہ تھے جو غزوہ بدر میں بھی شریک رہ چکے تھے۔ ان سب نے گواہی دی کہ اس روز حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا:

کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں مومنین پر ان سے زیادہ قدرت و اختیار رکھتا ہوں؟ لوگوں نے کہا: بے شک یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا: میں جس کا مولیٰ ہوں، یہ علی علیہ السلام بھی اس کے مولیٰ ہیں۔ خداوند اتودوست رکھ اس کو جو ان کو دوست رکھے اور دشمن رکھے اس کو جو ان کو دشمن رکھے۔ (۲۲۱)

(۲۲) حاشیہ نمبر ۲۱۳ کی طرف رجوع کریں۔

(۲۳) رجوع کریں ترجمہ امام علی از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۷۳ ح ۵۰۳ طبع بیروت۔

آپ بہتر جانتے ہیں کہ خصوصاً اس موقع پر ۳۰ صحابیوں کا جھوٹ پر اتفاق کر لینا عقلاً کس قدر ناممکن ہے لہذا اگر صرف انہیں ۳۰ صحابیوں کی گواہی کو لیا جائے تو اس حدیث کا متواتر ہونا قطعی طور پر ثابت و مسلم ہے۔ پھر اس حدیث کو مجمع کے ان تمام لوگوں نے سنا جو میدانِ وجہ میں اکٹھا ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنے اپنے مقام پر جا کر ہر شہر و ہر قریہ میں اسے بیان کیا۔ ہر شخص سے نقل کیا اور حدیث کی پوری پوری اشاعت ہوئی۔

یہ بھی غور ہے کہ جب کا واقعہ امیر المومنینؑ کی خلافت کے زمانہ میں پیش آیا۔ امیر المومنینؑ کی بیعت ۳۵ھ میں ہوئی اور واقعہ غدیر ۱۰ھ میں پیش آیا۔ ان دونوں کی درمیانی مدت کم سے کم پچیس ۲۵ برس ہوتی ہے۔ اتنی طولانی مدت میں جو ایک چوتھائی صدی کے برابر تھی جس میں نجانے کتنی لڑائیاں ہوئیں، کتنے فتنہ و فساد اور تباہ کاریوں کا سامنا ہوا اور طاعون کی وبا پھیلی۔

خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ واقعہ غدیر میں شریک ہونے والوں کی کتنی بڑی تعداد ختم ہو چکی ہوگی، کتنے بوڑھے اور سن رسیدہ اشخاص اپنی موت مر چکے ہوں گے۔ کتنے نوجوان شوقِ جہاد میں میدانِ کارزار میں کام آئے ہوں گے۔

مرنے والوں کی بہ نسبت زندہ رہنے والوں کی کتنی مختصر تعداد ہوگی اور جو زندہ بھی رہے ہوں گے وہ ایک جگہ تو ہوں گے نہیں۔ متفرق مقامات پر منتشر ہوں گے۔ کوئی کہیں ہوگا کوئی کہیں کیونکہ وجہ میں تو وہی لوگ آئے ہوں گے جو امیر المومنینؑ کے ہمراہ عراق میں موجود تھے۔

ان سب باتوں کے باوجود امیر المومنینؑ کے کہنے پر ۳۰ صحابی اٹھ کھڑے ہوئے جن میں صرف ۱۲ تو بدری تھے اور ان سب نے گواہی دی کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے حضرت رسول ﷺ کو منبر پر دیکھا اور اپنے کانوں سے حضرت رسول ﷺ کو یہ حدیث ارشاد فرماتے سنا۔

اس مجمع میں ان کے علاوہ اور بھی کچھ ایسے افراد موجود تھے، جو اپنے بغض و کینہ کی وجہ سے گواہی دینے کے لئے نہ اٹھے اور گواہی نہ دی۔ جیسے انس بن مالک وغیرہ۔ جس کے نتیجہ میں امیر المومنینؑ

کی نفرین کا شکار ہوئے۔ (۲۲۲)

اگر امیر المومنین علیؑ کو موقع ملتا کہ ہر بقید حیات مردوزن، ہر صنف کے اصحاب کو اکٹھا کر سکتے اور ان کو ویسی ہی قسم دے کر گواہی طلب کرتے جیسی آپ نے رجب میں (قسم دے کر گواہی) مانگی تھی تو نامعلوم ایسے کتنے تھے جس گواہی دینے کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے۔ یہ خیال تو رجب کے دن کے متعلق ہے جو واقعہ غدیر کے پچیس برس گزرنے کے بعد ہوا۔ اب ذرا سوچیے کہ اگر امیر المومنین کو ایسا موقع سر زمین حجاز پر ملتا اور واقعہ غدیر کو اتنی مدت نہ گزری ہوتی جتنی رجب کے دن تک گزر چکی تھی اور آپ اسی طرح قسم دے کر لوگوں سے گواہی طلب کرتے تو اس صورت میں کتنے لوگ اٹھ کھڑے ہوتے اور گواہی دیتے۔

آپ اسی پر اچھی طرح غور کریں تو اسی ایک واقعہ کو حدیث غدیر کے تو اتر کی قوی ترین دلیل پائیں

(۲۲۲) حضرت امیر المومنین کی نفرین کا شکار ہونے والے افراد میں

۱۔ انس بن مالک

رجوع کریں: المعارف (ابن قتیہ) ص ۱۹۳، ۳۹۱، شرح نہج البلاغہ (ابن حدید) ج ۳ ص ۲۱۷ ط مصر

۲۔ براء بن عازب

رجوع کریں: احقاق الحق (تسری) ج ۶، ارجح المطالب (عبد اللہ امرتسری) ص ۵۸۰ ط لاہور، اربعین

(ہرودی) مخطوط، انساب الاشراف (بلاذری) ج ۱

۳۔ زید بن ارقم

رجوع کریں: مناقب علی ابن ابی طالب (ابن مغازی) ص ۲۳ ج ۳، شرح نہج البلاغہ (ابن حدید) ج ۳

ص ۳۷ ط مصر، سیرہ حلبیہ (برہان الدین) ج ۳ ص ۳۷

۴۔ جریر بن عبد اللہ بن جلی

رجوع کریں: انساب الاشراف (بلاذری) ج ۲ ص ۱۵۶

گئے۔ واقعہ وجہ کے متعلق جو روایات کتب احادیث و سنن میں موجود ہیں انھیں بھی ذرا دیکھیے۔ چنانچہ امام احمد نے زید بن ارقم کی حدیث ابو طفیل سے روایت کر کے لکھی ہے۔ ابو طفیل فرماتے ہیں کہ امیر المومنین نے وجہ میں لوگوں کو جمع کر کے ارشاد فرمایا: ہر مرد مسلم کو جس نے حضرت رسولؐ کو غدر غم میں ارشاد فرماتے سنا ہو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ اٹھ کھڑا ہو آپ کے اس قسم دینے پر ۱۳۰ افراد اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابو نعیم کا بیان ہے کہ بہت سے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور انھوں نے اس موقع پر چشم دید گواہی دی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر خطاب کیا تھا کہ: کیا تم جانتے ہو کہ میں مومنین سے زیادہ ان کے نفوس پر قدرت و اختیار رکھتا ہوں؟ سب نے کہا: بیشک یا رسول اللہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

تو جس کا میں موٹی ہوں علیؑ اس کے موٹی ہیں۔ خداوند! تو دوست رکھ اس کو جو علیؑ کو دوست رکھے۔ اور دشمن رکھ اس کو جو علیؑ کو دشمن رکھے۔

ابو طفیل کہتے ہیں کہ میں وجہ سے نکلا اور میرے دل میں بڑا خلجان تھا کہ آخر جمہور مسلمین نے اس حدیث پر کیوں عمل نہیں کیا۔ میں زید بن ارقم کی خدمت میں پہنچا اور ان سے وجہ کا واقعہ بیان کیا کہ حضرت علیؑ کو میں نے ایسا ایسا کہتے سنا۔ زید بن ارقم نے جواب میں کہا کہ تم اسے غلط نہ سمجھنا میں نے خود بھی رسول اللہ ﷺ کو ایسا کہتے ہوئے سنا ہے۔ (۲۲۳)

(۲۲۳) رجوع کریں سند (احمد بن حنبل) ج ۳ ص ۳۷۰ (بسنجیح) طالسیدہ معربہ ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۷۵۳، مجمع الزوائد (بخاری شافعی) ج ۹ ص ۱۰۴، کفایۃ الطالب (سبحانی شافعی) ص ۵۶، طالحیدریہ وخصائص (نسائی شافعی) ص ۱۰۰، طالحیدریہ، ولفقدیر (علامہ ابنی) ج ۱ ص ۱۷۴، از الریاض المحضرہ (محب الدین طبری) ج ۲ ص ۱۶۹، نزل الابرار (بدخشی) ص ۲۰، البدلیۃ و التہایہ (ابن کثیر) ج ۵ ص ۲۱۱ وغیرہ

زید بن ارقم کی گواہی کو وجہ میں امیر المومنین علیہ السلام کے بیان کے ساتھ ملا لیا جائے تو اس حدیث کے ۳۲ گواہ ہو جاتے ہیں۔ امام احمد نے اپنی مسند میں حضرت علی علیہ السلام کی حدیث کو عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے اس طرح نقل کرتے ہیں:

میں وجہ میں اس موقع پر موجود تھا اور میں نے خود حضرت علی علیہ السلام کو لوگوں کو قسم دیتے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کہ میں قسم دیتا ہوں ہر اس شخص کو جس نے غدیر خم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے نیت مولاہ فقہذا علی مولاہ کہتے سنا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور گواہی دے اور وہی شخص اٹھے جنہوں نے اپنی آنکھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوا اور اپنے کانوں سے کہتے سنا ہو۔ عبد الرحمن کہتے ہیں کہ:

بارہ بدری صحابی اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں آج تک وہ منظر نہ بھلا سکا۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسول کو غدیر خم میں کہتے سنا کہ کیا میں مومنین سے زیادہ ان کے نفوس کا مالک و مختار نہیں اور میری ازواج کیا ان کی مائیں نہیں ہیں؟ ہم سب نے کہا: بے شک یا رسول اللہ، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس کا میں موئی ہوں علی علیہ السلام اس کے موئی ہیں۔ خداوند تو دوست رکھے اس کو جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے اور دشمن رکھے اس کو جو علی علیہ السلام کو دشمن رکھے۔ (۲۲۳)

اسی مسند میں امام احمد نے دوسرے طریقے سے بھی اسی روایت کو لکھا ہے جس میں ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۲۲۳) رجوع کریں مسند (احمد بن حنبل) ج ۲ ص ۱۹۹ ح ۹۶۱ (بাসند صحیح) طدار المعارف مصر، ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۱۱۶ ح ۵۰۶، کنز العمال (متقی ہندی) ج ۱۵ ص ۱۵۱ ح ۳۳۰ طوافراہد المسلمین (حموی) ج ۱ ص ۶۹۔

خداوند اتودوست رکھے اس کو جوان کو دوست رکھے اور دشمن رکھے اس کو جوان کو دشمن رکھے۔ اور مدد کرے اس کی جوان کی مدد کرے اور ذلیل و خوار کرے اسے جوان کی مدد نہ کرے۔ (۲۲۵)

اس مجمع میں تین ایسے افراد بھی موجود تھے جو غدیر خم میں حاضر ہونے کے باوجود گواہی دینے کے لئے نہ اٹھے حضرت علیؑ نے ان کی نفیریں کی اور وہ اسی نفیریں میں ہی جلتا رہے۔

اگر آپ حضرت علیؑ اور زید بن ارقم کو بھی ان بارہ ۱۲ بدری اصحاب کے ساتھ ملا لیں تو چودہ ۱۴ بدری اصحاب ہو جاتے ہیں۔ واقعہ رجبہ کے متعلق جو حدیثیں اور روایات کتب احادیث و سنن میں موجود ہیں ان پر غور فرمائیے تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ اس واقعہ میں امیر المومنینؑ کی کیا حکمت کار فرماتی تھی۔ بہر حال غرض یہ تھی کہ حدیث غدیر کی نشر و اشاعت ہمہ گیر ہو جائے جو ناواقف ہیں ان کو بھی معلوم ہو جائے۔

(۵) سید الشہداء حضرت امام حسینؑ نے بھی عہد معاویہ میں ایسا ہی موقف اختیار کیا۔ آپ نے بھی (رجبہ میں) امیر المومنینؑ کی طرح حق کا اعلان کیا۔ حج کے موقع پر جب عرفات میں لاکھوں مسلمانوں کو جمع کیا اور اپنے جد، والد، والدہ اور بھائیوں کو یاد فرمایا، آپ نے ایسا فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا کہ کسی نے ایسا فصاحت و بلاغت میں ڈوبا ہوا کلام نہ سنا ہی نہ ہوگا۔ لوگ ہمہ تن گوش ہو کر سننے لگے۔ اس خطبہ میں آپ نے واقعہ غدیر کا حق ادا کر دیا۔ اور اس خطبہ کے متعلق سب کچھ کہہ دیا اور امام مظلومؑ کے اس خطبے سے بھی حدیث غدیر کی شہرت اور نشر و اشاعت میں بڑا اثر ہوا۔ (۲۲۶)

(۲۲۵) (رجوع کریں مسند (احمد بن حنبل) ج ۲ ص ۲۰۱ ح ۹۶۴ ط دار المعارف مصر و ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن مساکر شافعی) ج ۲ ص ۱۱ ح ۵۰۷۔

(۲۲۶) (رجوع کریں "کتاب سلیم (بن قیس ہلانی تابعی" متوفی سال ۹۰ھ) ص ۲۰۶-۲۰۹ ط نجف۔

(۶) حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے باقی نو (۹) ائمہ معصومین علیہم السلام کا بھی اس حدیث کی نشر و اشاعت میں بڑا حکیمانہ طرز عمل رہا ہے۔ مختلف طریقوں سے انھوں نے اس حدیث کی نشر و اشاعت فرمائی۔ چنانچہ وہ ہر سال ۱۸ ذی الحجہ کو عید کا دن قرار دیتے رہے، اس دن مسرت و شادمانی کا اظہار فرماتے، خدا کی خوشنودی کے لیے نمازیں پڑھتے، روزے رکھتے، دعائیں کرتے اور زیادہ سے زیادہ نیکی و احسان فرماتے۔ اس نعمت کی شکر گزاری کرتے جس سے خداوند عالم نے انہیں نوازا تھا۔ یہ سب کچھ اُس نعمت پر شکرانہ تھا جس دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے حضرت علی علیہ السلام کی خلافت پر نص صادر ہوئی، وہ اسے آشکار فرماتے یعنی امیر المومنین علیہ السلام کی خلافت کا اعلان فرمایا کرتے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ صلہ رحمی فرماتے۔ اپنے عیال کے لیے سامان راحت پیدا کرتے۔ اپنے خویش و برادران کی ملاقات کو جاتے، اپنے ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک فرماتے اور ان سب باتوں کا اپنے دوستوں کو بھی حکم دیتے۔

(۷) اسی وجہ سے ہر زمانہ میں اور ہر شہر میں ہر سال کی ۱۸ ذی الحجہ شیعوں کے نزدیک عید کا دن رہا ہے۔ (۲۲۷)

(۲۲۷) حضرت طاہرہ اور شیعوں کے نزدیک عید غدیر کی اہمیت کے حوالہ سے رجوع کریں فقیر (فرائد بن ابراہیم کوئی تیسری صدی سے) ص ۱۲ ط الحیدریہ، الکافی (مجموعہ الاسلام کلینی) ج ۳ ص ۱۳۸ ح ۱۳۹ ص ۱۳۹ ط جدید تبران، مطالب السؤل (ابن ظہر شافعی) ج ۱ ص ۳۳ ط نجف، بحار الانوار (علامہ مجلسی) ج ۳ ص ۱۰۹ باب ۵۲ ح ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶،

شیعہ اس دن مسجدوں میں عبادت کرتے ہیں۔ کلام مجید کی زیادہ تلاوت کرتے ہیں اور ماثور دعائیں پڑھتے ہیں۔ خداوند عالم کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے آج کے دن امیر المومنین علیہ السلام کو امام بنا کر دین کو کامل اور اپنی نعمت کو تمام کیا۔ پھر ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں۔ اظہار خوشی و مسرت کرتے ہیں۔ خدا کی خوشنودی کے لیے لوگوں کے ساتھ نیکی و احسان کرتے ہیں۔ اپنے رشتہ داروں، ہمسایوں کی خوشی کے اسباب فراہم کرتے ہیں۔

نیز اسی تاریخ میں ہر سال شیعہ مزار اقدس امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ شیعہ بانیان امیر المومنین علیہ السلام ہر خطہ زمین سے لاکھوں کی تعداد میں روضہ اقدس پر جمع ہوتے ہیں تا کہ اس دن وہ بھی خدا کی اسی طرح عبادت کریں جس طرح ان کے ائمہ معصومین علیہم السلام (آج کے دن) کیا کرتے تھے۔ روزہ رکھ کر، نمازیں پڑھ کے، خداوند عالم سے توبہ استغفار کر کے اور تقرب و خوشنودی الہی کے لیے نیکیاں کر کے صدقہ و خیرات دیکر اس وقت تک ضریح سے نہیں جاتے جب تک ضریح مبارک سے چٹ کر ائمہ طاہرین سے منقول زیارتیں نہ پڑھ لیں۔

جو امیر المومنین کے مدارج عالیہ، مخصوص اور گرانقدر فضائل و محامد، دین اسلام کی بنیاد کو مضبوط و استوار کرنے کے لیے آپ کی محنت و مشقت، حضرت سرور کائنات کی خدمت نیز آپ کے اور خصوصیات و فضائل جس میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنا جانشین بنایا اور یوم غدیر آپ کی خلافت کا اعلان فرمایا۔

ان سب باتوں کی گواہی دیتے ہیں۔ شیعہ ہر سال ایسا کرتے ہیں، ان کا وطیرہ بن چکا ہے۔ شیعوں کے خطباء و مقررین کا دستور ہے کہ وہ ہر شہر میں، ہر مقام پر، اپنی تقریر و تحریر میں حدیث غدیر کو بہترین اسلوب اور بہت ہی عمدہ پیرایہ میں بیان کرتے ہیں ان کی کوئی تقریر حدیث غدیر کے تذکرہ سے خالی نہیں ہوتی۔ اسی طرح قدیم شعراء اور نئے دور کے شعراء کی بھی ہمیشہ یہ عادت رہی کہ وہ اپنے قصائد میں واقعہ غدیر کو نظم کرتے آئے ہیں۔

لہذا حدیث غدیر کے بطریق اہل بیتؑ و شیعان اہلبیتؑ متواتر ہونے میں تو کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کیونکہ انھوں نے اس حدیث کو بعینہ اس کے الفاظ میں محفوظ رکھنے میں جتنی احتیاط کی اور اس کے تحفظ و انضباط نشر و اشاعت میں جتنی کد و کاوش سے کام لیا وہ انتہا درجہ کو پہنچی ہوئی تھی۔

آپ کتب اربعہ اور دیگر شیعہ کتب احادیث ملاحظہ فرمائیں۔ ان میں یہ حدیث بے شمار طرق و اسناد سے مروی ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اس کی زحمت گوارا فرمائیں تو شیعوں کے نزدیک اس حدیث کا متواتر ہونا روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا۔

(۸) بلکہ لحاظ اصول فطرت اہل سنت حضرات کے یہاں بھی اس حدیث کے متواتر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ (۲۲۸)

جی ہاں!

اصول فطرت کے مطابق جیسا کہ عرض کیا ہے کہ خدا کی خلقت اور آفرینش میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں ہے۔ دین تو محکم ہے لیکن اکثر لوگ آگاہ نہیں ہیں۔

صاحب فتاویٰ حامد (یہ انتہائی متعصب شخص ہے مگر اس) نے بھی اپنی کتاب (الصلوات الفاعخرة فی الاحادیث المتواترة) میں اس حدیث کے متواتر ہونے کا صاف صاف اقرار کیا ہے۔

علامہ سیوطی کے علاوہ ان جیسے دیگر حافظان حدیث نے بھی اس حدیث کے تواتر کی تصریح کی ہے۔

علامہ جریر طبری جن کی تاریخ اور تفسیر کی مشہور کتابیں ہیں اور احمد بن محمد ابن سعید بن عقدہ اور محمد

(۲۲۸) رجوع کریں حاشیہ نمبر ۲۱۳۔

بن احمد بن عثمان ذہبی نے تو اس حدیث کو اتنا اہم سمجھا کہ حدیث غدیر کے متعلق مستقل کتابیں لکھیں اور ان تمام طریقوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی جن طریقوں سے یہ حدیث مروی ہے۔ (۲۲۹)

علامہ طبری نے اپنی کتاب میں ۵۵ طریقوں سے اور ابن عقدہ نے اپنی کتاب میں ایک سو پانچ طریقوں سے اس حدیث کو لکھا ہے۔

علامہ ذہبی جیسے شدید متصب شخص نے بھی اکثر و بیشتر طرق کو صحیح قرار دیا ہے۔

غایۃ المرام کے سولہویں باب میں ۸۹ حدیثیں بطریق اہل سنت مذکور ہیں جس میں واقعہ غدیر کا ذکر ہے۔

اور علامہ سیوطی نے اس حدیث کو اپنی کتاب تاریخ الخلفاء میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے حالات کے ضمن میں جناب ترمذی سے نقل کیا ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ:

اس حدیث کو امام احمد نے حضرت علی علیہ السلام حضرت ابویوب انصاری، حضرت زید بن ارقم، حضرت عمر اور حضرت ذی مر سے روایت کیا ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ: ابویعلیٰ نے ابو ہریرہ سے اور طبرانی نے ابن عمر، مالک بن حویرث، حبشی بن جنادہ، جریر، سعد بن ابی وقاص، ابوسعید خدری اور انس سے روایت کیا۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ: بزار نے حضرت ابن عباس، حضرت عمارہ اور حضرت

(۲۲۹) ”حدیث غدیر“ کے متعلق شیعہ اور اہل سنت نے سینکڑوں مستقل کتابیں لکھیں ہیں اور اسکے صحیح و خد و راور تو آخر کا انہت کیا۔ حریدہ مطومات کے لئے رجوع کریں لغدیر (علامہ سبکی) ج ۱ ص ۱۵۲ طبع بیروت، معجمات الانوار (سید حامد حسین موسوی ہندی)، حدیث لغدیر، ج ۶ ص ۵۶-۱۰۸ طبع قم، کتابۃ الطالب (سبکی شافعی) ص ۶۰ ط الخیر ریہ، المخرست (نہاشی) ص ۶۹ ط بیسوی، المریعات (علامہ سید شرف الدین) نیز حاشیہ نمبر ۶۴ با تحقیق و تلیق حسین راضی و فی رحاب لغدیر (مروج غراسانی) فصل ۱۱۔

بریدہ سے روایت کیا۔ (۲۳۰)

اس حدیث کے بہت زیادہ معروف و مشہور ہونے پر دوسری ادلہ کے علاوہ ایک وہ روایت بھی ہے جو امام احمد نے اپنی مسند میں رباح بن حارث سے دو طریقوں سے روایت کی ہے۔ رباح کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی ایک جماعت امیر المومنین ؑ کی خدمت میں آئی اور یہ کہہ کر سلام کیا کہ سلام ہو آپ پر اے ہمارے آقا و مولیٰ!

امیر المومنین ؑ نے پوچھا: آپ لوگ کون ہیں؟
انھوں نے جواب دیا: یا امیر المومنین ؑ ہم آپ کے مولیٰ ہیں۔
آپ نے فرمایا: میں تمہارا مولیٰ کیسے ہوا؟ حالانکہ تم قوم عرب ہو۔
انھوں نے کہا: ہم نے رسول ﷺ کو غدرِ خم میں کہتے سنا کہ
مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔
میں جس کا مولیٰ ہوں علی اس کے مولیٰ ہیں۔

رباح کہتے ہیں کہ جب وہ چلنے لگے تو میں بھی پیچھے پیچھے چلا۔ میں نے ان کے متعلق دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ چند انصار تھے جن میں ابویوب الانصاری بھی تھے۔ (۲۳۱)

(۲۳۰) حدیث غدیر کو ۱۱۰ افراد اصحاب میں سے (جبکہ سید بن طاووس "کتاب الطرائف" میں ابن عقدہ سے "کتاب الولایۃ" کے مطابق ۱۱۶ افراد) ۸۳ افراد از تابعین، ۳۶۰ افراد از بزرگان علماء اہل سنت نے ۱۴ صدیوں میں اسکی روایت کی ہے ان کی وضاحت کے لئے القدیر (علامہ ابنی) کو ملاحظہ فرمائیں۔
(۲۳۱) رجوع کریں مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۴۶۹، بیاض المودہ (قدوسی خفی) ص ۳۳ ط اسلامبول و ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ و شیعہ (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۲۲ ح ۵۲۰، و احقاق الحق (علامہ کسری) ج ۶ ص ۳۲۶ از مناقب (احمد بن حنبل) مخطوط، البدایہ والنہایہ (ابن کثیر) ج ۵ ص ۲۱۴ ح ۷ ص ۳۳ ط مصر و تاریخ المطالب (حمید اللہ امرتسری خفی) ص ۷۷ ط لاہور۔

ان اولہ کے علاوہ جو اس حدیث غدیر کے تواتر پر دال ہیں ایک وہ حدیث بھی ہے جو اسحاق شلبی نے اپنی تفسیر میں بسلسلہ تفسیر سورۃ معارج دو معتبر سندوں سے ذکر کی ہے کہ:

حضرت رسول اللہؐ نے غدیر خم کے دن لوگوں کو جمع کیا جب سب اکٹھے ہو گئے تو آپؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا:

جس کا میں مولیٰ ہوں اس کے علیؑ مولیٰ ہیں۔

یہ بات ہر طرف مشہور ہو گئی اور ہر شہر میں اس واقعہ کی خبر پہنچی۔ حارث بن نعمان فہری کو بھی معلوم ہوئی۔ وہ یہ سن کر ایک ناقد پر سوار ہو کر رسول اللہؐ کی خدمت میں پہنچا۔ ناقد کو بٹھا کر اتر اور کہا: یا محمدؐ آپؐ نے ہم کو حکم دیا کہ خدا کی وحدانیت اور آپؐ کی رسالت کی گواہی دیں ہم نے آپؐ کے اس حکم کو مانا۔

آپؐ نے حکم دیا کہ پانچ وقت نماز پڑھیں۔ ہم نے اسے بھی قبول کیا۔ آپؐ نے حکم دیا کہ ہم زکوٰۃ دیں۔ ہم نے اس حکم کی بھی تعمیل کی۔ آپؐ نے روزہ رکھنے کا حکم دیا، ہم نے قبول کیا۔ آپؐ نے حکم دیا کہ ہم حج کریں۔ ہم نے حج بھی کیا ہم نے اتنی باتیں آپؐ کی مانیں اور آپؐ اس پر بھی راضی نہ ہوئے اور آپؐ نے یہ کیا کہ اپنے چچا زاد بھائی علیؑ کی آستین پکڑ کر ان کو کمز کیا ان کو ہم لوگوں پر فضیلت دی اور ان کے متعلق فرمایا کہ جس کا میں مولیٰ ہوں اس کے یہ علیؑ مولیٰ ہیں۔ یہ بات آپؐ کی جانب سے تھی یا خدا کی جانب سے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: قسم ہے اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ بات خدا کی جانب سے تھی اور خدا کے حکم سے میں نے ایسا کیا۔ یہ سن کر حارث یہ کہتے ہوئے اپنی سواری کی طرف بڑھا اور کہا پروردگار! محمدؐ جو کہہ رہے ہیں اگر سچ ہے تو مجھ پر آسمان سے پتھر برسائے، یا دردناک عذاب بھیج۔

وہ ابھی اپنی سواری تک پہنچنے بھی نہ پایا تھا کہ خداوند عالم نے اسے اپنے عذاب میں مبتلا کیا۔

آسمان سے ایک پتھر اس کی کھوپڑی پر گرا جو سر کو توڑتا ہوا اسفل سے نکل گیا اور اس نے اسی جگہ جان دے دی اور اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی:

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ لِلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ مِنَ اللَّهِ
ذِي الْمَعَارِجِ.

سائل نے عذاب چاہا جسے کافر دور کرنے پر قادر نہیں ہیں۔ اس نے
خدائے برتر سے یہ عذاب مانگا تھا۔

بالکل انہی الفاظ میں بہت سے علمائے اہلسنت نے اس حدیث کو مسلمات سے شمار کیا
ہے۔ (۲۳۲)

(۲۳۲) رجوع کریں لطم دور المسلمین (زرندی خفی) ص ۹۳، نور الابصار (شلبی) ص ۷۷، المعانیہ تذکرۃ الخواص
(سبط بن جوزی خفی) ص ۳۰، الفضول الجبر (ابن مبارغ مالکی) ص ۲۵، بیاض المودہ (قدوسی خفی) ص ۲۷۲،
اسلامبول والیسیر (برہان الدین طبری شافعی) ج ۳ ص ۲۷۷، المعیہ مصر۔ نیز حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ فرمائیں۔

وائس چانسز

اہلسنت کی طرف سے حدیث غدیر کی تاویل کا
ذکر اور اس کے جواب کی خواہش۔

لفظ مولیٰ خود قرآن میں کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ کبھی تو اولیٰ کے معنوں میں جیسے خداوند
عالم کا یہ قول جسے کفار سے خطاب کر کے فرمایا۔
مَا وَاتَّكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلَاكُمْ۔

تمہارا ٹھکانا جہنم ہے اور وہی تمہارا مولیٰ ہے۔ (۲۳۳)

اور کبھی ناصر کے معنوں میں جیسے ارشاد خداوند عالم ہے:

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَّاَنَّ الْكَافِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ۔

یہ اس خاطر ہے کہ خدا ایمان لانے والوں کا مددگار ہے مگر کافروں کا کوئی

مددگار نہیں۔ (۳۳۴)

اور کبھی وارث کے معنوں میں جیسے خداوند عالم کا قول ہے۔

(۲۳۳)۔ سورہ حدید (۵۷) آیہ ۱۵۔

(۲۳۴)۔ سورہ محمد (ص) (۴۷) آیہ ۱۱۔

وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَّ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ
ہم نے ہر ایک کے لیے وارث قرار دیے ہیں جو ماں باپ اور اقرباء
چھوڑ جاتے ہیں۔ (۲۳۵) یعنی موالی بمعنی وارث ہے۔

اور جیسا کہ قرآن مجید میں حضرت زکریا کا قول ہے:

وَأَنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَرَائِي.

میں اپنے بعد کے وارثوں سے ڈرتا ہوں۔ (۲۳۶)

کبھی دوست کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے قول باری تعالیٰ ہے:

يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلَى عَنْ مَوْلَى شَيْئًا.

یاد کرو اس دن کو جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آئے

گا۔ (۲۳۷)

اسی طرح لفظ ولی اولیٰ بالتصرف کے معنوں میں آتا ہے جیسے ہم لوگوں کا قول کہ فلاں، فلاں کا ولی

ہے۔

کبھی ناصر اور محبوب کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے اور حضرات اہلسنت کہتے ہیں کہ غالباً اس
حدیث کے معنی یہ ہیں (۲۳۸) کہ میں جس کا مددگار ہوں یا دوست ہوں یا حبیب ہوں حضرت علیؑ
اس کے مددگار ہیں یا دوست ہیں یا حبیب ہیں۔ اس کا کیا جواب ہے، مہربانی سے بیان فرمائیے۔

(۲۳۵) سورہ نساء (۴) آیہ ۳۳۔

(۲۳۶) سورہ مریم (۱۹) آیہ ۵۔

(۲۳۷) سورہ دخان (۴۴) آیہ ۴۱۔

(۲۳۸) یعنی جملہ "مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْهِ مَوْلَاهُ" یا "مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهٖ فَهَذَا وَلِيُّهُ" اور اکی مثل۔

حق شناس

(۱) حدیث غدیر کی تاویل کا امکان نہیں ہے۔

(۲) نص وراثت کی طرف اشارہ۔

(۱) مجھے یقین ہے کہ آپ نے جو کچھ فرمایا اس سے خود بھی مطمئن نہیں اور نہ ہی اس طرف آپ کا میلان ہے، آپ کو آنحضرت ﷺ کی حکمت بالغہ، شان عصمت اور حیثیت خاتمیت کا پورا پورا اندازہ ہے کہ حضرت ختمی مرتبت تمام اہل حکمت کے سید و سردار اور تمام نبیوں کے خاتم تھے۔ آپ بخوبی آگاہ ہیں کہ

مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ عَلَّمَهُ شَدِيدُ
الْقُوَىٰ:

وہ اپنی خواہش نفسانی سے کبھی تکلم نہ فرماتے تھے۔ جو کچھ فرماتے وہ وحی ربانی کی ترجمانی ہوتی تھی۔ خداوند عالم نے آپ کو تعلیم دے کر دنیا میں بھیجا تھا۔ (۲۳۹)

سوچے اگر غیر مسلم فلسفی آپ سے واقعہ غدیر کے متعلق پوچھے اور کہے کہ آخر رسول ﷺ نے

(۲۳۹) سورہ نجم (۵۳) آیات ۳-۵۔

ان لاکھوں مسلمانوں کو غدرِ غم میں پہنچ کر سفر جاری رکھنے سے کیوں روک دیا۔ کس لیے ان کو چلائی دوپہر میں تھقی زمین پر ٹھہرایا اور یہ اتنا اہتمام کس مقصد کے لئے تھا کہ جو آگے بڑھ گئے تھے ان کو واپس بلایا اور جو پیچھے رہ گئے تھے ان کا انتظار کیا۔

آخر یہ کس لیے چٹیل میدان میں انھیں رکنے پر مجبور کیا۔ جہاں پانی تھانہ سبزہ، پتھریلی زمین تھی۔ ٹھیک ایسی جگہ پہنچ کر جہاں راہیں بدلتی تھیں، لوگ جدا ہونے والے تھے۔ آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا تا کہ حاضرین غیر حاضر اشخاص کو پہنچادیں اور آخر یہ کون سی ضرورت آپڑی تھی کہ آپ نے سلسلہ تقریر میں اپنے وقت رحلت قریب ہونے کی خبر دی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

قریب ہے کہ میرے پروردگار کا مجھے بلاوا آ پہنچے اور مجھے وہاں جانا پڑے۔ وہاں مجھ سے بھی سوال کیا جائے گا اور تم سے بھی باز پرس ہوگی۔

وہ کون سی بات تھی جس کے متعلق رسول ﷺ سے پوچھا جانے والا تھا کہ آپ نے اسے پہنچایا یا نہیں اور امت سے باز پرس کی جانے والی تھی کہ رسول ﷺ کی اس بات میں اطاعت کی گئی یا نہیں؟

رسول ﷺ کے یہ سوال کرنے کی وجہ کیا تھی کہ کیا تم لوگ گواہی نہیں دیتے کہ میں محبوبِ حقیقی و وحی خداوندِ عالم ہے اور محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں اور جنت حق ہے، جہنم حق ہے، موت برحق ہے اور موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونا حق ہے۔ قیامت آنے والی ہے اس کے متعلق کوئی شبہ نہیں اور خداوندِ عالم قبروں کے تمام مردوں کو زندہ کرے گا۔

لوگوں نے کہا:

بے شک یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس کی گواہی دیتے ہیں اور یہ آخر کس لیے رسولؐ نے فوراً علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور اتنا اونچا کیا کہ سپیدی بغل نمایاں ہوئی اور ارشاد فرمایا:

اے لوگو! خداوندِ عالم میرا مولیٰ ہے اور میں مومنین کا مولیٰ ہوں اور آپ نے اپنے اس جملہ کی کہ

میں مومنین کا مولیٰ ہوں، یہ تشریح کیوں فرمائی کہ میں ان پر ان کے نفوس سے زیادہ تصرف و اقتدار رکھتا ہوں۔

اور یہ تفسیر فرمانے کے بعد آپ نے یہ کیوں فرمایا کہ:

جس کا میں مولیٰ ہوں یہ علیؑ اس کے مولیٰ ہیں یا جس کا میں ولی ہوں علیؑ اس کے ولی ہیں خداوند اتو دوست رکھ اس کو جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اس کو جو علیؑ کو دشمن رکھے۔ مدد کر اس کی جو علیؑ کی مدد کرے اور اس کی نصرت نہ کر اس کی جو علیؑ کی مدد سے گریز کرے۔

یہ آخر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ کے لیے خصوصیت سے ایسی دعا کیوں فرمائی جو صرف ائمہ برحق اور سچے خلفاء کے لائق و سزاوار ہے اور یہ کیوں آپ نے مجمع سے یہ کہہ کر پہلے گواہی لے لی تھی کہ: کیا میں تمہارے نفوس پر تم سے زیادہ اختیار نہیں رکھتا؟ لوگوں نے کہا: بے شک، تو یہ گواہی لے لینے کے بعد آپ نے فرمایا: کہ میں جس کا مولیٰ ہوں یہ علیؑ اس کے مولیٰ ہیں یا جس کا میں مولیٰ ہوں یہ علیؑ اس کے مولیٰ ہیں۔

اور آخر کس وجہ سے آپ نے اہل بیتؑ اور کتاب الہی کو ہم پلہ قرار دیا؟ اور صاحب عقل و فہم کے لیے روز قیامت تک انھیں مبتدا اور پیشوا کیوں فرمایا؟ کس چیز کے لیے حکیم اسلام اتنا زبردست اہتمام فرما رہے تھے وہ کون سی مہم تھی جس کے لیے اتنی پیش بندی کی ضرورت لاحق ہوئی، وہ کون سی غرض تھی جس کی تکمیل آپ لوگوں کے بھرے مجمع میں مد نظر تھی۔ وہ بات کیا تھی جس کے پہنچانے کا خداوند عالم کی جانب سے اتنا تاکید و حکم ہوا اور آیت اتری کہ:

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ
فَمَا بَلَّغْتَ وَرِسَالَتُهُ

اے رسول ﷺ اس پیغام کو پہنچا دو جو تمہارے پروردگار کی جانب سے نازل ہوا ہے اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا کار رسالت ہی انجام نہ

دیا۔ (۲۳۰)

خدا کو اتنی شدید تاکید اور دھمکی سے ملتا جلتا حکم دینے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ وہ بات کیا تھی جس کے پہنچانے میں رسول ﷺ ڈر رہے تھے کہ کہیں فتنہ نہ کھڑا ہو جائے اور اس کے بیان کرنے میں منافقین کی ایذا رسائیوں سے بچنے کے لیے خدا کی حفاظت و حمایت کی ضرورت محسوس کر رہے تھے۔

اگر بیگانہ فلاسفہ آپ سے یہ سوالات کریں تو کیا آپ اتنی عقل اور سمجھ رکھتے ہوئے یہی جواب دیں گے کہ ان تمام باتوں سے خدا اور رسول ﷺ کی غرض صرف یہ ظاہر کرنا تھا کہ علی رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے مددگار اور دوست ہیں۔ میرا تو یہی خیال ہے کہ آپ یہ جواب دینا کبھی بھی پسند نہ کریں گے۔ مجھے وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا کہ آپ اس قسم کی باتیں اس حکیم مطلق رب الارباب کے لیے جائز سمجھیں گے۔ نہ ہی حکیم اسلام خاتم النبیین ﷺ کے لیے۔

آپ سے بہت بعید ہے کہ آپ رسول کے لیے یہ جائز و مناسب قرار دیں کہ وہ اپنی تمام تر صلاحیتیں اور پوری پوری کوشش ایسی چیز واضح کرنے میں صرف کر دیں جو خود روشن اور واضح ہو۔ جس کی وضاحت کی کوئی ضرورت ہی نہ ہو یا ایسے عمل کی وضاحت فرمائیں جسے وجدان و عقل سلیم واضح سمجھیں۔ مجھے تو کوئی شک نہیں کہ آپ یقیناً پیغمبر ﷺ کے اقوال و افعال کو اس سے بلند و برتر سمجھتے ہوں گے کہ اگر اباب عقل اس کو معیوب سمجھیں یا فلاسفہ و صاحبان حکمت مکہ چینی کریں۔

کوئی شبہ نہیں کہ آپ رسول ﷺ کے قول و فعل کی قدر و منزلت سے واقف ہیں۔ آپ معرفت رکھتے ہیں کہ رسول ﷺ کے افعال و اقوال کس قدر حکمت سے لبریز اور شان عصمت کے حامل ہوتے ہیں۔

(۲۳۰) حاشیہ نمبر ۲۱۶ کی طرف رجوع کریں۔

خداوند عالم جس کے متعلق فرمائے:

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ مُطَاعٍ
فَتَمَّ أَمِينٍ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ.

بے شک یہ قرآن ایک معزز فرشتہ جبرئیل کی زبان کا پیغام ہے جو بڑا
قوی، عرش کے مالک کی بارگاہ میں بلند رتبہ رکھتا ہے۔ سب فرشتوں کا
سرور، امانتدار ہے اور مکہ والو تمہارے ساتھی محمدؐ دیوانے نہیں
ہیں۔ (۲۳۱)

آیا رسول خدا ﷺ کو محکم کیا جاسکتا ہے کہ وہ واضح باتوں کی وضاحت اور بدیہی چیزوں کے
بیان کرنے کے لیے اتنا اہتمام کریں اور ان اظہر من الشمس چیزوں کو واضح کرنے کے لیے ایسا سازو
سامان فراہم کریں۔

ایسی بے نیکی و بے ربط پیش بندیاں کریں۔ خدا و رسول ﷺ کی ذات ان مہملات سے پاک
وصاف اور بزرگ و برتر ہے۔

(خدا حق کی آپ کے ذریعے مدد و نصرت فرمائے) آپ یقیناً یہ جانتے ہوں گے کہ اس چلچلاتی
دو پہر میں، اس موقع و محل کے مناسب اور غدیر کے دن کے افعال و اقوال کے لائق و سزاوار یہی بات
تھی کہ آپ اپنی ذمہ داری پوری کر دیں اور اپنے بعد کے لیے جانشین معین فرمائیں۔

آنحضرت ﷺ کا انداز گفتگو نیچے تلے الفاظ، واضح عبارت بھی ہی کہتی ہے اور عقلی دلیلوں سے
بھی اسی بات کا قطع و یقین ہوتا ہے کہ آنحضرت کا مقصد اس دن یہی تھا کہ حضرت علیؑ کو اپنا ولیعہد
اور اپنے بعد جانشین و قائم مقام کر جائیں۔

لہذا یہ حدیث ان تمام قرآن کے ساتھ جسے الفاظ حدیث اپنے دامن میں لیے ہوئے ہیں، امیر المؤمنین کی خلافت و امامت کے متعلق صریح اور واضح نص ہے۔ جس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں اور نہ اس معنی کو چھوڑ کر دوسرے معنی مراد لینے کی گنجائش نکلتی ہے۔ یہ تو ایسی واضح چیز ہے کہ کسی دلیل کی ضرورت ہی نہیں بشرطیکہ انسان چشم اور گوش شنوار رکھتا ہو۔ بہر حال الفاظ حدیث سے وہی باتیں ذہن میں آتی ہیں جو ہم نے بیان کیں۔ (۲۳۲)

لہذا حدیث کے بیان کا کوئی سبب بھی ہو الفاظ سے جو معنی فوراً ذہن میں آتے ہیں وہی مراد ہوں گے اور اسباب پر اعتنائہ کی جائے گی۔

اس حدیث خدر میں اہل بیت علیہم السلام کا جو ذکر ہوا تو یہ ہمارے ہی بیان کیے ہوئے معنی کا مؤید ہے۔ ہم نے جو کچھ سمجھا ہے اسی کی تائید ہوتی ہے کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اہل بیت علیہم السلام کو قرآن مجید کا ہم پلہ قرار دیا ہے اور ارباب عقل کے لیے نمونہ ہدایت فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم مضبوطی سے تھامے رکھو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ ایک کتاب خدا، دوسرے عترت و اہل بیت علیہم السلام۔ (۲۳۳)

آپ نے ایسا اس لیے کیا اور اس وجہ سے فرمایا کہ انتہا والے جان لیں، سمجھ لیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ بند ہونے کے بعد بس ان ہی دو چیزوں کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے، یہی دونوں بھروسہ کے لائق ہیں۔ ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی اطاعت و اتباع واجب و لازم ہونے کا آپ اسی سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کتاب خدا کے برابر قرار دیا ہے۔ کتاب خدا جس کے پاس باطل کا گزر رنگ نہیں اس کا ہم پلہ انھیں فرمایا ہے لہذا جس طرح کتاب الہی کو چھوڑ کر کسی دوسری

(۲۳۲) خصوصاً ”قرآن عقی و نقل“ جسکی طرف اشارہ ہو چکا ہے۔

(۲۳۳) حاشیہ نمبر ۲، ۳ کی طرف رجوع کریں۔

کتاب کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں ہو سکتا۔

بالکل اسی طرح ائمہ اہلبیتؑ کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں (۲۳۴) اور آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا کہ یہ دونوں کبھی ختم نہ ہوں گے یا کبھی جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچیں۔ (۲۳۵) اور واضح دلیل ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد زمین ان ائمہ اہل بیتؑ سے خالی نہیں ہو سکتی۔ ان میں کوئی نہ کوئی فرد ہر زمانہ اور ہر وقت ضرور موجود رہے گا جو کتاب الہی کے ہم پلہ ہوگا۔

اگر آپ اس حدیث پر اچھی طرح غور و تدبیر فرمائیں تو یہ حقیقت آپ پر منکشف ہوگی کہ آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد فرما کر خلافت کو ائمہ طاہرین ہی میں منحصر کر دیا ہے۔ ان کے علاوہ گنجائش ہی نہیں نکلتی۔ اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہو رہی ہے جسے امام احمد نے اپنی سند میں زید بن ثابت سے روایت کی ہے۔

زید بن ثابت کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَنّی تَارِکٌ فِیْکُمْ خَلِیْفَتَیْنِ : کِتَابُ اللّٰہِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِّنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ وَعِترَتِیْ اَہْلَ بَیْتِیْ فَاِنَّهُمَا لَنْ یَقْتَرِفَا حَتٰی یَرُوْذَا عَلٰی الْحَوْضِ .

میں تم میں اپنے دو جانشین چھوڑے جاتا ہوں کتاب خدا جو ایک رسی ہے جس کا سلسلہ آسمان سے زمین تک ہے دوسرے میری عترت و اہلبیتؑ یہ حوض کوثر پر میرے پاس آنے تک ایک دوسرے سے کبھی جدا نہ

(۲۳۴) حاشیہ نمبر ۳۲، ۳۳ کو ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۳۵) حاشیہ نمبر ۳۳ کی طرف رجوع کریں۔

ہونگے۔ (۲۳۶)

یہ بذات خود ائمہ اطہار علیہم السلام کی امامت پر نص ہے۔ آپ بے خبر نہ ہوں گے کہ عترت کی اتباع کو واجب و لازم کرنا بعینہ امیر المومنین علیہ السلام کی اطاعت و اتباع کو واجب کرنا ہے۔ اس لیے کہ آپ راس و رئیس اہلبیت علیہم السلام تھے لہذا حدیث غدیر ہو یا اس جیسی دیگر حدیثیں سب کی سب حضرت علی علیہ السلام ہی کی امامت و خلافت کی نصوص صریحہ ہیں۔ سب سے آپ ہی کی امامت ثابت ہوتی ہے۔

وہ اہلبیت علیہم السلام جن کی منزلت خدا و رسول ﷺ کے نزدیک کلام الہی جیسی تھی اور جو روایتیں خود امیر المومنین علیہ السلام کے متعلق وارد ہوئی ہیں ان سے (آپ کی گراں قدر شخصیت اور جلالت و عظمت کے ساتھ ساتھ) آپ کی امامت ثابت ہوتی ہے اور یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ ہر اس شخص کے دلی تھے جس کے رسول اللہ ﷺ دلی تھے۔

(۲) ان قعطلی دلیلوں کے علاوہ آپ کیلئے نص وراثت ہی کافی ہے کیونکہ یہ تجاہت بالغہ کو اپنے اندر سیٹھے ہوئے ہے۔

(۲۳۶) رجوع کریں مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۱۸۲، ۱۸۳ و ۱۸۹ طبع المکتبۃ المصریۃ، الدار المکتبۃ (سیوطی شافعی) ج ۲ ص ۶۰، تاریخ المودۃ (قدوسی حنفی) ص ۳۸ اسلامبول و مجمع الزوائد (بیہقی شافعی) ج ۹ ص ۱۶۲۔ نیز حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ فرمائیں۔

وائس چانسلسر

(۱) حدیث غدیر اور اس میں تاویل کا امکان نہ ہونا قبول ہے۔

(۲) اہلسنت طریق سے حدیث وراثت بیان کرنے کی درخواست۔

(۱) آپ جیسے نرم لب و لہجہ میں اپنا مطلب بیان کرنے والا میں نے کسی کو نہیں پایا اور نہ ہی میں نے آپ جیسا زور استدلال کسی میں دیکھا ہے۔ آپ نے جن قرائن کا ذکر کیا ان پر غور کرنے سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے وہی ٹھیک ہے۔ شک و شبہات کے بادل جھٹ گئے اور یقین کے چہرے سے شکوک کے پردے اُٹھ گئے۔ اب کوئی تردد باقی نہیں رہا یقیناً حدیث غدیر میں لفظ ولی و مولیٰ سے مراد اولیٰ بالتصرف ہے، نہ کہ کچھ اور کیونکہ اگر اس لفظ سے ناصر یا محبت وغیرہ مقصود ہوتے تو پھر حادث کو عذاب کا سوال کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی لہذا لفظ مولیٰ کے متعلق آپ کی جو رائے ہے وہی پایہ تحقیق کو پہنچی ہوئی اور درست ہے، اس میں تاویل کا امکان نہیں ہے۔

(۲) اب ہماری یہ خواہش ہے کہ حدیث وراثت کو بطریق اہل سنت تحریر فرمائیے تاکہ ہم اس میں بھی تدبیر کر سکیں۔

حق شناس

علیؑ، وارث پیغمبر ہیں۔

کوئی شبہ نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؑ کو اپنے علم و حکمت کا اسی طرح وارث بنایا جس طرح دیگر انبیاء کرام نے اپنے اوصیاء کو بنایا تھا۔ چنانچہ خود آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے:

أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ.

میں شہر علم ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ۔ جو علم کا طلبگار ہو وہ دروازے

سے آئے۔ (۳۳۷)

حضرت نے یہ بھی فرمایا۔

أَنَا ذَاارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا.

میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں۔ (۳۳۸)

نیز فرمایا۔ عَلِيٌّ بَابٌ عِلْمِيٌّ وَمَنْ مَنِ مِنْ بَغْدِي لَا مَتِي مَا أَرْسَلْتُ

بِهِ، حُبَّهُ إِيْمَانٌ وَبُغْضُهُ نِفَاقٌ.

(۳۳۷) حاشیہ نمبر ۱۳۶ کی طرف رجوع کریں۔

(۳۳۸) حاشیہ نمبر ۱۳۷ کی طرف رجوع کریں۔

علی میرے علم کا دروازہ ہیں اور میں جن چیزوں کو لے کر مبعوث ہوا، میرے بعد میری امت سے ان چیزوں کو علی علیہ السلام ہی بیان کریں گے، ان کی محبت ایمان اور ان کی دشمنی نفاق ہے۔ (۲۴۹)

زید بن ابی اوفی کی حدیث ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:
وَأَنْتَ أَخِي وَوَارِثِي، قَالَ: وَمَا إِرْثُ مِنْكَ؟ قَالَ: مَا وَرَثَ
الْأَنْبِيَاءُ مِنْ قَبْلِي.

تم میرے بھائی ہو، تم میرے وارث ہو۔ امیر المومنین علیہ السلام نے پوچھا:
میں آپ کی کس چیز کا وارث ہوں؟ فرمایا: مجھ سے جو شتر کے انبیاء نے
اپنے اوصیاء کو جن چیزوں کا وارث بنایا انھیں چیزوں کے تم بھی وارث
ہو۔ (۲۵۰)

بریدہ کی حدیث میں صاف صاف تصریح ہے کہ وارث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم علی علیہ السلام ہی ہیں۔ (۲۵۱)
دعوتِ مشیرہ کے موقع پر حدیث دار کے عنوان سے جو کچھ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اسی پر
غور کیجیے وہی آپ کی تسلی کے لیے کافی ہوگا۔ (۲۵۲)

(۲۴۹) رجوع کریں کنز العمال (متقی ہندی) ج ۶ ص ۱۵۶، کشف الخفاء (.....) ج ۱ ص ۲۰۴۔ نیز حاشیہ
نمبر ۱۸۸ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۵۰) رجوع کریں الریاض النضرہ (محب الدین طبری شافعی) ج ۲ ص ۲۳۲، ۲۶۔ نیز حاشیہ نمبر ۱۱۰ ملاحظہ
فرمائیں۔

(۲۵۱) حاشیہ نمبر ۲۶۲ کی طرف رجوع کریں۔

(۲۵۲) حاشیہ نمبر ۹۱ کی طرف رجوع کریں۔

اسی وجہ سے حضرت علیؑ حضرت رسولؐ کی زندگی میں فرمایا کرتے تھے کہ:

خدا کی قسم میں رسول ﷺ کا بھائی ہوں، ان کا ولیعہد ہوں، ان کے چچا کا بیٹا ہوں، ان کے علم کا وارث ہوں۔ لہذا مجھ سے زیادہ حقدار کون ہو سکتا ہے؟ (۲۵۳)

ایک مرتبہ امیر المومنینؑ سے پوچھا گیا کہ آپ رسول ﷺ کے وارث کیونکر ہو گئے؟ جبکہ آپ نے اپنے چچا سے تو کوئی ارث نہ پایا آپ نے فرمایا کہ: آنحضرت ﷺ نے تمام اولاد عبدالمطلب کو جمع کیا جو گروہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ ان کی دعوت کی سب نے پیٹ بھر کر کھایا اور کھانا اسی طرح بچا رہا جس طرح تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے کسی نے کچھ کھایا ہی نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے کھانے سے فراغت کے بعد ارشاد فرمایا:

اے فرزند ان عبدالمطلب! میں خاص طور پر تمہاری طرف اور عمومی طور پر لوگوں پر مبعوث ہوا ہوں، لہذا تم میں کون اس شرط پر میری بیعت کرتا ہے کہ وہ میرا بھائی ہو، میرا ساتھی ہو، میرا وارث بنے کوئی بھی کھڑا نہ ہوا۔ البتہ میں کھڑا ہو گیا اگرچہ میں سب سے چھوٹا تھا۔ حضرت رسولؐ نے مجھ سے کہا: تم بیٹھ جاؤ، پھر تین مرتبہ آپ نے اسی بات کو دہرایا اور ہر مرتبہ

(۲۵۳) رجوع کریں خصائص امیر المومنین (نسائی شافعی) ص ۱۸، مصر، فتح الملک العلّی، ص ۱۳۳، باب مدۃ العلم علی (مغربی) ص ۲۱، مصر، نظم درر السعیدین (زندہ حنفی) ص ۹۷، مجمع الزوائد (بخاری شافعی) ج ۹ ص ۱۳۳ (اور اس کو صحیح مانتے ہوئے)، ذخائر العقبی (محب الدین طبری شافعی) ص ۱۰۰، شرح نوح البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۱۳ ص ۱۸۸، مصر، تحقیق محمد ابوالفضل، الریاض النضرہ (محب الدین طبری) ج ۲ ص ۳۰۰، میزان الاعتدال (ذہبی) ج ۳ ص ۲۵۵، ذخائر السعیدین (مغربی) ج ۱ ص ۲۲۲، ۱۷۵۔

میں کھڑا ہوتا رہا اور آپ بٹھا دیا کرتے۔ تیسری مرتبہ جب کوئی کھڑا نہ
ہوا تو حضرت رسول ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر رکھا۔ اسی وجہ
سے میں اپنے چچا کے بیٹے حضرت رسول خدا ﷺ کا وارث ہوا اور چچا
کانہ ہو سکا۔ (۲۵۴)

امام حاکم نے مستدرک میں ایک روایت درج کی ہے اور علامہ ذہبی نے بھی تلخیص مستدرک میں
اسے نقل کیا ہے اور دونوں کو صحت کا یقین ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ غم بن عباس سے کسی نے
پوچھا:

آپ لوگوں کی موجودگی میں حضرت علیؑ حضرت رسول ﷺ کے وارث کیسے بن گئے؟
غم نے جواب دیا: اس لیے کہ وہ ہم میں سب سے پہلے اسلام لائے اور ہم سے زیادہ
رسولؐ سے وابستہ و پیوستہ رہے۔ (۲۵۵)

تمام لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ رسول ﷺ کے وارث علیؑ ہی ہیں۔ عباس یا دیگر بنی
ہاشم رسول ﷺ کے وارث نہیں، یہ حقیقت اتنی آشکارا تھی کہ سب کے سب شک و تردید کے بغیر

(۲۵۴) رجوع کریں:

تاریخ (طبری) ج ۲ ص ۳۲۱، خصائص امیر المؤمنین (نسائی شافعی) ص ۱۸، مصر، شرح نفع البلاغہ
(ابن ابی الحدید) ج ۱۳ ص ۲۱۲، مصر، با تحقیق محمد ابو الفضل، کفایۃ الطالب (مفتی شافعی) ص ۲۰۶، الحدید ریہ و مسند
(احمد بن حنبل) ج ۲ ص ۲۵۲، ح ۱۳ (باصدح) ط دار المعارف، منتخب کنز العمال (مفتی ہندی) در حاشیہ مسند
(احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۴۲، ط المیسرہ مصر و کنز العمال (مفتی ہندی) ج ۱۵ ص ۱۵۳، ح ۳۵۳، ط حیدر آباد۔
(۲۵۵) رجوع کریں المسد رک (حاکم) ج ۳ ص ۱۲۵، ط حیدر آباد، تلخیص المسد رک (ذہبی) در ذیل المسد رک
(حاکم) ج ۳ ص ۱۲۵ (اور اس کو صحیح مانتے ہوئے)، منتخب کنز العمال (مفتی ہندی) در حاشیہ مسند (احمد بن حنبل)
ج ۵ ص ۴۲، ط المیسرہ مصر و کنز العمال (مفتی ہندی) ج ۱۵ ص ۱۲۵، ح ۳۶۲، ط حیدر آباد۔

اس سے آگاہ تھے لیکن ان لوگوں کو اس کا سبب معلوم نہیں تھا کہ چچا کے ہوتے ہوئے علیؑ جو چچا زاد بھائی تھے وہ کیونکر وارث رسول ﷺ ہو گئے۔ جبکہ حضرت چچا عباس وارث نہ ہوئے کوئی اور چچا زاد اور رشتہ دار بھی وارث نہ ہوا۔

اسی وجہ سے ان لوگوں نے کبھی خود حضرت علیؑ سے اس کی وضاحت چاہی، کبھی قسم سے پوچھا اور ان دونوں بزرگواروں نے جو جواب دیا وہ آپؐ سن چکے ہیں۔ ورنہ واقعی حقیقی جواب تو یہ ہے کہ خداوند عالم نے روئے زمین کے باشندوں پر ایک نظر ڈال کر محمد مصطفیٰ ﷺ کو منتخب کیا اور انھیں خاتم النبیین ﷺ بنایا۔ پھر دوسری مرتبہ زمین پر نگاہ کی اور حضرت علیؑ کو منتخب کیا اور اپنے رسولؐ پر جی فرمائی کہ علیؑ کو اپنا وارث اور وصی مقرر کر دیں۔ (۲۵۶)

امام حاکم مستدرک میں قسم والی حدیث کو بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ: مجھ سے قاضی القضاۃ ابوالحسن محمد بن صالح ہاشمی نے بیان کیا، وہ کہتے تھے کہ میں نے ابو عمرو قاضی سے سنا، انھوں نے اسمعیل بن اسحاق قاضی سے سنا۔ اسمعیل بن اسحاق سے قسم بن عباس کے اس قول کا ذکر ہوا تو انھوں نے فرمایا: وارث یا تو نسب کی وجہ سے وارث ہوتا ہے یا ولای کی وجہ سے اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ چچا کی موجودگی میں چچا زاد بھائی وارث نہیں ہو سکتا۔

اسمعیل بن اسحاق فرماتے ہیں کہ اس اتفاق و اجماع سے ظاہر ہوا کہ علیؑ رسول ﷺ کے علم کے وارث ہوئے ان کے سوا اور کوئی وارث نہیں ہوا۔ (۲۵۷)

(۲۵۶) حاشیہ نمبر ۲۶۵ کی طرف رجوع کریں۔

(۲۵۷) رجوع کریں المسد رک (حاکم) ج ۳ ص ۱۲۵۔

اور یہ کہ علی (علیہ السلام) وارث پیامبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں، رجوع کریں: کفایۃ الطالب (صحیح شافعی) ص ۲۶۱ ج ۳ ص ۳۰۹ ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۱ ص ۸۹ ج ۱ ص ۱۳۸

وائس چانسلر

نصوص وصایت کی درخواست۔

ہم اہل سنت امیر المؤمنین علیہ السلام کے وحی ہونے کو قبول نہیں کرتے اور اسکے متعلق وارد شدہ نصوص سے آگاہ نہیں ہیں۔ مہربانی ہوگی اس کی وضاحت فرمائیے میں آپ کا پاس گزار ہوں گا۔

www.ziaara.com
jabir.abbas@yahoo.com
Sabeel-e-Saleem

حق شناس

نصوص وصایت۔

امیر المومنین علیہ السلام کے وصی و خلیفہ علیہ السلام ہونے کے متعلق اہل بیت طاہرین علیہم السلام سے صریح اور متواتر نصوص موجود ہیں۔ (۲۶۰) اور بطریق اغیار آپ جان چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام کی گردن پر ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمایا کہ:

هَذَا أَخِي وَوَصِيّ، وَخَلِيفَتِي فِيكُمْ، فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا.

یہ میرے بھائی ہیں، میرے وصی ہیں اور تم میں میرے خلیفہ ہیں، ان کا

حکم سنو اور ان کی اطاعت کرو۔ (۲۶۱)

بریدہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِكُلِّي نَبِيٍّ وَصِيٍّ وَوَارِثٍ، وَأَنْ وَصِيَّيَّ وَوَارِثِيَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي

طَالِبٍ علیہ السلام۔

ہر نبی کا وصی اور وارث ہوتا ہے اور میرے وصی و وارث علی بن ابی طالب

(۲۶۰) (رجوع کریں بحار الانوار (علامہ مجلسی) ج ۲۲ باب ۱ ص ۳۵۹ وج ۳۸ باب ۵۶ ط جدید تہران، امالی (شیخ

مصدق) ص ۱۵۱ ردیہ۔ اس کے علاوہ مربوط شیعہ کتب۔

(۲۶۱) حاشیہ نمبر ۹۱ ملاحظہ فرمائیں۔

ہیں۔ (۲۶۲)

سلمان فارسی کہتے ہیں کہ: پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

إِنَّ وَصِيَّيَ وَمَوْضِعَ سِرِّي، وَخَيْرُ مَنْ أَمَرَكَ بَعْدِي، يُنْجِزُ
عِدَّتِي، وَيَقْضِي دِينِي عَلَيَّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ ؑ۔

میرے وصی اور میرے رازوں کی جگہ اور بہترین ہستی جسے میں اپنے بعد
چھوڑ کر جانے والا ہوں، جو میرے کیے ہوئے وعدوں کو پورا کرے گا،
میرے قرض ادا کرے گا وہ علی بن ابی طالب ؑ ہیں۔ (۲۶۳)

یہ حدیث نص صریح ہے کہ حضرت علی ؑ اور صی رسول ﷺ تھے اور تصریح ہے کہ آپ رسول کے
بعد افضل خلافت تھے۔ اس مطلب کا لازمہ یہ ہے کہ آپ خلیفہ ہیں اور آپ کی اطاعت واجب ہے۔
یہ بات کسی عاقل سے پوشیدہ نہیں ہے۔

حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں انس سے روایت کی ہے کہ:

آنحضرت نے ارشاد فرمایا:

(۲۶۲) رجوع کریں ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۳ ص ۵۳۱ و ۵۳۲، ۱۰۲۲،
النائب (ابن مغازی شافعی) ص ۲۰۰ ج ۲۳۸، النائب (خوارزمی حنفی) ص ۴۲، ذخائر العقبی (عبد الذین
طبری) ص ۷۱، المیزان (ذہبی) ج ۲ ص ۲۷۳، بیان تلخیص المودہ (قدوسی حنفی) ص ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴

يَا أَنَسُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا الْبَابِ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ ،
وَسَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ ، وَيَعُوبُ الدِّينَ ، وَخَاتِمُ الْوَصِيِّينَ ،
وَقَائِدُ الْفِرِّ الْمُحْجَلِينَ قَالَ أَنَسُ : فَجَاءَ عَلِيٌّ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مُسْتَبْشِراً وَاعْتَنَقَهُ ، وَقَالَ لَهُ : أَنْتَ تُؤَدِّي عَنِّي ،
وَتُسَمِّعُهُمْ صَوْتِي ، وَتُبَيِّنُ لَهُمْ مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْ بَعْدِي .

اے انس پہلا وہ شخص جو اس دروازے سے تمہارے پاس آئے گا وہ
امام المتقین ، سید المسلمین ، یعوب الدین ، خاتم الوصیین ، قائد
الفر المجہلین ہوگا۔ انس کہتے ہیں کہ ناگاہ حضرت علیؑ تشریف لائے۔
رسول ﷺ انھیں دیکھتے ہوئے ہشاش بشاش ہو کر ان کی طرف بڑھے
اور گلے سے لگایا اور فرمایا: تم میری جانب سے حقوق ادا کرو گے، تم میری
آواز لوگوں کو سناؤ گے اور میرے بعد جب لوگوں میں اختلاف پیدا ہوگا
تو حق واضح کرو گے۔ (۲۶۳)

طبرانی نے معجم کبیر میں ابوالیوب انصاری سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
اے فاطمہؑ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ خداوند عالم نے روئے زمین کے
باشعبدوں پر ایک نگاہ ڈالی اور تمہارے باپ کو منتخب کیا اور انھیں رسالت

(۲۶۳) رجوع کریں حلیۃ الاولیاء (ابو نعیم) ج ۱ ص ۶۳، شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۱ ص ۱۶۹ ط مصر
تحقیق محمد ابوالفضل، السائق (خوارزمی خشی) ص ۴۲، ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر
شافعی) ج ۲ ص ۳۸ ح ۱۰۵۵، کفایۃ الطالب (سجی شافعی) ص ۲۱۲ ط الحیدریہ، میزان الاعتدال (ذہبی) ج ۱
ص ۶۲، مطالب السؤل (ابن طلحہ شافعی) ص ۲۱ ط تہران وینا بیع المودہ (مقدوسی خشی) ص ۳۱۳ ط اسلامبول۔

پر فائز کیا۔ پھر دوبارہ نگاہ ڈالی تو تمھارے شوہر کو منتخب کیا اور مجھے وحی فرمائی تو میں نے تمھارا نکاح ان سے کر دیا اور ان کو اپنا وصی بنایا۔ (۲۶۵)

غور فرمائیے کہ کس طرح خداوند عالم نے حضرت خاتم النبیین ﷺ کو منتخب کرنے کے بعد تمام روئے زمین کے باشندوں میں حضرت علیؑ کو منتخب فرمایا۔ اور یہ بھی ملاحظہ کیجیے کہ خداوند عالم نے جس طرح نبی کا انتخاب فرمایا، ٹھیک اسی طرح وصی نبی کو بھی منتخب فرمایا۔ یہ بھی دیکھیے خداوند عالم نے اپنے پیغمبر ﷺ پر وحی فرمائی کہ ان سے اپنی بیٹی بیاہ دو اور انھیں اپنا وصی بناؤ۔

یہ بھی سوچیے کہ آنحضرت ﷺ سے پہلے دوسرے انبیاء کے خلفاء و جانشین، ان کے اوصیاء کے علاوہ اور بھی کوئی ہوئے؟؟ اور کیا خدا کے منتخب کیے ہوئے خاتم النبیین ﷺ کے وصی کو ہٹا دینا اور غیروں کو اس پر مقدم کرنا جائز ہے؟ اور کیا کسی شخص کے لیے سزاوار ہے کہ ان پر حکمران بن بیٹھے، خود خلیفہ بن جائے اور وصی رسول ﷺ کو عوام اور رعایا جیسا بنا دے۔ اور کیا عقلاً ممکن ہے کہ زبردستی مسند خلافت پر بیٹھ جانے والے شخص کی پیروی ایسے شخص کے لیے واجب ہو جسے خدا نے نبی ﷺ کی طرح منتخب کیا ہو۔ بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا اور رسول ﷺ

(۲۶۵) رجوع کریں کنز العمال (متقی ہندی) ج ۶ ص ۱۵۳ ح ۲۵۴۱، منتخب کنز العمال (متقی ہندی) در حاشیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۳۱، کفایۃ الطالب (سجی شافعی) ص ۲۹۶ ط الحیدریہ، البیان فی اخبار صاحب الزمان (سجی شافعی) مہراہ با کفایۃ الطالب (سجی شافعی) ص ۵۰۲ ط الحیدریہ، مجمع الزوائد (ذہبی) ج ۸ ص ۲۵۳، المفصول المہم (ابن صباغ مالکی) ص ۲۸۱، مناقب علی بن ابیطالب (ابن مغازی شافعی) ص ۱۰۱ ح ۱۴۴ و بیاض المودودہ (قدوسی حنفی) ص ۸۱ ط اسلامبول۔

تو اور کسی کو منتخب کریں اور ہم ان کے انتخاب کو ٹھکرا کر کسی دوسرے کو منتخب کر لیں حالانکہ خدا قرآن میں فرما رہا ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا.

کس مومن و مومنہ کو یہ حق نہیں کہ خدا اور رسول ﷺ جب کسی امر میں اپنا حکم صادر کر دیں تو وہ اپنے پسند و اختیار کو دخل دے جو خدا اور رسول کے حکم کی نافرمانی کرے گا وہ واضح کفر اسی میں مبتلا ہوگا۔ (۲۶۶)

وائس چانسٹر

مکراہ و صایت کی دلیل۔

اہل سنت حضرت علیؑ کے وصی رسول ﷺ ہونے کو نہیں مانتے وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جسے بخاری نے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے کہ:

جناب عائشہ کی خدمت میں تذکرہ ہوا کہ رسول ﷺ نے اپنا وصی حضرت علیؑ کو بتایا تھا۔ جناب عائشہ بولیں: یہ کون کہتا ہے؟ میں نے رسول ﷺ کو دیکھا۔ میں اپنے سینہ رسول ﷺ کو لٹائے ہوئے تھی۔ آنحضرت ﷺ نے طشت طلب کیا۔ اس پر جھکے اور انتقال کر گئے اور مجھے پتہ بھی نہ چلا لہذا حضرت علیؑ کو وصی بنانے اور علیؑ سے وصیت کرنے کا موقع کہاں ملا؟ (۲۶۷)

جناب عائشہ فرمایا کرتیں کہ آنحضرت ﷺ نے میری آغوش میں دم توڑا (۲۶۸) اور یہ بھی فرمایا کرتیں کہ میرے سینہ پر لیٹے لیے رسول ﷺ کا انتقال ہوا۔ (۲۶۹) کبھی فرمایا کہ رسول کا سر میرے زانو پر تھا کہ ملک الموت قبض روح کے لئے آئے۔ (۲۷۰)

-
- (۲۶۷) رجوع کریں صحیح (بخاری) ج ۳ ص ۶۳ ج ۱۸ مطابیع الشعب، صحیح (مسلم) ج ۲ ص ۱۵۱ مطبوعی مصر
- (۲۶۸) رجوع کریں صحیح (بخاری) ج ۶ ص ۱۴ مطابیع الشعب۔
- (۲۶۹) رجوع کریں صحیح (بخاری) ج ۶ ص ۱۶ مطابیع الشعب۔
- (۲۷۰) رجوع کریں صحیح (بخاری) ج ۶ ص ۱۸ مطابیع الشعب۔

صحیح مسلم میں جناب عائشہ سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ:

آنحضرت ﷺ نے نہ درہم چھوڑا نہ دینار اور نہ اونٹ چھوڑا نہ بکری نہ کسی چیز کے متعلق آپ نے وصیت فرمائی۔ (۲۷۱)

اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں طلحہ بن مصرف سے روایت ہے کہ:

میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا کہ کیا پیغمبر ﷺ نے اپنا وصی مقرر فرمایا۔؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ تو میں نے کہا کہ یہ کیسے ہے دوسروں کے لیے تو رسول ﷺ نے وصیت کرنا واجب قرار دیا ہے اور خود وصیت نہ کی تو انھوں نے کہا کہ پیغمبر ﷺ نے کتاب خدا کے متعلق وصیت کی ہے۔ (۲۷۲)

لہذا اب ہمیں اس تعارض احادیث کی صورت حال میں کیا کرنا ہوگا۔

(۲۷۱) رجوع کریں صحیح (مسلم) ج ۲ ص ۱۵۱ اٹھویں مصر۔

(۲۷۲) رجوع کریں صحیح (بخاری) ج ۳ ص ۳ مطالع الشعب (کتاب الوصایا)۔

حق شناس

(۱) رسول خدا کی علیؑ کو کی وصیت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔

(۲) مکران کی بیان کردہ روایات حجت نہیں ہیں۔

(۳) عقل اور وجدان بھی وصیت پر حکم لگاتی ہے۔

(۱) پیغمبر ﷺ کا حضرت علیؑ سے وصیت فرمانا ایسی بات ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کیونکہ آپ نے انھیں جب اپنے علم و حکمت کا وارث بنایا تھا (۲۷۳) تو حضرت علیؑ کو وصیت کی کہ وہ آپ کو غسل دیں اور تجھ پر تین کریں (۲۷۴)۔

(۲۷۳) حاشیہ نمبر ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹ کی طرف رجوع کریں۔

(۲۷۴) رجوع کریں طبقات (ابن سعد) ج ۲، قسم دوم ص ۶۱ و ۶۲، کنز العمال (تحقیقی ہندی) ج ۲ ص ۵۴ ح ۱۰۹۴

آنحضرت ﷺ کے قرض ادا کریں۔ رسولؐ کے کیے ہوئے وعدوں کو پورا کریں۔ رسولؐ کی ذمہ داریاں اپنے سر لیں (۲۷۵)۔ اور رسول ﷺ کے مرنے کے بعد جب لوگوں میں اختلاف پیدا ہو تو احکام الہی اور امور شریعت واضح کر دیں (۲۷۶) اور آپؐ امت سے فرما چکے تھے کہ:

میرے بعد یہ علیؑ اپنی تمھارے ولی ہیں (۲۷۷)۔ اور یہ میرے بھائی ہیں (۲۷۸)۔

وج ۳ ص ۵۵ ج ۱۰۴، وج ۶ ص ۱۵۵ ج ۲۵۸۳، وج ۶ ص ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، منتخب کنز العمال (مقی ہندی) در حاشیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۴۵، المناقب (خوارزمی خنی) ص ۲۳۶، ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۲۸۷ ج ۱۰۰۶، مجمع الروائد (ہاشمی) ج ۹ ص ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۶، المسد رک (حاکم) ج ۱ ص ۳۶۲، السیرۃ النبویہ (ابن ہشام) ج ۳ ص ۲۲۹، تاریخ (یعقوبی) ج ۲ ص ۱۰۳، الخیدریہ، نور الابصار (ہاشمی) ص ۲۸، العثمانیہ، الریاض البھرہ (طبری شافعی) ج ۲ ص ۲۳۵، ۲۳۶، مسند (احمد بن حنبل) ج ۱ ص ۲۶۰، السیدہ مصر، احقاق الحق (ستری) ج ۸ نے اس بات کو کہ علیؑ علیہ السلام نے پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا اور تجھڑکی (از الانس الجلیل (مقدسی) ص ۱۹۲، السنن الکبریٰ (بیہقی) ج ۳ ص ۵۳، انساب الاشراف (بلذری) ص ۵۷، دار العارف مصر، نزہۃ المجالس (مفوری شافعی) ج ۲ ص ۱۶۵، مشارق الانوار (حرای) ص ۶۵، ذرائع المستطین (حموی) ج ۱ ص ۳۲۱۔

(۲۷۵) رجوع کریں مجمع الروائد (ہاشمی) ج ۹ ص ۱۲۱، شرح نفع البلاغۃ (ابن ابی الحدید) ج ۱۳ ص ۲۲۸، مصر با تحقیق محمد ابوالفضل، کنز العمال (مقی ہندی) ج ۳ ص ۶۰ ج ۱۷۰، وج ۶ ص ۱۵۳، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، مسند (احمد بن حنبل) ج ۳ ص ۱۶۴۔

(۲۷۶) حاشیہ نمبر ۱۳۹ و ۱۴۰ کی طرف رجوع کریں۔

(۲۷۷) حاشیہ نمبر ۲۱۰ و ۲۱۱ کی طرف رجوع کریں۔

(۲۷۸) حاشیہ نمبر ۹۱، ۱۰۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۲۷ کی طرف رجوع کریں۔

(۱۳۴) رجوع کریں پانچ المودہ (قدوزی خنی) ص ۵۲، ۸۱، ۸۲، ۱۱۳، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۳۹ و اسلامبول، المناقب
 (ابن مخازی شافعی) ص ۸۹، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۷۸، ۳۰۹، ۳۲۲، ۳۶۶، ۳۵۳ و المناقب (خوارزمی خفی) ص ۶۳،
 ۱۳۹ و ۲۳۳، کتایب الطالب (گنجی شافعی) ص ۶۸ و ۲۶۱ ط الحیدریہ، البیان فی اخبار صاحب الزمان (گنجی شافعی)
 ضمیرہ کتایب الطالب (گنجی شافعی) ص ۵۰۲ ط الحیدریہ، الفصول الجمہ (ابن صباح مالکی) ص ۱۸۸، ترجمۃ الامام علی

میرے شہر علم کا دروازہ ہیں (۲۸۳)، میری حکمت کے گھر کا دروازہ ہیں (۲۸۵)، اس امت کے لیے بابِ حطہ ہیں (۲۸۶)، امت کے لیے امان اور سفینہ نجات ہیں (۲۸۷) ان کی اطاعت بھی اسی طرح فرض ہے جس طرح میری اطاعت فرض ہے، ان کی نافرمانی اسی طرح باعثِ ہلاکت ہے جس طرح میری نافرمانی (۲۸۸)، علیؑ کی پیروی میری پیروی ہے اور ان سے جدائی مجھ سے جدائی ہے (۲۸۹)۔

[illegible]

(۴۸۳) حاشیہ نمبر ۱۳۶ ملاحظہ فرمائیں۔

(mc) ماشیہ نمبر ۱۴۷ الملاحظہ فرمائیں۔

(۱۸۶) مائے نمبر ۱۵۲ اے۔

(۲۸۷) حاشیہ نمبر ۸، ۹ و ۱۰ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۸۸) رجوع کریں المسد رک (حاکم) ج ۳ ص ۱۲۱ و ۱۲۸، تلخیص المسد رک (ذہبی) در ذیل المسد رک

(حاکم) ج ۳ ص ۱۴۱۔ ترجمہ: الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۱۸۸

ج ۱، ۶، ۷، ۸، ۹ و ۸۸ ذرا لکھ اسماعیلین (محمّدی) ج ص ۱۲۹ ح ۱۳۲۔ نیز حاشیہ نمبر ۱۵۶ ملاحظہ فرمائیں۔

(۳۸۹) رجوع کریں المناقب (خوارزمی خفی) ص ۵۷، مناقب علی بن ابی طالب (ابن مغازی شافعی) ص ۳۳۰

ج ۱۸، ۱۸۸، ۳۲۲، مجمع الزوائد (بخاری) ج ۹ ص ۱۲۸، بیابان الموده (قدوسی خلی) ص ۳۰۳ اسلامبول و فرانک

السلطین (حمونی) ج ۱ ص ۳۹۹ ح ۲۴۷ - نیز حاشیہ نمبر ۱۵۷ ملاحظہ فرمائیں۔

علیؑ سے جو صلح رکھے اس سے رسولؐ کی بھی صلح ہے اور جس نے علیؑ سے جنگ کی اس سے رسولؐ بھی برسر جنگ ہیں (۲۹۰)۔ جس نے علیؑ سے موالات کی رسولؐ بھی اس کے ولی ہیں۔ اور جو علیؑ کو دشمن رکھے رسولؐ بھی اس کے دشمن ہیں (۲۹۱)۔ جس نے علیؑ کو دوست رکھا۔ اس نے خدا اور خدا کے رسولؐ کو دوست رکھا۔ جس نے علیؑ سے بغض رکھا اس نے خدا اور اس کے رسولؐ سے بغض رکھا (۲۹۲)۔

(۲۹۰) رجوع کریں مناقب علی بن ابی طالب (ابن مغازی شافعی) ص ۵۰ ج ۳ و ص ۶۳ ج ۹۰، المسد رک (حاکم) ج ۳ ص ۱۳۹، تجلی المسد رک (ذہبی) اور ذیل المسد رک (حاکم) ج ۳ ص ۱۳۹، صحیح (ترمذی) ج ۵ ص ۳۶۰ ج ۳۹۲، سنن (ابن ماجہ) ج ۱ ص ۵۲ ج ۱۳۵، اسد الغابہ (ابن اثیر) ج ۳ ص ۱۱ ج ۵ ص ۵۲۳، ذخائر العقبی (طبری) ص ۲۵، الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۱۱۲، المسد معصر، مجمع الزوائد (ذہبی) ج ۹ ص ۱۶۶، ۱۶۹، کفایۃ الطالب (سبکی شافعی) ص ۳۳۰، ۳۳۱ ط الحیدریہ، بیان المسودہ (قدوسی حنفی) ص ۲۹۳، ۲۶۱، ۳۰۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۱۹۳، ۲۱۶، ۱۶۵ ط اسلامبول، شواہد المتزین (حکامی حنفی) ج ۲ ص ۲۷، المناقب (خوارزمی حنفی) ص ۹۱ و ۹۲، مقتل الحسین (خوارزمی) حنفی ج ۱ ص ۶۱ و ۹۹، المعجم الصغیر (طبرانی) ج ۲ ص ۳، فتح الکبیر (نبہانی) ج ۱ ص ۲۷۱، منتخب کنز العمال (متقی ہندی) در حاشیہ منہ (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۹۲، فرائد السمعتین (حموی) ج ۲ ص ۳۸ ج ۳۸، الریاض النضرہ (محب الدین طبری) ج ۲ ص ۱۸۹، ترجمہ الامام الحسین از تاریخ دمشق (ابن عساکر) ص ۱۰۰ و تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) ج ۷ ص ۱۳۶۔ نیز اس موضوع کے لئے رجوع کریں شرح (ابن ابی الحدید) ج ۳ ص ۲۲۱ ج ۱۸ ص ۲۳۳ ط مصر۔

(۲۹۱) رجوع کریں مناقب علی بن ابی طالب (ابن مغازی شافعی) ص ۳۸۲ ج ۳۳۰ و کنز العمال (متقی ہندی) ج ۱ ص ۵۶ ج ۳۷۲۔ نیز حاشیہ ۶۲ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۹۲) رجوع کریں مناقب علی بن ابی طالب (ابن مغازی شافعی) ص ۱۰۳ ج ۱۳۵ و ۲۷۷، ترجمہ الامام علی بن

جس نے علیؑ کی ولایت قبول کی اس نے خدا اور رسول ﷺ کی ولایت قبول کی اور جس نے علیؑ سے عداوت رکھی اس نے خدا اور رسول ﷺ سے عداوت رکھی (۲۹۳)۔ جس نے علیؑ کو اذیت دی اس نے خدا اور رسول ﷺ کو اذیت دی (۲۹۴)۔ جس نے علیؑ کو سب و شتم کیا اس نے خدا اور رسول ﷺ کو سب و شتم کیا (۲۹۵)۔ علیؑ کی مدد کی نیکوکاروں کے امام، بدکاروں کے قاتل ہیں۔ جس نے علیؑ کی مدد کی وہ منصور ہوا، جس نے علیؑ کی مدد سے گریز کیا وہ ذلیل و خوار ہوا (۲۹۶)۔ علیؑ مسلمانوں کے سردار، متقین کے امام، روشن پیشانی والوں کو جنت تک لے جانے والے ہیں (۲۹۷)۔

علیؑ ہدایت کا علم ہیں، اولیائے خدا کے امام ہیں، فرمانبرداران الہی کے لیے نور ہیں، اور وہ کلمہ ہیں جسے خدا نے متقین پر لازم کیا

ابن طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۱۹۰ ح ۳۶۷۷۳، مجمع الزوائد (یثقی) ج ۹ ص ۱۲۹، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، شرح نفع البلاء (ابن ابی الحدید) ج ۱ ص ۱۷۱ مصری تحقیق محمد ابوالفضل، بیابج الموده (قدوسی خنی) ص ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۵ ط اسلامبول، کنز العمال (متقی هندی) ج ۱۵ ص ۹۵ ح ۲۴۳۲۴۳۲ و ۲۴۳۲۴۳۳ و ۲۴۳۲۴۳۴، نیز حاشیه نمبر ۱۳ ص ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲ ملاحظه فرمائیں۔

(۲۹۳) حاشیہ نمبر ۴۲ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۹۳) حاشیہ نمبر ۱۵۹ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۹۵) حاشیہ نمبر ۱۵۸ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۹۶) حاشیہ نمبر ۱۳۸ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۹۷) حاشیہ نمبر ۱۳۹ ملاحظہ فرمائیں۔

علیؑ اور رسولؐ سے وہی منزلت حاصل ہے جو رسولؐ کو خدا سے ہے (۳۰۲)۔ علیؑ رسولؐ کیلئے ایسے ہیں جیسے بدن کیلئے سر (۳۰۳)۔ علیؑ نفس رسولؐ کی مثل ہیں (۳۰۴)۔ خداوند عالم نے تمام روئے زمین کے باشندوں پر نظر ڈالی اور رسولؐ و علیؑ کو منتخب کیا (۳۰۵)۔

(۳۰۲) حاشیہ نمبر ۱۵۱ ملاحظہ فرمائیں۔

(۳۰۳) پیامبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرماتے ہیں: ”علیؑ کی مجھ سے وہی نسبت ہے جو سر کی بدن سے ہے“ رجوع کریں ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۷۵ ح ۸۷۰، الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۵۷ ط المسمیہ، نور الابصار (شبلنجی) ص ۷۳ ط العثمانیہ، اسعاف الراغبین (صبان) در حاشیہ نور الابصار (شبلنجی) ص ۱۳۳ ط العثمانیہ، بیاض المودہ (قدوسی خنی) ص ۱۸۰، ۱۸۵، ۱۸۷، ۲۸۳ و ۲۸۴ ط اسلامبول، المناقب (خوارزمی خنی) ص ۸۷ و ۹۱ ط الحیدریہ، مناقب علی بن ابی طالب (ابن مغازی شافعی) ص ۹۲ ح ۱۳۵ و ۱۳۶، الجامع الصغیر (سیوطی) ج ۲ ص ۵۶ ط المسمیہ، منتخب کنز العمال (متقی ہندی) در حاشیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۳۰، الریاض النضرہ (طبری شافعی) ج ۲ ص ۲۱۳، کنوز المحتقق (مناوی) ص ۱۸ ط بولاق، مشارق الانوار (حزروی) ص ۹۱ ط الشریفیہ، معروضہ تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) ج ۷ ص ۷۲ ط السعاده مصر۔

(۳۰۴) رجوع کریں المسد رک (حاکم) ج ۲ ص ۱۲۰، ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۶۸ ح ۸۶۷ و ۸۶۸، مجمع الزوائد (ذہبی شافعی) ج ۹ ص ۱۶۳ و ۱۶۴، الصواعق المحرقة (ابن حجر شافعی) ص ۵۷ ط المسمیہ، بیاض المودہ (قدوسی خنی) ص ۴۰، ۲۸۵، ۳۱۲ و ۳۱۳ ط اسلامبول، کنز العمال (متقی ہندی) ج ۵ ص ۱۴۳ ح ۳۱۲، خصائص امیر المؤمنین (نسائی شافعی) ص ۸۹ ط الحیدریہ، تذکرۃ الخواص (سبط بن جوزی خنی) ص ۴۰، الاستیعاب (ابن عبد البر) در حاشیہ الاصابہ (ابن حجر) ج ۳ ص ۴۶، المناقب (خوارزمی خنی) ص ۸۱، کفایۃ الطالب (سجستانی شافعی) ص ۲۸۸-۲۸۹ ط الحیدریہ و الریاض النضرہ (طبری شافعی) ج ۲ ص ۲۱۶۔

(۳۰۵) رجوع کریں مناقب علی بن ابی طالب (ابن مغازی شافعی) ص ۱۰۱ ح ۱۳۳، المناقب (خوارزمی خنی) ص ۶۳، بیاض المودہ (قدوسی خنی) ص ۳۳۶ ط اسلامبول، المفصول المہمہ (ابن صبار باغلی) ص ۲۸۱ و البیان فی

رسول ﷺ کا ایک یہی ارشاد لے لیجئے جو آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر یوم عرفات میں فرمایا تھا کہ میرے فرائض کی ادائیگی علیؑ ہی کر سکتے ہیں۔ (۳۰۶)

اس کے علاوہ بکثرت ایسی خصوصیات سے پیغمبر ﷺ نے امیر المومنینؑ کو مرفراز کیا جو صرف وصی ہی کے لیے زیب دیتی ہیں اور پیغمبر ﷺ کے قائم مقام ہی کے لیے مناسب ہیں۔

لہذا اب پوچھا جاسکتا ہے کب اور کہاں ایک عاقل انسان کے لیے ممکن ہے ان خصوصیات اور مخصوص فضائل و کمالات کے بعد امیر المومنینؑ کے وصی پیغمبر ﷺ ہونے سے انکار کرے؟ کیسے درست ہو سکتا ہے؟ کتنی حدیثوں کو جھٹلایا جائے گا؟ اور کہاں تک جھٹلایا جاسکتا ہے؟

(۲) حضرات اہل سنت ہمارے مقابلے میں دلیل و حجت نہیں لاسکتے۔ اور بخاری وغیرہ نے طلحہ بن مصرف والی حدیث جو ذکر کی ہے جس میں ہے کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا کہ کیا رسول ﷺ نے وصیت فرمائی؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں: میں نے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ رسولؐ لوگوں پر تو وصیت کرنا واجب قرار دیں اور خود وصیت نہ کریں؟ انھوں نے جواب دیا کہ آنحضرتؐ نے کتاب خدا کے متعلق وصیت فرمائی (۳۰۷)۔

یہ حدیث ہمارے لیے حجت نہیں اور نہ ہمارے جواب میں پیش کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ ہمارے

اخبار صاحب الزمان (مجتبیٰ شافعی) در انتہای کفایۃ الطالب (مجتبیٰ شافعی) ص ۵۰۲ الحدید یہ۔ نیز حاشیہ نمبر ۱۷۰ و ۲۶۵ ملاحظہ فرمائیں۔

(۳۰۶) رجوع کریں مناقب علی بن ابی طالب (ابن مغازی شافعی) ص ۲۲۲ ح ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵

نزدیک یہ حدیث ثابت ہی نہیں ہے۔ مزید برآں یہ تو حکومت و سیاست کی کارسازیاں تھیں۔ ان سب باتوں سے قطع نظر امیر المومنین علیہ السلام کے وحی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے متعلق ائمہ طاہرین علیہم السلام سے صحیح و متواتر حدیثیں موجود ہیں لہذا ان حدیثوں کی معارض حدیثیں رد کر دی جائیگی۔ انکی کوئی سند نہیں اور نہ ہی وہ حجت ہیں۔

(۳) اس کے علاوہ وصایت دلیل و برہان کی محتاج نہیں ہے۔ خود عقل بتاتی ہے اور وجدان دلالت کرتا ہے (۳۰۸)۔ اور بخاری نے ابن ابی اوفی سے یہ جو روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب خدا کے متعلق وصیت فرمائی تو یہ درست ہے مگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا ارشاد ذکر نہیں کیا گیا۔ کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں کتاب خدا کے متعلق وصیت فرمائی وہاں اہل بیت علیہم السلام سے تمسک کرنے کا بھی حکم دیا۔ ایک ساتھ دونوں سے تمسک کی تاکید کی اور امت سے فرمایا تھا کہ دونوں کی رسیوں کو مضبوطی سے تھامے رہنا اور ڈر دیا تھا کہ اگر دونوں سے تمسک نہ کرو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور یہ بھی امت کو بتا دیا تھا کہ قرآن و اہل بیت علیہم السلام کبھی جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچیں۔

اس باب میں بکثرت متواتر حدیثیں ائمہ طاہرین سے مروی ہیں اہل بیت طاہرین علیہم السلام کے علاوہ اغیار کی متعدد حدیثیں ہم گزشتہ اوراق میں ذکر کر چکے ہیں لہذا فقط انہی پر اکتفاء کیا جاتا ہے (۳۰۹)

(۳۰۸) عقل محال بتاتی ہے کہ آنحضرت بذات خود وصیت کا کہیں اور وصیت کے حوالے سے امت پر خفی بھی کریں

لیکن خود امت کی شدید احتیاج کے بوجود وصیت نہ کریں۔

(۳۰۹) رجوع کریں حاشیہ نمبر ۲، ۳، ۴، ۵، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲،

وائس چانسلر

(۱) ام المؤمنین کی حدیث سے اعراض
کیوں؟

خدا آپ پر رحم کرے آخر آپ جناب عائشہ ام المؤمنین سے کیوں روگرداں ہیں کہ آپ نے ان
کی حدیث کو کیوں پس پشت ڈال دیا؟ اور اسے کیوں فراموش کر بیٹھے؟۔

حق شناس

(۱) ام المؤمنین کی حدیث سے اعراض کی
طرف اجمالی اشارہ۔

وصیت کے متعلق جناب عایشہ کی حدیث سے اعراض اس لئے کیا گیا ہے کہ ان کی یہ حدیث حجت
نہیں ہے۔ اب کیوں حجت نہیں ہے؟ اس سلسلے میں استدعا ہے کہ مجھ سے اسکی تفصیل نہ پوچھیے۔

وائس چانسلر

(۱) ام المؤمنین کی حدیث سے اعراض کی
تفصیل بیان کرنے کی درخواست۔

حق گم کر بیٹھا ہوں اور اس حق کا طلبگار ہوں لہذا میرا سوال ان چیزوں کے متعلق ہے جنکو ترک
نہیں کر سکتا اور تشریح و تفصیل کے علاوہ آپ کے پاس کوئی چارہ بھی نہیں ہونا چاہیے۔

حق شناس

(۱) ام المؤمنین کی حدیث سے اعراض کی

تفصیل۔

(۲) عقل و صایت کا حکم لگاتی ہے۔

(۳) صحیح اخبار ام المؤمنین کے دعوے سے

معارض ہیں۔

(۱) خدا آپ کی تائید کرے آپ مجھے تفصیل پر مجبور کر رہے ہیں حالانکہ تشریح و تفصیل آپ کے لیے چنداں ضروری نہ تھی کیونکہ آپ بے خبر نہیں ہیں۔ جتنی آفتیں ٹوٹیں اور مصیبتیں نازل ہوئیں آپ ہی کی بدولت تھیں۔ و صایت کی قتل گاہ، جلی اور روشن دلیلیوں کی دجیاں اڑانے والی یہی ہیں۔ یہاں ہی نفس، ارث، محلہ اور بہہ کی بربادی ہوئی۔ سارے فتنہ و فساد، یہی ہیں (۳۱۰)

(۳۱۰) عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ: پیامبر (ص) نے کھڑے ہو کر خطاب فرمایا اور عائشہ کے گھر کی طرف اشارہ کر کے تین مرتبہ فرمایا: ”فتنہ اسی جگہ ہے اور اس جگہ سے شیطان کا سیٹھ نکلے گا۔“ رجوع کریں صحیح (بخاری) کتاب الجہاد والسیر باب ”ما جاء فی بیوت ازواج النبی“ ج ۳ ص ۳۶ طافست دار الفکر بطبع استانبول وج ۳ ص ۱۰۰ طامطالع الشعب۔

جنہوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے جنگ کرنے کے لیے شہر بہ شہر دورہ کیا اور آپ کی خلافت چھیننے اور تخت سلطنت الٹنے کی فکر میں لشکر لے کر حملہ آور ہوئیں۔

لہذا امیر المومنین علیہ السلام کے وحی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہونے پر جناب عائشہ کے قول سے استدلال کرنا (جب کہ حضرت عائشہ امیر المومنین علیہ السلام کی سخت ترین دشمن تھیں) بٹ دھری ہے جس کی کسی منصف مزاج سے توقع نہیں۔

علی علیہ السلام سے اسکی مخالفت کا یہ ایک مورد نہیں ہے۔ آیا امیر المومنین علیہ السلام کی وصایت سے انکار آسان ہے یا جنگ جمل اصغر (۳۱۱) اور یہ پہل تر ہے یا جنگ جمل اکبر (۳۱۲) دو جنگیں جس میں دل کی حالت آئینہ ہو گئی اور پوشیدہ عداوت آشکار ہو گئی۔ ان دونوں مثالوں سے امیر المومنین علیہ السلام سے حضرت عائشہ کا تعلق واضح ہو جاتا ہے یعنی اس کو جنگ سے پہلے جو دلی عناد تھا یا لڑائیوں کے بعد امیر المومنین علیہ السلام سے جو بیچ و تاب اور غم و غصہ تھا وہ مرتے دم تک رہا شی کہ آپ نے امیر المومنین علیہ السلام کے انتقال کی خبر سن کر سجدہ شکر کیا اور خوشی سے یہ اشعار پڑھے۔

فَالْقَتَّ عَصَاهَا وَامْتَقَرَتْ بِهَا النَّوَى كَمَا قَرَّ عَيْنًا بِالْأَيَّامِ الْمَسَافِرُ
عصا توڑ ڈالا اور وہ گھر میں اس طرح سکون سے بیٹھ گئی جیسے تھکا ماند مسافر جب گھر پہنچے تو اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ (۳۱۳)

(۳۱۱ و ۳۱۲) رجوع کریں کتاب نقش عائشہ در تاریخ اسلام (علامہ عسکری) ج ۱، کتاب النحل (شیخ مفید)، انساب الاشراف (بلاذری) ج ۲ ص ۲۲۸، تاریخ (طبری) ج ۴ ص ۴۷۴، اسد الغابہ (ابن اثیر) ج ۲ ص ۳۸، شرح فتح البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۲ ص ۳۸۱، بیروت انسٹ و مروج الذهب (مسعودی) ج ۲ ص ۳۵۸۔
(۳۱۳) رجوع کریں مقال (ابو الفرج اصفہانی) ص ۴۳، نقش عائشہ در تاریخ اسلام (علامہ عسکری) ج ۱ و کتاب النحل (شیخ مفید) ص ۸۳-۸۴۔

اگر آپ فرمائیں تو میں انھیں کی سرگذشت کے چند نمونے پیش کروں جن سے آپ کو اندازہ ہو کہ اسکے اور امیر المومنین علیہ السلام کے درمیان کتنا فاصلہ تھا جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ:

رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض کی زیادتی ہوئی اور اذیت بہت بڑھ گئی تو آپ اس حالت میں گھر سے باہر تشریف لے گئے کہ آپ نے دو آدمیوں کا سہارا لیا ہوا تھا اور آپ کے پیر زمین پر گھسٹے جا رہے تھے جن دو آدمیوں کا آپ سہارا لے کر نکلے تھے ان میں ایک تو عباس بن عبدالمطلب تھے اور دوسرا ایک اور شخص تھا۔

عبید اللہ بن عقبہ بن مسعود۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عباس سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم جانتے ہو وہ دوسرا شخص کون تھا۔ جس کا نام عائشہ نے نہیں لیا۔ کہا: نہیں۔ کہا: وہ علی علیہ السلام تھے۔

پھر عبد اللہ بن عباس نے کہا:

علی علیہ السلام کی کوئی اچھائی عائشہ کو بھلی معلوم نہیں ہوتی تھی (۳۱۳)

جب جناب عائشہ کو امیر المومنین علیہ السلام کی کوئی خوبی گوارا نہ تھی اور وہ ان لوگوں کے ساتھ علی علیہ السلام کا نام لینا پسند نہ کرتی تھیں جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک قدم چلے تو وہ علی علیہ السلام کے وصی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کو بیان کرنا کیسے پسند کر سکتی تھیں جو تمام خوبیوں کو اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے۔

(۳۱۳) رجوع کریں:

المسیرۃ الحلیہ (طبی شافعی) ج ۳ ص ۳۳۳ والطبقات (ابن سعد) ق ۲ ج ۲ ص ۲۹ (باصحیح) ط لیدن و صحیح (بخاری) باب مرض النبی و وفاته ج ۵ ص ۱۳۹-۱۴۰، افست دار الفکر برطانیہ استانبول۔ لیکن ابن عباس کا یہ جملہ کہ عائشہ کو علی کی اچھائی بھلی معلوم نہ ہوتی تھی ”بخاری“ نے حذف کر دیا ہے اور صرف پہلا حصہ ذکر کیا ہے بہر حال یہ تو حسب عادت ایسا کیا کرتے ہیں لیکن الطبقات (ابن سعد) نے با (صحیح) اس کا ذکر کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں جناب عائشہ کی ایک حدیث، عطاء بن یسار سے نقل کی ہے۔
عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ:

ایک شخص جناب عائشہ کی خدمت میں آیا اور حضرت علیؑ اور جناب عمار کو گالیاں دینے لگا۔ اس پر جناب عائشہ بولیں علیؑ کو گالیاں دینے سے میں منع نہیں کرتی لیکن عمار کو گالیاں نہ دو، میں نے حضرت رسول ﷺ سے عمار کے متعلق کہتے سنا ہے کہ عمار وہ شخص ہیں کہ اگر انھیں دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا جائے تو وہ وہی اختیار کریں گے جو زیادہ بہتر اور زیادہ ہدایت و رشد کا موجب ہو (۳۱۵)

اللہ اکبر! عمار کو گالیاں دینے سے جناب عائشہ تو منع کریں۔ حضرت رسول ﷺ کے صرف اس قول کی بنا پر کہ عمار کو اگر دو چیزوں میں اختیار دیا جائے تو وہ وہی اختیار کریں گے جو بہتر و افضل ہو۔ اور علیؑ کے متعلق نامزد کلمات کہنے سے نہیں منع کرتیں۔ وہ علیؑ جو حضرت رسول ﷺ کے بھائی ہیں۔ رسول ﷺ کے ولی ہیں، رسول ﷺ کے لیے ایسے ہیں جیسے جناب ہارون علیہ السلام، موسیٰ کے لیے تھے۔

حضرت رسول ﷺ کے ہمد و مہراز ہیں۔ امت رسول ﷺ میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے ہیں۔ شہر علم کا دروازہ ہیں اور وہ ہیں جن کو خدا اور رسول ﷺ دوست رکھتے ہیں اور وہ بھی خدا و رسول ﷺ کو دوست رکھتے ہیں۔ جو تمام مسلمانوں میں سب سے پہلے اسلام لائے، جنھوں نے سب سے پہلے ایمان قبول کیا، جو سب سے زیادہ علم کے مالک تھے، جن کے فضائل بے حساب ہیں۔

ایسے شخص کے متعلق بدگوئی سن کر منع نہیں کیا جاتا! افسوس ہوتا ہے کہ جیسے جناب عائشہ جانتی ہی نہ

(۳۱۵) رجوع کریں مسند (احمد بن حنبل) ج ۶ ص ۱۱۳ الحدیث مصر۔

تھیں کہ علیؑ کو خدا کے یہاں کیا منزلت حاصل ہے، رسول ﷺ کے دل میں علیؑ کی کیا جگہ ہے؟ اسلام میں ان کا کیا درجہ ہے، انھوں نے اسلام کی راہ میں کتنی سختیاں جھیلی ہیں۔ کتنی آزمائشوں میں ثابت قدم رہے اور غالباً جناب عائشہؓ نے نہ تو امیر المومنینؑ کی شان میں نازل ہونے والی کلام مجید کی آیتیں سنیں نہ احادیث جو پیغمبر ﷺ۔ کم سے کم عمار کے برابر تو رکھتیں۔
خدا کی قسم۔

جناب عائشہؓ کے اس جملہ نے تو مجھے حیران و ششدر کر دیا ہے اور میں بے حد متفکر ہو گیا ہوں جس میں جناب عائشہؓ نے کہا کہ میں نے رسول ﷺ کو دیکھا، جبکہ میں انھیں اپنے سینہ پر لٹائے ہوئے تھی۔ آپؐ نے طشت منگوایا، اس کی طرف بھٹکے۔ اسی حالت میں آپؐ کا انتقال ہو گیا اور مجھے خبر بھی نہ ہوئی۔ لہذا مجھے سمجھ نہیں آتی کہ علیؑ سے انھوں نے کہاں وصیت فرمائی تھی؟
مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ میں اس جملہ کے کس گوشے پر تہرہ کروں، ان کا یہ فقرہ مختلف جہتوں سے قابل بحث ہے۔ کاش کوئی سمجھ سکتا کہ جناب عائشہؓ جسطرح حضرت کی موت کا منظر بیان فرماتی ہیں یہ کیونکر دلیل ہے کہ آپؐ نے وصیت نہ فرمائی۔ کیا جناب عائشہؓ کی رائے میں وصیت اسی وقت صحیح ہو سکتی ہے جب انسان مرد رہا ہو ورنہ نہیں۔ یقیناً ایسا نہیں ہے بہر حال حقیقت کو جھٹلانے والے کی دلیل پست ہے خواہ وہ کوئی بھی ہو جیسا کہ خداوند عالم نے اپنی محکم کتاب میں رسول ﷺ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا اخْتَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا
الْوَصِيَّةَ. (۳۱۶)

(۳۱۶) سورہ بقرہ (۲) آیہ ۱۸۰۔

تم لوگوں پر فرض قرار دیا گیا ہے کہ جب موت آئے تو مرنے سے پیشتر اچھی وصیت کر کے جاؤ۔

تو کیا جناب عائشہ کے خیال میں رسول ﷺ کتاب خدا کے خلاف عمل کرتے تھے؟ اس کے احکام سے بے رخی برتتے تھے؟

خدا کی پناہ!

جناب عائشہ اچھی طرح جانتی تھیں کہ رسول ﷺ قدم بہ قدم قرآن کی پیروی کرتے ہیں۔ آپ کا ہر فعل اور ہر عمل کلام الہی کے مطابق ہے۔ کلام مجید کے اوامرو نواہی کی پابندی میں سب سے پیش پیش رہے۔ کلام مجید کی جملہ باتوں پر عمل کرنے میں درجہ انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔ یقیناً جناب عائشہ نے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے بھی سنا ہوگا:

مسلمان شخص اگر ایک چیز بھی قابل وصیت رکھتا ہو تو اس کے لیے جائز نہیں کہ اس چیز کے متعلق بغیر وصیت نامہ لکھے ہوئے دوران میں گزار دے۔ (۳۱۷)

یقیناً یہ اور اس قسم کے دیگر ارشادات پیغمبر ﷺ بھی جناب عائشہ نے ضرور سنے ہوں گے کیونکہ دنیا جانتی ہے کہ وصیت کے متعلق آنحضرت ﷺ نے بڑے سخت احکام دیے ہیں اور یہ نہ تو آنحضرت ﷺ کے لیے جائز ہے اور نہ جملہ انبیاء میں سے کسی نبی کے لیے جائز رہا ہے کہ لوگوں کو تو کسی چیز کا حکم دیں اور خود اس حکم کی پابندی نہ کریں یا دوسروں کو تو کسی بات سے منع کریں مگر خود اس سے پرہیز نہ کریں۔ خداوند متعال کبھی ایسے شخص کو رسالت عطا نہیں کرتا۔

(۳۱۷) رجوع کریں صحیح (بخاری) کتاب الوصیۃ ج ۳ ص ۱۸۶، مفت دار الفکر، صحیح (مسلم) کتاب الوصیۃ ج ۱۲ ص ۷۴، طبع مصر، شرح نووی، موطا (مالک) ج ۲ ص ۲۲۸، ارا حیاء الکتب العربیۃ والفتح الکبیر (نبہانی) ج ۳

ص ۹۱۔

اور جو امام مسلم وغیرہ نے جناب عائشہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ کوئی دینار چھوڑا، نہ درہم، نہ بکری نہ اونٹ نہ کسی چیز کے متعلق وصیت فرمائی۔

یہ بھی پہلی ہی حدیث کی طرح قابل قبول نہیں ہے۔ علاوہ اس کے اگر جناب عائشہ کا یہ مقصد ہے کہ آپ نے قطعی طور پر ایک چیز بھی نہ چھوڑی اور آپ ہر وصیت کیے جانے کے لائق چیز سے بالکل خالی ہاتھ تھے تو بھی صحیح نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ آپ دنیا کی فضولیات چھوڑ کر نہیں مرے جیسا کہ دنیا والے فضول چیزیں چھوڑ کر مرتے ہیں کیونکہ وہ دنیا کے سب لوگوں سے زیادہ زاہد تھے۔

آنحضرت ﷺ نے جس وقت دنیا سے انتقال کیا۔ (۳۱۸) اس وقت آپ کے ذمہ کچھ قرضے تھے، کچھ کیے ہوئے وعدے تھے، کچھ لوگوں کی امانتیں تھیں۔ جن کے متعلق آپ کا وصیت کرنا ضروری تھا۔ آپ نے اپنے بعد بس اتنا مال چھوڑا جس سے آپ کے دیون ادا ہو جائیں۔ آپ نے جن لوگوں سے وعدہ کر رکھا تھا۔ وہ وعدے پورے ہو جائیں اور ان دونوں سے جو کچھ بچ جائے وہ آپ کے ورثا کو ملے جیسا کہ صحیح روایات سے ثابت ہے کہ جناب سیدہ نے میراث پیغمبر ﷺ کا مطالبہ کیا تھا۔ (۳۱۹)

(۲) اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد ایسی قابل وصیت چیزیں چھوڑیں جیسی دنیا سے کوئی اٹھنے والا نہیں چھوڑتا۔

(۳۱۸) رجوع کریں کنز العمال (متقی ہندی) ج ۳ ص ۶۰ ح ۱۱۷۰ ط قدیم۔

(۳۱۹) رجوع کریں صحیح (بخاری) کتاب المغازی باب غزوہ خیبر ج ۵ ص ۷۷ ط محمد علی صبیح و مطابع الشعب، صحیح (مسلم) کتاب الجہاد باب "قول النبی لاناورث" (!) ج ۱۳ ص ۶ ط مصر باشرح نووی، شرح فتح البلاء (ابن ابی الحدید) ج ۱۶ ص ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲ ط مصر با تحقیق محمد ابوالفضل، کتاب ابوہریرہ (سید شرف الدین) ص ۱۳ تاریخ (طبری) ج ۳ ص ۲۰۸ و اختص ۱۱۰ اجتہاد (سید شرف الدین) ص ۵۵-۶۶۔

آپ اسی کو لے لیجیے کہ آپ نے دین خدا کو چھوڑا جس کی ابھی ابتدا ابتدا تھی۔ بالکل تازہ تازہ تھا۔ اور یہ بہ نسبت طلاء، نقرہ، مکان و جائیداد، بکھیتی و مویشی کے وحی کا زیادہ محتاج و ضرورتمند تھا کہ رسول ﷺ کا کوئی نہ کوئی وحی ضرور ہو جو آپ کی جگہ پر ان کے امور کا نگران ہو، متموں اور بے آسرا لوگوں کی سرپرستی کرے، ان کے دینی و دنیوی حالات کا مدبر و منتظم ہو۔

خدا کے رسول ﷺ کے لیے یہ بات ناممکن تھی کہ وہ دین خدا کو جو ابھی گہوارہ میں تھا خواہشوں کے حوالے کر جاتے یا اپنی شریعت کی حفاظت کے لیے خیالات و آراء پر بھروسہ کر لیتے اور اپنا وحی مقرر نہ کر جاتے جسے آپ دین و دنیا کے امور کی نگرانی کے لیے وصیت کر جاتے اور جو آپ کا ایسا قائم مقام ہوتا جس پر پورا پورا بھروسہ کیا جاسکتا۔

حضرت رسول خدا ﷺ سے بعید ہے آپ اپنے ایثار یعنی تمام روئے زمین کے باشندوں کو مثل اس بکری کے چھوڑ جائیں جو جاڑے کی رات میں ادھر ادھر ماری ماری پھرے اور اس کا کوئی حفاظت کرنے والا چرواہا نہ ہو۔

اور پناہ بخدا کہ رسول ﷺ وصیت نہ کر جائیں۔ حالانکہ اس وصیت کے متعلق ان پر وحی نازل ہو چکی تھی اور آپ اپنی امت کو وصیت کرنے کا حکم دے چکے تھے۔ حتیٰ سے تاکید کر چکے تھے۔ لہذا وصیت سے انکار کرنے والوں کی عقل کان ہی نہیں رکھتی۔ چاہے انکار کرنے والے بڑی شخصیت کے مالک ہی کیوں نہ ہوں۔

اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ نے ابتدائے دعوت اسلام میں جب کہ مکہ میں ابھی اسلام اچھی طرح ظاہر بھی نہیں ہوا تھا اور *وَآتِلِزْ غَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ* والے دن (۳۲۰) یعنی دعوتِ عشیرہ کے موقع پر امیر المومنین *عليه السلام* کو اپنا وحی مقرر فرمایا۔ جیسا کہ ہم پہلے مفصلاً بیان کر چکے ہیں۔

(۳۲۰) سورہ شعراء (۲۶) آیہ ۲۱۳۔ نیز رجوع کریں حاشیہ نمبر ۹۱۔

اس کے بعد بھی نہ تکرار آپ کو وحی فرماتے رہے اور جب موقع ملا کیے بعد دیگرے اپنے ارشادات کے ذریعے (جس کا ذکر ہم سابق میں کر چکے ہیں) وصیت پر تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ جب رسول ﷺ کے انتقال کا وقت آیا تو آپ نے ارادہ کیا کہ ہم اب تک علیؑ کے متعلق لفظی طور پر جن باتوں کی تاکید کرتے رہے ہیں تو لا جو کچھ ان کے متعلق کہا ہے اب بصورت تحریر وصیت نامہ بھی علیؑ کو لکھ دیں تاکہ اب تک جو کچھ کہا یا بیان کیا ہے اس کی تاکید و توثیق ہو جائے۔ قلم سے لکھ کر قطعی طور پر طے کر دوں۔ اسی وجہ سے آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ:

يُنَوِّنِي اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ اَبَدًا.

میرے پاس قلم و دوات لاؤ۔ میں ایسا وصیت نامہ تمہارے لیے لکھ جاؤں کہ پھر تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو۔

حضرت رسول خدا ﷺ کا یہ جملہ سن کر لوگ آپس میں جھگڑنے لگے۔ حالانکہ رسول ﷺ کی خدمت میں جھگڑنا کہاں تک مناسب ہے؟۔ بعض کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ معاذ اللہ ہدیان کہہ رہے ہیں۔ (۳۲۱) جب رسول ﷺ نے یہ سنا تو آپ نے یقین کر لیا کہ ان کے اس فقرے کے بعد وصیت نامہ لکھنا بیکار ہے۔ تحریر کا کوئی اثر نہ ہوگا، مگر یہ کہ قند بڑھ جائے آپ نے ان سے فرمایا کہ:

میرے پاس سے اٹھ جاؤ اور آپ زبانی طور پر اب تک جو کچھ کہہ سکے تھے اسی پر اکتفا کیا پھر بھی آپ نے چلتے چلاتے لوگوں کو تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ ایک تو یہ کہ علیؑ کو اپنا ولی مقرر کر دیں۔

(۳۲۱) رجوع کریں صحیح (بخاری) کتاب الجہاد و السیر باب جواز الفدح ۳ ص ۸۵ مطالع الشعب و محمد علی صبیح و صحیح (مسلم) کتاب الوصیۃ ج ۱ ص ۸۹۔ ۹۳ مصر یا شرح نووی۔

دوسرے یہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے باہر نکال دیں۔

تیسرے یہ کہ جس طرح آپ وفد بھیجا کرتے تھے وہ بھی وفد بھیجے رہیں۔

لیکن اس زمانے کی سیاست اور حکومت محدثین کو کب اجازت دے سکتی تھی کہ وہ وصیت کے پہلے جز کو بیان کرتے۔ لہذا محدثین نے بات یہ بنائی کہ پہلی بات ہم بھول گئے ہیں۔

امام بخاری نے اس حدیث کے آخر میں جس میں رسول ﷺ کا قلم دوات مانگنا اور لوگوں کا کہنا کہ رسول ﷺ ہدیان کہہ رہے ہیں، میں لکھتے ہیں۔

ان کی اصل عبارت کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ رسول ﷺ نے انتقال کے وقت تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ ایک تو یہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو، دوسرے یہ کہ جس طرح میں وفد بھیجا کرتا تھا تم بھی بھیجنا یہ لکھ کر کہتے ہیں کہ:

اور تیسری بات میں بھول گیا

اسی طرح امام مسلم اور جملہ ارباب سنن و مسانید نے ایسا ہی لکھا ہے۔ (۳۲۲) جی ہاں یہ ایسا ہی کہا کرتے ہیں!

(۳) رہ گیا ام المومنین کا یہ دعویٰ کہ رسول ﷺ کا جب وصال ہوا تو آپ ان کے سینہ پر تکیہ دیے ہوئے تھے۔ یہ ان احادیث کے معارض ہے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے ایسی حالت میں انتقال فرمایا کہ جب آپ اپنے بھائی، اور وصی (حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ) کی آغوش میں تھے۔

جیسا کہ ائمہ طاہرین رضی اللہ عنہم سے مروی متواتر احادیث کا بھی یہی فیصلہ ہے۔ اور جہاں تک غیر

(۳۲۲) حاشیہ نمبر ۳۲۱ ملاحظہ فرمائیں۔

عزیزتِ معصومین کی روایات ہیں ان میں چند درج ذیل ہیں۔ (۳۲۳)

ابن سعد نے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے:

کہ رسالت مآبؐ نے بیماری کی حالت میں فرمایا: میرے بھائی کو بلاؤ، یہ سن کر میں آپ کے قریب آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور نزدیک آؤ۔ میں اور نزدیک آ گیا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا سہارا لیا اور آخر وقت تک مجھ پر سہارا کیے باتیں کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کا لعاب دہن بھی مجھ پر گرا اور اسی حالت میں آپ نے انتقال فرمایا (۳۲۴)

نیز بہت سے صاحبانِ سخن نے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری وقت مجھے علم کے ہزار باب تعلیم کیے ہر باب سے مجھ پر ہزار باب کھل گئے (۳۲۵)

(۳۲۳) رجوع کریں ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۳ ص ۱۲ ج ۱۰۲ و ۱۰۸، مجمع الزوائد (بیہقی) ج ۹ ص ۳۶ و ۱۱۲، شرح نہج البلاغہ (محمد عبده) ج ۳ ص ۲۸۹، شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۱ ص ۲۶۵، مصر با تحقیق محمد ابوالفضل، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) ج ۱ ص ۲۶۲، ۲۶۳ تاریخ الدینہ (سہودی) ج ۱ ص ۲۳ و کنز العمال (متقی ہندی) ج ۷ ص ۱۷۹ طحیدر آباد۔

(۳۲۴) رجوع کریں الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) ج ۲ ق ۲ ص ۵۱ ط لیدن و کنز العمال (متقی ہندی) ج ۴ ص ۵۵ ج ۱۰۷ طحیدر آباد۔

(۳۲۵) رجوع کریں کنز العمال (متقی ہندی) ج ۱۵ ص ۲۱۰، فتح الملک العلی ص ۵۷ حدیث باب مدینۃ العلم علی (مغربی) ص ۱۹ ط الاسلامیہ مصر، بیانچ المودہ (قدوسی حنفی) ص ۳۷ ط اسلامبول، مطالب السؤل (ابن طلحہ شافعی) ج ۱ ص ۸۰، ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۳۸۳ ج ۱ ص ۱۰۰۳، نظم دور السطین (زندی حنفی) ص ۱۱۳، منتخب کنز العمال (متقی ہندی) در حاشیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۵ ص ۳۳ و فرائد السطین (حموی) ج ۱ ص ۱۰۱۔

حضرت عمرؓ کی یہ حالت تھی کہ جب آپ سے حضرت رسول خدا ﷺ کے آخری حالات زندگی وغیرہ کے متعلق پوچھا جاتا تو بس یہی کہتے کہ علیؓ سے جا کر پوچھو کیونکہ انھیں کے ہاتھوں تمام امور انجام پائے۔

جناب جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ کعب الاحبار نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ رسول ﷺ کا آخری کلام کیا تھا؟ حضرت عمرؓ نے حسب دستور جواب دیا: علیؓ سے پوچھو۔

کعب نے حضرت علیؓ سے آ کر پوچھا، حضرت علیؓ نے فرمایا کہ: میں نے رسول ﷺ کو اپنے سینہ پر لٹایا۔ آنحضرت ﷺ نے میرے کاندھوں پر اپنا سر ڈال دیا اور فرمایا: الصلوٰۃ، الصلوٰۃ۔ نماز۔ نماز کعب نے یہ سن کر کہا کہ تمام انبیاء کی آخری وصیت یہی ہوا کرتی ہے۔ اسی کی تاکید پر وہ مامور ہوئے اور اسی پر وہ رسول بنا کر بھیجے گئے۔

کعب نے پھر حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ غسل کس نے دیا؟ آپ نے جواب دیا کہ: حضرت علیؓ سے جا کر پوچھو۔

کعب نے پھر آ کر امیر المومنینؓ سے دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا کہ: میں نے غسل دیا۔ (۳۲۶)

جناب ابن عباس سے پوچھا گیا کہ آپ نے دیکھا تھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے جب انتقال فرمایا تو آپ کا سر کس کی آغوش میں تھا؟

(۳۲۶) رجوع کریں کنز العمال (تحقیقی ہندی) ج ۴ ص ۵۵ ح ۱۱۰۶ طابعت الکبریٰ (ابن سعد) ج ۲ ص ۵۱ لیدن۔

جناب ابن عباس نے کہا: ہاں! رسول اللہ ﷺ نے جب انتقال کیا تو آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سینے پر تکیہ کیے ہوئے تھے۔

اس پر ان سے کہا گیا کہ:

عروہ تو جناب عائشہ سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینہ پر انتقال کیا۔

جناب ابن عباس سے اس کا انکار کیا اور کہا کہ:

کیا تمہاری عقل میں یہ بات آتی ہے؟ قسم بخدا رسول اللہ ﷺ نے تو اس حالت میں انتقال کیا کہ آپ علی رضی اللہ عنہ کے سینہ پر تکیہ کیے ہوئے تھے اور علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو غسل بھی دیا (۳۲۷) اور ابن سعد نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے:

کہ جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو آپ کا سر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا (۳۲۸) اس کے متعلق تو ائمہ طاہرین سے بکثرت متواتر حدیثیں مروی ہیں۔ ائمہ طاہرین رضی اللہ عنہم سے انحراف کرنے والے بھی اس حقیقت کے معترف ہیں یہاں تک کہ ابن سعد نے شعی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب انتقال کیا تو آپ کا سر امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی آغوش میں تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو غسل دیا۔ (۳۲۹)

امیر المومنین رضی اللہ عنہ بھرے مجمع میں اپنے سلسلہ تقریر میں اس کا ذکر کیا کرتے ہیں کہ اصحاب رسول ﷺ (جو کہ محافظ اور نگہدار اسرار پیغمبر ہیں) جانتے ہیں کہ میں نے کسی گھڑی

1

(۳۲۷) رجوع کریں کنز العمال (متقی ہندی) ج ۳ ص ۵۵ ح ۱۱۰۸ طاب طبقات الکبریٰ (ابن سعد) ج ۲ ص ۵۱ ط لیدن۔

(۳۲۸، ۳۲۹) رجوع کریں طبقات الکبریٰ (ابن سعد) ج ۲ ص ۵۱ ط لیدن۔

خدا اور رسول ﷺ کا کہنا نہیں ٹالا۔ میں نے ایسے ایسے مہلکوں میں اپنی جان پر کھیل کر رسول ﷺ کی جان بچائی۔ جہاں بڑے بڑے شجاعان عرب کے پیرا کھڑ گئے، قدم پیچھے ہٹ گئے یہ میری شجاعت و طاقت تھی جس سے خدا نے مجھے سرفراز فرمایا۔

اور آنحضرت ﷺ نے جب انتقال فرمایا تو آپ کا سر میرے سینے پر تھا اور ان کی جان میرے ہاتھ میں آئی اور میں نے اپنے منہ پر (ہاتھ) پھیرا۔ میں ہی رسول ﷺ کے غسل کا منتظم ہوا جس میں ملائکہ میرے مددگار تھے۔ ملائکہ کی وجہ سے درودِ یارِ آوازوں سے گونجنے لگا۔ ایک گروہ آتا تھا دوسرا گروہ جاتا تھا۔ ان کی آوازوں کو میرے کانوں نے سنا وہ آپ پر نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ میں نے آپ کو سپردِ خاک کیا۔ لہذا مجھ سے زیادہ رسول ﷺ کا (آپ کی زندگی میں بھی اور آپ کے مرنے کے بعد بھی) کون حقدار ہو سکتا ہے۔ (۳۳۰)

اسی جیسے آپ کے وہ فقرات بھی ہیں جو آپ نے جناب سیدہ عائشہؓ کو دفن کر کے کہے تھے۔ سلام ہوا آپ پر اے رسول ﷺ خدا! میری جانب سے بھی اور آپ کی دختر کی طرف سے بھی جو آپ کے جوار میں جلدی آگئیں۔ اور آپ کی خدمت میں جلد پہنچ گئیں۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی اس پاکیزہ دختر کی جدائی پر دامنِ صبر ہاتھوں سے چھوٹا جا رہا ہے اور میرا صبر و ضبط جواب دیے جا رہا ہے۔

ہاں! آپ کی گراں تر جدائی اور آپ کی موت سے ہم پر سخت ترین مصیبت پڑی ہے۔ اس کو سوچتے ہوئے اس تازہ مصیبت پر صبر آتا ہے جب میں نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے آغوشِ لحد میں لٹایا اور میرے سرو سینہ پر آپ نے دم توڑا تو اتنی بڑی مصیبت جھیلنے کے بعد اب جو بھی مصیبت

(۳۳۰) رجوع کریں بیچ البلاغ، خطبہ ۱۹۵ با شرح (محمد عابد) ص ۳۸۰ و مصرود با شرح (ابن ابی الحدید) ج ۱۰ ص ۱۹۰ و مصری تحقیق محمد ابوالفضل۔

مجھ پر پڑے وہ سبک ہے اَنَا لِلّٰهِ وَاَنَا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ (۳۳۱)

اور جناب ام سلمہ سے یہ حدیث مروی ہے آپ فرماتی ہیں:

قسم بخدا علیؑ آخری وقت تک رسول ﷺ کی خدمت میں رہے جس دن آپ کی رحلت ہوئی اس دن ہم لوگ آپ کی عیادت میں مصروف تھے اور آپ فرما رہے تھے۔
علیؑ آئے ہیں؟ علیؑ آئے ہیں؟

جناب سیدہ بولیں:

بابا جان معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے انھیں کسی ضروری کام سے بھیجا ہے۔ جناب ام سلمہ کہتی ہیں کہ تھوڑی دیر کے بعد حضرت علیؑ آئے ہم لوگوں کو خیال ہوا کہ شاید رسول ﷺ تنہائی میں کچھ باتیں کرنا چاہتے ہیں ہم سب وہاں سے اٹھ کر باہر چلے گئے لیکن میں سب سے زیادہ دروازے کے قریب بیٹھی تھی میں نے دیکھا کہ رسول ﷺ حضرت علیؑ پر جھک گئے اور باتیں کرنا شروع کیں اور باتیں کرتے کرتے آپ نے انتقال فرمایا لہذا علیؑ سب سے آخر تک پیغمبر ﷺ کی خدمت میں باریاب رہنے والے تھے (۳۳۲)

اور جناب عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسالت مآبؐ نے جب بستر مرگ پر تھے فرمایا کہ

(۳۳۱) رجوع کریں نبی البلاغ، خطبہ ۲۰۰ با شرح (محمد عبده) ص ۳۸۹ ط معروفاً با شرح (ابن ابی الحدید) ج ۱۰ ص ۲۶۵ ط مصر با تحقیق محمد ابو الفضل۔

(۳۳۲) رجوع کریں المسد رک (حاکم) ج ۳ ص ۱۳۸ انت بر ط حیدرآباد، تلخیص المسد رک (ذہبی) وہی صفحہ از مستدرک (اور اس کو صحیح ماننے ہوئے)، خصائص امیر المؤمنین (نسائی) ص ۴۰ ط القہم الطحطیہ مصر، ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۳ ص ۱۶ ج ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲ ط کفایۃ الطالب (سجی شافعی) ص ۲۶۳ ط الحیدر، مجمع الزوائد (بیہقی) ج ۹ ص ۱۱۲، کنز العمال (متقی ہندی) ج ۱۵ ص ۱۲۸ ج ۱۲۳۷، ۱۲۳۸ ط الریاض النضرہ (طبری شافعی) ج ۲ ص ۲۳۷۔

میرے بھائی کو بلاؤ حضرت ابو بکر سامنے آئے تو آپ نے منہ پھیر لیا۔

پھر آپ نے کہا کہ میرے بھائی کو بلاؤ حضرت عثمان سامنے آئے تو آنحضرت ﷺ نے منہ پھیر لیا۔

کوئی بڑھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا لایا۔ جب علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے انھیں اپنی چادر میں لے لیا اور جھک کر باتیں کرنے لگے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ باہر آئے تو ان سے پوچھا گیا کہ رسول ﷺ آپ سے کیا کہہ رہے تھے؟

آپ نے کہا: رسول ﷺ نے مجھے علم کے ہزار باب سیکھائے اور مجھ پر ہر باب سے ہزار باب کھل گئے۔ (۳۳۳)

آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہی باتیں مناسب حال انبیاء ہیں اور جناب عائشہ جو کچھ فرماتی ہیں وہ تو ہوس پرستوں کے لیے زیادہ موزوں ہیں۔

اگر کوئی چرواہا اس طرح مرے کہ اس کا سر اس کی پیوی کے سینہ پر ہو یا زانوں پر ہو اور وہ گوسفند تک کی حفاظت و نگہداشت کی وصیت نہ کرے تو یقیناً وہ زیاں کار اور تباہ و برباد کرنے والا ہوگا۔

جناب عائشہ کو خدا معاف کرے کاش جب انھوں نے یہی طے کر لیا تھا کہ یہ فضیلت علی رضی اللہ عنہ کے لیے نہ ہونے پائے اور اس کو اپنے باپ کی طرف منسوب کرتے ہوئے یہ بیان کرتیں کہ میرے باپ کے سینے پر رسول ﷺ کا دم نکلا لیکن وہ اس کی نسبت اپنے باپ کی طرف دے بھی کیسے سکتی تھیں کیونکہ انھیں تو رسول ﷺ نے خود اسامہ کا ماتحت بنا کر لشکر کے ساتھ روانہ کیا تھا جو مدینہ کے باہر جا کر پڑاؤ کیے ہوئے تھا۔

(۳۳۳) رجوع کریں ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۲ ص ۳۸۳ ح ۱۰۰۳
کنز العمال (مقی ہندی) ج ۶ ص ۱۵۳۹۲۔

بہر حال جناب عائشہ کا یہ کہنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی گود میں دم توڑا صرف جناب عائشہ ہی کی طرف منسوب ہے فقط وہی اس کی بیان کرنے والی ہیں اور یہ قول کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؑ کی گود میں دم توڑا بکثرت لوگوں کی طرف منسوب ہے۔ بہت سے بیان کرنے والے ہیں۔ جیسے حضرت علیؑ، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، شعبی، امام زین العابدین اور جملہ ائمہ طاہرینؑ لہذا یہ قول اپنی سند کے لحاظ سے بھی قابل ترجیح ہے اور رسول اللہ ﷺ کی شان کے بھی زیادہ مناسب ہے۔

www.ziaraat.com
jagir.abbas@yahoo.com
Sabeel-e-Sakina

وائس چائلز

(۱) آپ حضرت ابو بکر کی بیعت پر امت کے اجماع کے متعلق کیا کہیں گے؟۔

آپ نے جتنی باتیں کہیں مان بھی لی جائیں کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ اوصی پیغمبر ﷺ تھے اور آپ کے بارے میں صریح نصوص موجود ہیں تو آپ اس بات کا کیا جواب دیں گے کہ انت نے حضرت ابو بکر کی بیعت پر اتفاق کر لیا۔ انھیں اجماعی طور پر خلیفہ تسلیم کر لیا اور امت کا اجماع قطعی حجت ہے کیونکہ رسول ﷺ خود ارشاد فرما چکے ہیں: لَا تَجْتَمِعُ أُمَّتِي عَلَى الْخَطَا (۳۳۳) کبھی میری امت خطا پر اجماع نہ کرے گی

نیز یہ بھی فرمایا: لَا تَجْمَعُ أُمَّتِي عَلَى ضَلَالٍ (۳۳۵)
میری امت کبھی بھی گمراہی پر اجتماع نہ کرے گی۔

آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟

(۳۳۳) رجوع کریں اللہ پر (علامہ امینی) ج ۷ ص ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۵۰، ۱۵۱۔

(۳۳۵) رجوع کریں کنز العمال (تحقیقی ہندی) ج ۱ ص ۱۸۵ ح ۱۰۳۰، ۱۰۳۱ ط ۲۵ والذہب المتخیر (سیوطی) ج ۲ ص ۲۲۲۔

حق شناس

(۱) کوئی اجماع نہیں ہوا۔

رسالت مآبؐ نے جو یہ فرمایا ہے کہ میری امت کبھی خطا اور گمراہی پر کبھی اجماع نہ کرے گی اس کا مطلب یہ ہے کہ جس امر کو امت والے باہم رائے مشورہ کر کے اپنی پسند و اختیار سے اتفاق آراء سے طے کر لیں اس میں خطا و گمراہی نہ ہوگی۔

حدیثوں کے دیکھنے سے یہی مطلب سمجھ میں آتا ہے اور کوئی دوسرا مطلب سمجھ میں نہیں آتا لیکن وہ امر جس کو امت کے صرف چند افراد طے کر لیں اور اس پر قائل جائیں اور وہ اس پر اہل حل و عقد کو مجبور کریں تو اس کی صحت پر کوئی دلیل نہیں اور نہ ہی گمراہی سے بچنے کی کوئی دلیل ہے۔

ہم سب جانتے ہیں کہ سفیفہ کی بیعت باہمی مشورہ سے نہیں ہوئی اس کے کرتادھرتا تو حضرت عمر اور ابو عبیدہ اور چند گنتی کے افراد ان دونوں کے ساتھ تھے انھوں نے یہ طے کیا اور ناگہانی طور پر ارباب حل و عقد پر یہ چیز پیش کی اس وقت کے حالات کی نزاکت نے مساعدت کی اور جو وہ چاہتے تھے ہو گیا۔

خود حضرت ابوبکرؓ نے صاف صاف لفظوں میں اقرار کیا ہے کہ میری بیعت باہمی مشورہ سے نہیں ہوئی نہ غور و فکر کر کے سوچ سمجھ کے ہوئی۔ چنانچہ اپنی خلافت کے شروع شروع میں بطور معذرت خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو کہا کہ:

میری بیعت ناگہانی تھی۔ خدا نے اس کے شر سے محفوظ رکھا ورنہ مجھے تو فتنہ و فساد برپا ہونے کا بڑا خوف تھا (۳۳۶)

حضرت عمرؓ نے بھی بھرے مجمع میں اس کی گواہی دی چنانچہ اپنے آخری زمانہ خلافت میں جمعہ کے دن انھوں نے منبر رسول ﷺ پر جا کر کہا۔ (ان کا یہ خطبہ بہت مشہور ہے امام بخاری نے بھی اپنی صحیح بخاری میں نقل کیا ہے بطور ثبوت میں خود حضرت عمرؓ کے اصل الفاظ پیش کرتا ہوں)۔

ثُمَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ قَائِلًا مِنْكُمْ يَقُولُ : وَاللَّهِ لَوْ مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتَ
قَلَامًا فَلَا يَغْيِرُنَّ أَمْرُو أَنْ يَقُولَ إِنَّمَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلَنَتَّ
وَتَمَّتْ ، أَلَا وَانْهَاهَا قَدْ كَانَتْ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ اللَّهَ وَفَى شَرُّهَا
إِلَى أَنْ قَالَ : مَنْ بَايَعَ رَجُلًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةِ قَلَائِيَايَعِ هُوَ وَلَا
الَّذِي بَايَعَهُ تَعَرُّةٌ أَنْ الْإِنصَارَ خَالِفُوتَا ، وَاجْتَمَعُوا بِأَسْرِهِمْ لِي
سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ ، وَخَالَفَ عَنَّا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَعَهُمَا .
مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم میں سے کسی کہنے والے نے کہا ہے کہ اگر عمر مر گئے
تو ہم فلاں کی بیعت کر لیں گے (۳۳۷) تو کوئی شخص اس غلط فہمی میں نہ

(۳۳۶) رجوع کریں شرح فتح البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۶ ص ۳۷ مصر با تحقیق محمد ابوالفضل و انساب الاشراف
(بلاذری) ج ۱ ص ۵۹۰ مصر۔

(۳۳۷) یہ جناب زہیر کی گفتگو ہے ان کی اصلی عبارت یہ تھی: خدا کی قسم اگر عمر مر گئے تو میں حضرت علیؓ کی بیعت
کروں گا۔ کیونکہ ابوبکرؓ کی بیعت بھی ناگہانی تھی۔ اس عبارت کو اکثر شارحان صحیح بخاری نے ذکر کیا ہے مثلاً شرح
عسقلانی ج ۱ ص ۳۵۲۔ اسی طرح بلاذری نے انساب الاشراف میں نہ صرف اسے نقل کیا ہے بلکہ اس کی سند کو بھی
بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے

رہے کہ حضرت ابو بکر کی بیعت نامگہانی طور پر ہوئی اور پایہ تکمیل کو پہنچ گئی۔ یہ ضرور ہے کہ ان کی بیعت یوں ہی انجام پذیر ہوئی لیکن خدا نے ہم لوگوں کو اس کے شر سے محفوظ رکھنا ہی کہا: جب کوئی شخص جماعت سے الگ ہو کر بغیر رائے و مشورہ کے اپنی استبدادی رائے سے ایک شخص کی بیعت کرے تو پھر ان دونوں میں کوئی امام نہ بنایا جائے۔ نہ وہ بیعت کرنے والا اور نہ وہ بیعت کیا جانے والا۔ کیونکہ اس میں دھوکہ ہے ایسا نہ ہو دونوں مارے جائیں (۳۳۸)

بخاری حضرت عمر کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں۔

جی ہاں لوگوں کا واقعہ یہ تھا کہ جب حضرت کا انتقال ہوا تو انصار نے ہماری مخالفت کی اور وہ سب کے سب سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہما وزیر نے بھی ہم سے اختلاف کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہما وزیر کے ہوا خواہ بھی برگشتہ رہے۔

اس کے بعد آپ نے سقیفہ کے اندر جو اختلافات رونما ہوئے جو آوازیں بلند ہوئیں جس کی وجہ سے اسلام میں تفرقہ پڑ گیا ان کی طرف اشارہ کیا اور یہ کہ ہم نے اس موقع پر حضرت ابو بکر کی بیعت

(۳۳۸)

یہ حضرت عمر کی انتہائی مشہور گفتگو ہے اور اسے اکثر حافظان حدیث نے ذکر کیا ہے رجوع کریں: شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۲ ص ۲۶ مصر با تحقیق محمد ابوالفضل، الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۲۱۱ المسند مصر، السلسل المتصل (شہرستانی) در حاشیہ الفصل (ابن حزم) ج ۱ ص ۲۲ مصر

کر لی۔ (۳۳۹)

روایات اور تاریخ کی بناء پر یہ بات بالکل بدیہی معلوم ہوتی ہے کہ اہل بیعت رسالت کا ایک فرد بھی سقیفہ کے اندر موجود نہ تھا بلکہ سب کے سب حضرت علیؓ کے گھر میں جمع تھے اور ان کے ساتھ ساتھ جناب سلمان، ابوذر، مقداد، عمار، زبیر، خزیمہ بن ثابت، ابی ابن کعب، براء بن عازب، خالد بن سعید بن عامر اموی کے علاوہ ان جیسے اور بھی بہت سے لوگ وہاں موجود تھے تو جب یہ سب کے سب بیعت کے موقع پر موجود ہی نہ تھے تو کس طرح اجماع تمام اور کامل ہو سکتا ہے حضرت رسول ﷺ کے تمام اہل بیت کئارہ کش رہے جن کی حیثیت امت کے درمیان ایسی ہے جیسے بدن میں سر اور چہرے پر آنکھیں۔ جو فضل پیغمبر ﷺ تھے خزانہ پیغمبر ﷺ تھے، کتاب خدا کے ہم پلہ تھے، امت کی نجات کا سفینہ تھے، امت کے لیے باب حلہ تھے، گمراہی و ضلالت سے جائے امان تھے، ہدایت کا علم تھے جیسا کہ ہم گزشتہ اوراق میں ذکر کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی عظمت اور مقام استدلال سے بے نیاز ہے۔ اور اس حقیقت کی عقل اور وجدان گواہی دیتے ہیں۔

(۳۳۹) رجوع کریں صحیح (بخاری) کتاب الحد و دباب ”رجم الجلی من الزنا ۱۵۱ احصت“ ج ۳ ص ۱۱۰ ط البیہ مصر، شرح نچ البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۲ ص ۲۳، ۲۶، ۲۹ ط مصر با تحقیق محمد ابوالفضل، السیرۃ النبویہ (ابن ہشام) ج ۳ ص ۲۶ ط دار البیہ، انتہایہ (ابن اثیر جزئی شافعی) ج ۳ ص ۳۶ ط بیروت با تحقیق طحطاوی، تاریخ (طبری) ج ۳ ص ۲۰۵، اکال (ابن اثیر) ج ۲ ص ۳۲۷، الصواعق المخرقة (ابن حجر) ص ۵۸ ط البیہ مصر، تاج العروس (زبیدی حنفی) ج ۱ ص ۵۶۸، لسان العرب (ابن منظور) ج ۲ ص ۳۷۱، تاریخ الخلفاء (سیوطی) ص ۶۷ ط البیہ مصر، تاریخ (برہان الدین شافعی) ج ۳ ص ۳۶۰ و ۳۶۳۔ دور القدر (علامہ ابنی) ج ۵ ص ۱۳۷ ط مسند (احمد بن حنبل) ج ۶ ص ۵۵، انساب الاشراف (بلاذری) ج ۵ ص ۱۵، تیسیر الوصول (ابن ربیع) ج ۲ ص ۳۳، الریاض النضرہ (محب الدین طبری) ج ۱ ص ۱۶۱، تاریخ (ابن کثیر) ج ۵ ص ۳۶ و تمام التوں (صفدی) ص ۱۳۷۔

بخاری و مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں اور ان کے علاوہ بکثرت دوسرے محققین نے لکھا ہے کہ حضرت علیؓ بیعت سے کنارہ کش رہے اور آپ نے بیعت نہ کی (۳۴۰)۔

البتہ جب جناب سیدۃ کا انتقال ہو گیا۔ چھ مہینہ کے بعد وقت کی نزاکت اور ملت اسلامیہ کی خیر خواہی نے آپ کو مجبور کیا تو آپ نے مصالحت کر لی۔

اس سلسلے میں جناب عائشہ سے ایک حدیث مروی ہے۔ جس میں جناب عائشہ نے صاف صاف تصریح کی ہے کہ جناب سیدہؓ ابو بکر سے ناراض ہو گئیں اور حضرت رسول ﷺ کے بعد

(۳۴۰) رجوع کریں صحیح (بخاری) کتاب المغازی باب غزوہ خیبر ج ۵ ص ۷۷ ط مطابع الشعب و ط محمد علی صبح (مسلم) الجہاد و السیر ج ۱۲ ص ۷۷ ط مصر با شرح نووی، الامت و السیاسة (ابن قتیبة) ج ۱ ص ۱۱۱ ط مصطفیٰ محمد مصر، مروج الذهب (مسعودی) ج ۲ ص ۲۰۲، تاریخ (طبری) ج ۳ ص ۲۰۸، الکامل فی التاريخ (ابن اثیر) ج ۲ ص ۳۲۷، ۳۳۱، کتایب الطالب (عینی شافعی) ص ۳۷۰ ط الحیدر، شرح فتح البلاء (ابن ابی الحدید) ج ۲ ص ۱۸ ط مصر، الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۸ ط المیسر، مصر و العهد الفرید (ابن عبد ربہ) ج ۵ ص ۲۵۹۔

وہ لوگ جنہوں نے ابو بکر کے ساتھ بیعت نہیں کی: ۱۔ عباس بن عبد المطلب ۲۔ عتبہ بن ابی لہب ۳۔ سلمان فارسی ۴۔ ابوذر غفاری ۵۔ عمار بن یاسر ۶۔ مقداد ۷۔ براء بن عازب ۸۔ ابی بن کعب ۹۔ سعد بن ابی وقاص ۱۰۔ طلحہ بن عبید اللہ ۱۱۔ زبیر بن عوام ۱۲۔ خزیمہ بن ثابت ۱۳۔ فروة بن عمرو انصاری ۱۴۔ خالد بن سعید بن عامر ۱۵۔ سعد بن عبادہ انصاری آپ نے بیعت نہیں کی یہاں تک کہ حضرت عمر کے دور میں شام میں وفات پائی۔ ۱۶۔ فضل بن عباس، اور ان سے بڑھ کر حضرت علی (علیہ السلام) اور تمام بنی ہاشم تھے۔ رجوع کریں العهد الفرید (ابن عبد ربہ) ج ۲ ص ۲۵۹۔ ۲۶۰ ط شرح فتح البلاء (ابن ابی الحدید) ج ۱ ص ۱۳۱۔ ۱۳۳ ط مصر، مروج الذهب (مسعودی) ج ۲ ص ۳۰۱، اسد الغابہ (ابن اثیر) ج ۳ ص ۲۲۲، تاریخ (طبری) ج ۳ ص ۲۰۸، الکامل (ابن اثیر) ج ۲ ص ۳۲۵ و ۳۳۱، تاریخ (یعقوبی) ج ۲ ص ۱۰۳، ۱۰۵، سطر الخیوم العوالی (عاصمی کئی) ج ۲ ص ۲۳۲ و السیرۃ الخلیفہ (علی بن برہان الدین طبری) ج ۳ ص ۳۵۶۔

مرتے دم تک اس سے گفتگو نہ کی (۳۴۱) اور جب حضرت علیؓ نے ان لوگوں سے مصالحت فرمائی تو یہ بھی کہہ دیا کہ ان لوگوں نے میرے حق خلافت کو غصب کر کے زبردستی کی ہے حدیث میں صرف مصالحت کا ذکر ہے۔

اس کی کوئی تشریح نہیں کی لہذا آپ نے صلح کرتے وقت ان کی بیعت نہیں کی تھی۔ آپ نے ابو بکر سے خطاب کر کے جوار شاد فرمایا تھا آپ نے اس میں کس قدر مکمل اور بے پناہ احتیاج فرمایا تھا۔

فَإِنْ كُنْتُ بِالْقُرْبَىٰ حَبِجْتُ خَصِمَهُمْ

فَغَيْرُكَ أَوْلَىٰ بِالنَّبِيِّ وَأَقْرَبُ

وَإِنْ كُنْتُ بِالْشُّورَىٰ مَلَكَتْ أُمُورَهُمْ

فَكَيْفَ بِهِذَا الْمُتَشِيرُونَ غَيْبُ

اگر تم نے رسول ﷺ سے رشتہ ظاہر کر کے مخالفین کو قاتل کیا تو تمہارا غیر یعنی میں رسول ﷺ سے زیادہ قرابت رکھتا ہوں۔ رسول ﷺ سے مجھ کو زیادہ حق پہنچتا ہے اور اگر رائے مشورہ کر کے تم امت کے معاملات کے مالک بن بیٹھے تو یہ رائے مشورہ کیسا جبکہ رائے مشورہ دینے

(۳۴۱) رجوع کریں صحیح (بخاری) کتاب المغازی باب غزوہ خیبر ج ۵ ص ۷۷ ط مطابع الشعب و ط محمد علی صبیح صحیح (بخاری) نیز باب الجہاد والسر باب فرض النفس ج ۴ ص ۴۲ افست دار الفکر برط استانبول صحیح (بخاری) نیز کتاب القرآن "باب قول النبی لا نورث" (!) ج ۸ ص ۸۳ افست دار الفکر برط استانبول صحیح (مسلم) کتاب الجہاد والسر "باب قول النبی لا نورث" (!) ج ۱۴ ص ۷۷ ط مصر باشرح نووی، کفایۃ الطالب (عسکری شافعی) ص ۳۷ ط الحمید ریہ، شرح فتح البلاء (ابن ابی الحدید) ج ۲ ص ۱۸ ط مصر، الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۸ ط المکتبۃ مصر و تاریخ (طبری) ج ۳ ص ۲۰۸۔

والے ہی غائب تھے۔ (۳۳۲)

ایسی ہی دلیل جناب ابن عباس نے جناب ابو بکر سے احتجاج کرتے ہوئے پیش کی تھی ان دونوں کے درمیان اس طرح مکالمہ ہوا تو جناب ابن عباس نے فرمایا:

اگر تم نے حضرت رسول ﷺ کے ذریعے سے قربت جتا کر یہ خلافت حاصل کی ہے تو تم نے ہم لوگوں کا حق چھینا ہے کیونکہ تم سے زیادہ ہم رسول ﷺ سے قربت رکھتے ہیں اور اگر مومنین کے ذریعہ تم نے یہ خلافت حاصل کی ہے تو مومنین میں تو ہم مقدم ہیں اگر مومنین کے توسط سے یہ خلافت تمہیں پہنچتی ہے تو جب ہم ہی ناپسند کرتے ہیں ہم ہی تمہیں خلیفہ بنانے پر راضی نہیں تو پھر یہ خلافت کیسی؟ (۳۳۳)

بہر حال جب پیغمبر ﷺ کے چچا پیغمبر ﷺ کے باپ کے بھائی یہ صراحت فرمائیں، رسول کے چچا زاد بھائی رسول ﷺ کے ولی اور بھائی اور دوسرے تمام قراہندہ اس سے بے تعلقی ظاہر کریں تو اجماع کہاں سے ہو گیا؟

(۳۳۲) یہ دونوں شعر نج البلاغہ میں موجود ہیں اور ابن ابی الحدید نے انکی وضاحت شرح نج البلاغہ کی چوتھی جلد صفحہ ۳۱۹ پر کی ہے۔

(۳۳۳) رجوع کریں الالمۃ والسیاسة (ابن قتیہ) ص ۱۵ مصطفیٰ محمد مصر، تاریخ (یعقوبی) ج ۲ ص ۱۰۴ و شرح نج البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۱ ص ۲۳۱ مصر با تحقیق محمد ابو الفضل۔

وائس چانسلسر

(۱) اہل سنت کہتے ہیں کہ اجماع اختلاف

دور ہونے کے بعد ہوا تھا۔

اہل سنت اس سے انکار نہیں کرتے کہ بیعت مشورہ سے نہیں ہوئی وہ تسلیم کرتے ہیں کہ بالکل ناگہانی اور دفعہ ہوئی اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس موقع پر انصار نے مخالفت کی اور وہ سعد کو خلیفہ بنانا چاہتے تھے اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ بنی ہاشم بھی اس بیعت کے مخالف تھے اور مہاجرین و انصار میں جو بنی ہاشم کے طرفدار تھے انہوں نے بھی مخالفت کی اور سب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانا چاہتے تھے۔

لیکن وہ یہ کہتے ہیں کہ امر خلافت آخر میں حضرت ابو بکر کے لیے پایہ تکمیل کو پہنچ گیا اور آخر کار سب نے انہیں امام بنانا پسند کر لیا لہذا جب سب نے امام بنانا پسند کر لیا تو وہ نزاع بھی برطرف ہو گیا اختلافات ایک ساتھ دُور ہو گئے اور سب نے جناب ابو بکر کا بوجھ بٹانے اور خیر خواہی کرنے پر اتفاق کر لیا لہذا جس سے حضرت ابو بکر نے جنگ کی سب نے اس سے جنگ کی اور جس سے ابو بکر نے صلح کی سب نے اس سے صلح کی اور ان کے اوامر و نواہی اور احکامات کو جاری کیا اور کسی نے بھی ان کی اطاعت سے گریز نہیں کیا لہذا اس بنا پر اجماع مکمل ہو گیا اور خلافت کی بیعت صحیح ہوئی اس سلسلے میں آپ کیا جواب دیں گے؟

حق شناس

(۱) اجماع بھی نہیں ہوا اور نزاع بھی دور نہ

ہوا۔

مسلمانوں کا حضرت ابوبکر کا بوجھ بٹانے اور ظاہر و باطن میں ان کی خیر خواہی پر اتفاق کر لینا اور چیز ہے اور اجماع کے ذریعہ عقد خلافت کا صحیح ہونا دوسری چیز ہے۔ ان دونوں میں نہ تو عقلی تلازم ہے نہ شرعی! کیونکہ امیر المومنین ؓ اور آپ کی اولاد میں سے ائمہ طاہرین ؑ کا اسلامی حکومتوں کے ساتھ جو مناسب طرز عمل رہا ہے، وہی ہم لوگوں کا بھی مسلک ہے۔ آپ نے جو کچھ کہا ہے اس کے جواب کی تفصیل عرض کرتا ہوں۔

امت اسلام کو اس وقت تک سر بلندی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک ایک ایسی سلطنت نہ ہو جو مسلمانوں کی شیرازہ بندی کرے، ان کے اختلافات و پراگندگی کو دور کرے، سرحدوں کی حفاظت کرے، مسلمانوں کے حالات پر کڑی نظر رکھے اور یہ سلطنت اسی وقت استوار ہو سکتی ہے جب خود رعایا اپنی جان و مال سے اس کا بوجھ بٹائے، حکومت سے تعاون کرے اگر زمام سلطنت کا شرعی حاکم یعنی رسول اللہ ﷺ کے صحیح جانشین و نائب کے ہاتھ میں رہنا ممکن ہو تو بس وہی فرماں روا ہوگا کوئی دوسرا نہیں اور اگر ایسا نہ ہو سکے اور مسلمانوں پر شرعی حاکم کے علاوہ کوئی دوسرا مسلط ہو جائے اور کسی صورت میں بھی اصلی وارث کو (خلافت) دینے پر آمادہ نہ ہو اور اس کے ساتھ جنگ کرنے سے تفرقہ

پھیلنے کا خطرہ ہو یا وحدت اسلام جیسی اساس ختم ہو جائے یا بیگانوں کے مسلط ہونے کا خطرہ ہو، ہر ایسے معاملہ میں جس میں اسلام کی عزت و شوکت کا مسئلہ ہو، یا سرحدوں کی حفاظت اور ملک میں امن و امان کا مسئلہ ہو تو اس صورت میں امت اسلام پر واجب ہے کہ وہ بادشاہ سے تعاون کرے۔

حضرت امیر المومنین ؑ کا یہی طرز عمل رہا ہے اور آپ کی نسل سے جو ائمہ طاہرین ؑ ہوئے ان کا مسلک بھی یہی رہا۔ انہوں نے مسلسل مبر کا دامن تھامے رکھا حالانکہ ان کی حالت اس جیسی ہو رہی تھی جس کے گلے میں بڑی پھنسی ہوئی ہو اور آنکھوں میں خس و خاشاک پڑے ہوں، دم گھٹ رہا ہو، آنکھیں جل رہی ہوں مگر وہ صبر کے ساتھ برداشت کرتے رہے تاکہ امت والوں کا بھلا ہو، شوکت اسلام محفوظ رہے۔

اس وجہ سے یہ لوگ انتہائی تنگی کے باوجود حکام وقت کے سامنے صبر سے کام لیتے رہے حالانکہ ان کے حق غصب کرنے کے بعد یہ کام تلخ تر تھا اس کے باوجود ہدایت و رشد کے راستے دیکھاتے رہے حالانکہ انکی خلافت و حکومت پر قبضہ تیز دھار چاقو سے دل زخمی کر دینے سے بڑھ کر تھا۔ یہ سب کچھ بیان الہی سے وفا کے طور پر کرتے رہے اور یہ ہمیشہ تعارض کے وقت مہم ترکوہم پر مقدم کرتے رہے۔

اسی وجہ سے امیر المومنین ؑ نے خلفاء ثلاثہ میں سے ہر ایک کے ساتھ سچے دل سے خیر خواہی کی۔ ہمیشہ ان کو مشورہ دیتے رہے۔ خلافت ثلاثہ کے زمانہ میں امیر المومنین ؑ کے حالات و طرز عمل کا جائزہ لیجیے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ امیر المومنین ؑ نے اپنے حق سے ناامید ہونے اور جانشینی رسول سے مایوس ہونے کے باوجود آپ نے مصالحانہ روش رکھی اور شاہان وقت سے صلح و آشتی کو اپنا وطیرہ بنایا۔

آپ دیکھتے تھے کہ مسند رسول ﷺ غیروں کے قبضہ میں ہے حالانکہ رسول ﷺ آپ کے حوالہ کر گئے تھے مگر پھر بھی ان سے آمادہٴ پیکار نہ ہوئے۔ اپنا حق لینے پر کمر بستہ نہ ہوئے۔ صرف اسی لیے تاکہ امت کا بھلا ہو۔ دین پر آج نہ آئے۔ آپ نے آغاز سے قطع نظر کر کے انجام کو ترجیح

دی آخرت کو دنیاوی ریاست پر ترجیح دی۔ اس کے لیے آپ کو جو مختص جھلٹی پڑیں جن ہولناک مرحلوں سے گزرتا پڑا کسی اور کے ساتھ یہ باتیں پیش نہ آئیں۔

آپ کے دوش پر دو ایسے گراں بوجھ تھے جو آپ کو تھکا رہے تھے۔ ایک جانب خلافت رسولؐ تمام نصوص و تاکیدات پیغمبر ﷺ کے ساتھ دل کو خون کر دینے والی آواز اور جگر کو چاک چاک کر دینے والی کراہ کے ساتھ آپ سے فریاد کر رہی تھی آپ کو بے چین بنائے جا رہی تھی (۳۳۳) دوسری طرف فتنہ و فساد کے اٹھتے ہوئے طوفان سہائے دے رہے تھے۔

جزیروں کے ہاتھ سے نکل جانے، عرب میں انقلاب عظیم برپا ہونے اور اسلام کے بیخ و بن سے اکڑ جانے کا اندیشہ تمام مینہ و اطراف مینہ کے عرب منافقین (جنہیں قرآنی نص میں منافق کہا گیا بلکہ یہ تو کفر و نفاق میں بہت سخت تھے) خدائی حدود میں نا آگاہ لوگوں میں سزاوار تر تھے (۳۳۵) حضرت رسول ﷺ کی آنکھ بند ہونے کے بعد ان کا اثر بہت بڑھتا رہا اور مسلمانوں کی حالت بالکل اس بھیڑ بکری جیسی تھی جو جاڑے کی تاریک راتوں میں بھیڑیوں اور درندوں کے درمیان بھٹکتی پھرے۔

مسلمہ کذاب، طلحہ بن خویلد اور سجاح بنت حارث جیسے جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہو چکے تھے اور ان کے ماننے والے اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کی تباہی و بربادی پر تلے ہوئے تھے۔ قیصر و کسریٰ وغیرہ تاک میں تھے۔

غرض اور بھی بہت سے دشمن عناصر جو محمد و آل محمد ﷺ اور پیروان محمد ﷺ کے خون کے پیا سے تھے اور کلمہ اسلام سے خار کھاتے تھے بڑا غم و غصہ اور شدید نفص و عناد رکھتے تھے یہ تمام گروہ

(۳۳۳) حاشیہ نمبر ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰

میں اور شیخین میں کبھی میل ہی نہ ہوا عید کے موقع پر نہ جمعہ کی نماز میں۔ کسی جماعت میں بھی یہ شیخین کے ساتھ شریک نہ ہوئے انھوں نے کبھی ان دونوں حضرات کی باتوں پر کان نہ دھرا اور نہ ان کے اوامر و نواہی کا اثر ان کے دل پر ہوا۔ بالآخر حضرت عمر کے عہد خلافت میں، مقام حوران پر جناب سعد اچانک طور پر قتل کر ڈالے گئے اور مشہور کیا گیا کہ انہیں جن نے مار ڈالا ہے۔ (۳۳۷)

انھوں نے سقیفہ کے دن اور اس کے بعد بھی جو باتیں کہیں ان کا ذکر ضروری معلوم نہیں ہوتا۔ (۳۳۸) سعد بن عبادہ کے اصحاب جیسے حباب بن منذر وغیرہ (۳۳۹)۔

(۳۳۷) سعد بن عبادہ۔ ابوثابت ان لوگوں سے ہیں جو "بیعت عقبہ" "جنگ بدر" وغیرہ میں شریک تھے اور وہ طائفہ خزرج کے رئیس دسر پرست، زہیم، حنظلہ اور انصار کے بزرگ تھے۔

ابوبکر کی بیعت نہ کرنے کے سلسلے میں رجوع کریں تاریخ (طبری) ج ۳ ص ۲۲۲، الاستیعاب (ابن عبد البر) در حاشیہ الاصابہ (ابن حجر) ج ۲ ص ۴۰، الاصابہ (ابن حجر عسقلانی) ج ۲ ص ۳۰، العقد الفرید (ابن عبد ربہ) ج ۴ ص ۲۵۹ و ۲۶۰، لجزء التالیف والنشر مصر، الامامہ والسیاسہ (ابن قتیبہ) ج ۱ ص ۱۰، مروج الذهب (مسعودی) ج ۲ ص ۳۰۱، اسد الغابہ (ابن اثیر) ج ۲ ص ۲۸۴ و ج ۳ ص ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱،

اور دیگر انصار نے بھی خوشی خوشی بیعت نہیں کی۔ بلکہ ان سے زبردستی بیعت لی گئی اور وہ جبر و تشدد کے آگے سر جھکانے پر مجبور ہو گئے (۳۵۰) لہذا اکتوار کی بازو سے ڈرا کر یا گھر میں آگ (۳۵۱) لگا کر زبانیں خاموش کر دی جائیں۔ مجمع کو ہمنوا بنالیا جائے تو کیا ایسی بیعت واقعی ہوگی؟ اور ایسا اجماع اس اجماع کا مصداق ہوگا جس کے متعلق رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ:

لَا تَجْمَعُ أُمَّتِي عَلَى الْخَطَاةِ
میری امت کبھی خطا پر جمع نہ ہوگی۔

(۳۵۰) رجوع کریں شرح فتح البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۶ ص ۹، ۱۱، ۱۹، ۲۰، ۲۷، ۳۸، ۳۹ ط مصر با تحقیق محمد ابوالفضل۔

(۳۵۱) یہ ممکن کہ اس گھر کو گھر والوں کے ساتھ ہی آگ لگا دیں گے متواتر اور قطعی ہے۔

رجوع کریں الامتہ والسیارہ (ابن قتیبہ وینوری) ج ۱ ط مصطفیٰ محمد مصر، العهد الفرید (ابن عبد ربہ مالکی) ج ۳ ص ۲۵۹ و ۲۶۰ ط بیروت، تاریخ (طبری) ج ۳ ص ۲۰۲ و الملل والنحل (شہرستانی) در حاشیہ الفصل (ابن حزم) ج ۱ ص ۷۳ ط مصر۔
در کتاب عبد اللہ بن سبا (علامہ عسکری) ج ۱ ص ۱۱۰۸: انساب الاشراف (بلاذری) ج ۲ ص ۵۸۶، تاریخ (ابن شہنہ) ج ۱ ص ۱۶۳ در حاشیہ اکامل (ابن اثیر) ج ۷، در العقدیر (علامہ ابنی) ج ۷ ص ۷۷ از تاریخ (ابی القدام) ص ۱۵۶ و اعلام النساء (عمر رضا کمالہ) ج ۳ ص ۱۲۰۔

حضرت ابوبکر کے افسوس کے سلسلے میں رجوع کریں تاریخ (طبری) ج ۳ ص ۳۳۰ ط دار المعارف مصر، مروج الذهب (مسعودی) ج ۲ ص ۳۰۱، الامتہ والسیارہ (ابن قتیبہ) ج ۱ ص ۱۸، شرح فتح البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۶ ص ۵۱ ط مصر با تحقیق محمد ابوالفضل والعهد الفرید (ابن عبد ربہ) ج ۳ ص ۲۶۸ ط بیروت، تاریخ و النشر۔ در کتاب عبد اللہ بن سبا (علامہ عسکری) ج ۱ ص ۱۱۰۶: کنز العمال (متقی ہندی) ج ۳ ص ۱۳۵، منتخب الکفر العمال (متقی ہندی) حاشیہ مسند احمد بن حنبل ج ۲ ص ۲۷۱، الاموال (ابو عبیدہ) ص ۱۳۱، لسان المیزان ج ۳ ص ۱۸۹، ترجمہ ابی بکر از تاریخ و متقی (ابن عساکر شافعی)، و تاریخ (ذہبی) ج ۳ ص ۳۳۸۔

وائس چانسلر

یہ کیسے ممکن ہے کہ صحابہ کرام حضرت امیر
المومنینؓ کے متعلق نص سکر اس سے رو
گردانی کر پیں؟

اہل سنت صحابہ کو رسول ﷺ کے اوامر و نواہی کی مخالفت سے پاک سمجھتے ہیں۔ وہ اطاعت و
فرمانبرداری اور احکام کی بجا آوری کے علاوہ اور کس چیز کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ لہذا کیسے ممکن ہو سکتا
ہے کہ وہ حضرت علیؓ کی امامت کے متعلق پیغمبر ﷺ کا صریح اعلان سنیں اور اس سے روگردانی
کریں اور وہ بھی ایک مرتبہ نہیں بلکہ تین مرتبہ۔

حق شناس

(۱) بعض نصوص سے اصحابہ کرام کی
روگردانی کی وضاحت۔

(۲) حضرت کا حق نہ ملنے کے باوجود صبر
و شکر کرنے کی دلیل۔

(۱) اکثر صحابہ کی سیرت کے مطالعہ سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ وہ ان نصوص پر عمل پیرا ہوتے تھے اور ان احکام پیغمبر ﷺ پر عمل کرتے تھے جو صرف دین کے متعلق ہوتے تھے اور اخروی امور سے مختص ہوتے۔ جیسے حکم پیغمبر ﷺ ہے کہ ماہ رمضان میں روزے رکھنے واجب ہیں قبلہ رخ ہونا نماز کی حالت میں ضروری ہے۔ یا پیغمبر ﷺ کا حکم ہے کہ دن میں اتنی نمازیں واجب ہیں اور رات میں اتنی، ہر نماز کی اتنی رکعتیں ہیں اور نماز کا طریقہ یہ ہے یا پیغمبر ﷺ کا حکم کہ خانہ کعبہ کا سات، مرتبہ طواف کرنا چاہیے غرض اسی، جیسے اور دیگر ارشادات و احکام پیغمبر ﷺ جو خالص اخروی نفع سے مختص ہیں، ان کی تودہ اطاعت کرتے تھے۔

لیکن پیغمبر ﷺ کے وہ ارشادات جن کا تعلق سیاست سے ہوتا تھا جیسے حکام و افسران کا تقرر، سلطنت کے قوانین و قواعد کی ترتیب و تدوین، امور مملکت کا نظم و انتظام، فوجی بھرتی، لشکر کی روانگی

وغیرہ جیسے امور میں وہ پیغمبر ﷺ کے اقوال وارشادات کی تعمیل ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ اپنی سوچ سمجھ کو بھی دخل دیتے تھے اور اپنی نظر و فکر اور اجتہاد کے لیے بھی گنجائش باقی رکھتے۔

لہذا جب بھی انھوں نے دیکھا کہ مخالفت رسول ﷺ میں ہماری قدر و منزلت بڑھے گی یا ہماری حکومت کو فتنے پہنچے گا انھوں نے فوراً رسول ﷺ کے حکم کو پس پشت ڈال دیا۔

انھیں یہ ظن غالب پیدا ہو چکا تھا کہ عرب والے حضرت علیؑ کے سامنے سر نہ جھکا سکیں گے اور رسول ﷺ نے ان کی خلافت کا جو اعلان کیا ہے تو وہ رسول ﷺ کی بات بھی نہ مانیں گے کیونکہ علیؑ نے راہ خدا میں انھیں اچھی طرح بتایا ہے اور خدا کا بول بالا کرنے کے لیے اپنی تلوار سے ان کے خون کی ندیاں بہانی ہیں حق کی مدد کرنے میں ان سے ہمیشہ برسرِ پیکار رہے یہاں تک کہ سر کش و ضدی کافروں کی تمام کوششیں رائیگاں ہوئیں اور خدا کا حکم غالب ہو کے رہا لہذا ان حالات میں جب تک عرب والوں پر تشدد نہ کیا جائے وہ علیؑ کی اطاعت نہ کریں گے اور جب تک طاقت کا استعمال نہ کیا جائے وہ نص و پیغمبر ﷺ کے آگے سر نہ جھکا سکیں گے۔

اہل عرب کی عادت و فطرت میں یہ بات داخل تھی کہ اگر ان کا کوئی شخص قتل کر دیا جاتا تو جب تک اس کا انتقام نہ لے لیتے چھین سے نہ بیٹھتے۔ زمانہ پیغمبر ﷺ میں اسلام نے نہ معلوم کتنے کافروں کا خون بہایا ان سب کا انتقام وہ حضرت علیؑ سے لینے کی فکر میں تھے کیونکہ رسول ﷺ کے دنیا سے اٹھ جانے کے بعد آپ کے خاندان میں سوا حضرت علیؑ کے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جس سے ان تمام جانوں کا بدلہ لیا جاسکتا۔ کیونکہ عرب ہمیشہ خاندان کے سب سے بہتر فرد اور ممتاز ہستی سے انتقام لیا کرتے تھے۔

اور حضرت علیؑ اپنی ہاشم میں سب سے بہتر بھی تھے اور رسول ﷺ کے بعد مسلمان افضل و ممتاز بھی تھے۔ اسی وجہ سے اہل عرب آپ کے متعلق زمانہ کی گردشوں کے منتظر رہے۔ تمام امور الٹ پلٹ کر دیے۔ آپ سے اور آپ کی اولاد سے پوری پوری کاوشیں دل میں رکھیں، آفتیں ڈھائیں۔

نیز قریش کو بالخصوص اور اہل عرب کو بالعموم حضرت علیؑ کی طرف سے اس بات کا بڑا غم و غصہ تھا کہ آپ دشمنان خدا کو سختی سے کچل ڈالتے اور جو شخص حدود الہی سے تجاوز کرتا اور حرمت خداوندی برباد کرتا اسے دردناک سزا دیتے تھے۔ عرب والے ڈرتے تھے کہ اگر علیؑ حاکم ہو گئے تو اچھے کاموں کا بڑی سختی سے حکم دیں گے اور بری باتوں سے روکنے میں سختی کریں گے۔

وہ رعایا میں کوئی امتیاز روا نہ رکھیں گے۔ ہر ایک سے عادلانہ سلوک کریں گے۔ ہر معاملہ میں سب کو برابر سمجھیں گے۔ ان سے کسی بات کی طمع ہی نہیں رکھی جاسکتی اور نہ کسی کی من مانی ہوگی۔ جب تک وہ ان سے حق وصول نہ کر لیں قوت و طاقت والے ان کے نزدیک ضعیف و ذلیل رہیں گے اور حقیر و ناتواں ان کے نزدیک قوی و عزیز ہوں گے جب تک ان کا حق نہ دلوادیں۔

لہذا ایسے شخص کے آگے عرب والے کیونکر راضی خوشی سر جھکا کر اپنا پسند کرتے حالانکہ قرآن ان کے متعلق فرما رہا ہے۔

وہ کفر و نفاق میں انتہا کو پہنچے ہوئے اور اس قابل ہیں کہ خدا کی نازل کردہ حدود کو نہ پہنچائیں۔ (۳۵۲)

اور نیز فرمایا:

مدینہ کے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو نفاق میں بہت سخت ہیں تم ان کو نہیں جانتے ہو لیکن ہم خوب جانتے ہیں۔ (۳۵۳) بہر حال ان کے درمیان بغض و کینہ رکھنے والے جاسوس بھی ہیں وہ ہر وقت مسلمانوں میں شرفساد برپا کرنے میں تیار رہتے ہیں۔

قریش اور کل عرب حضرت علیؑ سے انتہائی حسد رکھتے تھے۔ دل میں جلتے رہتے تھے۔ خداوند عالم

(۳۵۲) سورہ توبہ (۹) آیہ ۹۷۔

(۳۵۳) سورہ توبہ (۹) آیہ ۱۰۱۔

نے امیر المومنین علیہ السلام کو جو غیر معمولی شرف بخشا تھا کہ امیر المومنین علیہ السلام عمل میں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اس درجہ پر فائز تھے جس پر پیغمبر اور صاحبانِ خرد ہی پہنچ سکتے تھے جبکہ دوسرے بڑے نام و نمود والے محروم رہے، اپنے مخصوص کمالات و خصوصیات کی وجہ سے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آپ کو وہ منزلت حاصل ہوئی جس کے لیے ہر دل میں تمنائیں کروئیں لے رہی تھیں۔

اسی وجہ سے حسد کے پھوٹا فتنے کے دلوں میں رینگنے لگے اور تمام فاسقین و فاسطین و فارقین تلک گئے کہ ہم عہدِ دیمان توڑ کے رہیں گے لہذا جو کچھ نصوص، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے تھے سب کو انھوں نے پس پشت ڈال دیا اور یوں بھلا بیٹھے جیسے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کچھ کہا ہی نہ تھا۔

اسی طرح تمام قریش اور عرب دل سے خوش تھے کہ خلافت ہمارے قبیلوں میں باری باری گھومتی رہے گی۔ انھیں اس کی بڑی طمع تھی لہذا انھوں نے یہ نیت کر لی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام کی خلافت کے لیے جتنے عہدِ دیمان کیے ہیں سب توڑ دیے جائیں، حکمِ ارادہ کر لیا، کمر باندھ لی کہ علی علیہ السلام کی خلافت کے جتنے قول و قرار ہوئے ہیں سب کو شکست و ریخت کر کے رہیں گے لہذا انھوں نے باہم اتفاق کر لیا کہ تمام نصوص پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فراموش کر دی جائیں، پکا بیان کر لیا کہ بھولے سے بھی کبھی ان نصوص کو یاد نہ کریں گے آپس میں طے کر لیا کہ ہم خلافت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ جانشین اور معین کردہ ولیعہد کے ہاتھ میں نہ جانے دیں گے۔

لہذا انھوں نے خلافت کو اختیار و انتخاب پر موقوف کیا، الیکشن کے ذریعہ خلیفہ مقرر کرنا طے کیا تاکہ جتنے قبائل ہیں ان میں سے ہر قبیلہ کو خلافت پانے کی امید رہے خواہ کچھ مدت بعد ہی۔

اگر وہ لوگ نصوص پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانتے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی علیہ السلام کو مقدم سمجھتے تو اہلیت علیہ السلام سے کبھی خلافت باہر نہ جاتی کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم اور دیگر مواقع پر اہلیت علیہ السلام کو کتابِ خدا کے لازم و ملزوم بنا چکے تھے۔ قیامت کے دن تک انہیں ارباب

عمل و ہوش کے لیے نمونہ عمل قرار دیا تھا۔

لہذا اہل بیت علیہم السلام سے خلافت نکلتی ہی نہیں اور عرب یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ خلافت ایک ہی گھر میں منحصر رہے خصوصاً ان کا برداشت کرنا اس وجہ سے زیادہ مشکل تھا کہ جملہ قبائل کے دل میں خلافت کی ہوس تھی اور ہر خاندان اس کا آرزو مند تھا۔

نیز ہر وہ شخص جس نے ابتدائے عہد اسلام میں قریش و عرب کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ عربوں نے ہاشمی نبوت کے آگے سر نہ جھکایا۔ سرور کائنات جو بنی ہاشم کے چشم و چراغ تھے کی نبوت اس وقت تک تسلیم نہ کی جب تک انہیں شکست نہ دی گئی۔ جب تک ان کی ساری قوت زائل نہ ہوئی اور سارا کس بل نہ نکل گیا تو وہ یہ کیونکر پسند کر سکتے ہیں کہ نبوت و خلافت دونوں کی دونوں بنی ہاشم ہی میں منحصر رہیں۔ خود حضرت عمر نے ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس سے گفتگو کرتے ہوئے کہا تھا کہ عرب والوں نے ناپسند کیا کہ تم میں نبوت بھی رہے اور تم میں خلافت بھی۔ (۳۵۴)

(۲) سلف صالحین کے لئے ممکن ہی نہ تھا کہ ان لوگوں کو نص کا پابند بنائیں۔ وہ ڈرتے تھے کہ اگر ان سے مقاومت کی جائے تو کہیں یہ اسلام سے برگشتہ نہ ہو جائیں۔ اور اگر ان حالات میں اختلافات رہے تو کہیں بڑے نتائج رونما نہ ہوں۔ رسول ﷺ کی آنکھ بند ہوتے ہی دلوں کا کھوٹ آشکار ہو چکا تھا۔ رسول ﷺ کی عدم موجودگی کے باعث منافقین کی شوکت اور زور پکڑ رہی تھی۔ کافروں کے نفوس سرکش ہو چکے تھے اور ارکان دین میں تزلزل پیدا ہو چکا تھا۔

مسلمانوں کے دل شکستہ تھے اور رسول ﷺ کے بعد ان کی حالت بالکل اس بھیڑ بکری کی طرح

(۳۵۴) رجوع کریں شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۱۲ ص ۵۲ مصری تحقیق محمد ابو الفضل، اکمال فی التاريخ (ابن اثیر) ج ۳ دار صادر و تاریخ (طبری) ج ۳ ص ۲۲۲ دار المعارف مصر۔

ہو رہی تھی جو جاڑے کی تاریک راتوں میں بھیڑیوں اور وحشی درندوں کے درمیان بھٹکتی پھرے۔ عرب کی اکثر جماعتیں مرتد ہو چکی تھیں۔ دوسرے لوگ بھی مرتد ہو جانے کا تہیہ کر رہے تھے جیسا کہ پہلے وضاحت کر چکا ہوں۔ لہذا ان حالات میں امیر المومنین ؑ ڈر رہے تھے کہ اگر میں لوگوں کے امور اپنے ہاتھ میں لینے کی جدوجہد کرتا ہوں تو بڑی تباہی پھیلے گی۔ فتنہ و فساد پڑنے اور مسلمانوں کا نظم تباہ ہونے کا خطرہ تھا لوگوں کی اندرونی کیفیت بتا چکا ہوں۔ اور منافقین کی حالت کا تذکرہ بھی ہو چکا ہے۔ منافقین غیظ و غضب کے مارے انگلیاں چبا رہے تھے، مرتد ہونے والوں کا وہ عالم، کافروں کا وہ اٹھتا ہوا طوفان، انصار مہاجرین کی مخالفت پر کمر بستہ تھے اور ان سے جدا ہو گئے تھے اور کہہ رہے تھے۔

ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے (۳۵۵)۔
لہذا اس ہنگامے کے خیال نے امیر المومنین ؑ کو مجبور کیا کہ وہ خلافت کے مطالبہ سے دستبردار ہو کر کنارہ کش ہو جائیں کیونکہ آپ کو اچھی طرح یقین تھا کہ ان حالات میں اگر میں خلافت کا مطالبہ کرتا ہوں تو امت کے لیے بڑا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ دین پر بڑی تباہی آئے گی۔ لہذا آپ نے اسلام اور علامۃ المسلمین کی بھلائی کو مقدم رکھا اور آخرت کو بہتر سمجھتے ہوئے طاقت کے ذریعہ خلافت کا مطالبہ نہ کیا اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دی۔ حضرت خانہ نشین تو ہو گئے لیکن بیعت نہ کی، اگرچہ آپ کو زور و جبر کے ساتھ گھر سے نکالا بھی گیا (۳۵۶)۔

(۳۵۵) المرجع کریں تاریخ (طبری) ج ۴ ص ۲۱۸، ۲۱۹ و ۲۲۰ ط دار المعارف مصر، شرح نفع البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۶ ص ۹۶ و مصری تحقیق محمد ابوالفضل دتاریخ (یعقوبی) ج ۲ ص ۱۰۲۔
(۳۵۶) المرجع کریں العهد الفرید (ابن عبد ربہ مالکی) ج ۴ ص ۳۳۵ ط لجنۃ التالیف والنشر مصر و شرح نفع البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۳ ص ۴۱۵ چاپ بیروت۔

اور آپ اپنے حق کی حفاظت کے لیے لوگوں سے احتجاج فرماتے رہے۔ اگر آپ بیعت کر لیتے تو لوگوں پر رجعت قائم نہ ہوتی۔ آپ نے وہ طرز عمل اختیار کیا جس سے دین پر آج بھی نہ آئی اور آپ کا حق خلافت بھی محفوظ رہا۔

یہ کام آپ کی بالغ رائے، صائب النظری اور حلم و بردباری کا پتہ دیتا ہے لہذا آپ ان حالات میں ان جیسا بلند اور وسیع القلب شخص دیکھا سکتے ہیں؟ کہ جسے خدا نے دین کی سب سے بڑی فضیلت سے نوازا ہے اور وہ اپنے حق سے دستبردار ہو جائے لیکن نتیجتاً ان دونوں راستوں میں سے اس عمل کو اختیار کرنا زیادہ مفید اور سودمند تھا کیونکہ قرآن الہی بھی ان کے ساتھ ہی رہا۔

رہ گئے خلفاء ثلاثہ اور ان کے ہوا خواہ، تو انھوں نے بھی خلافت امیر المومنین علیؑ کے متعلق تمام نصوص کی جو تاویلیں کیں، معافی بدلے اور ایسا کرنے میں وہی اسباب کار فرماتھے جو ہم ابھی بیان کر چکے ہیں اور ان سے ایسا ہونا کوئی تعجب خیز بھی نہیں تھا، کیونکہ ہم ابھی آپ سے ذکر کر چکے ہیں کہ سیاست، ملک، حکام کا تقرر، قوانین سلطنت کی ترتیب و تدوین، امور مملکت کے نظم و انتظام کے متعلق حضرت ﷺ کے جو احکام و فرامین تھے ان کی تاویل کرنے اور اپنے اجتہاد سے کام لینے کے وہ کتنے ماہر تھے غالباً وہ خلافت کو مذہبی چیز سمجھتے ہی نہ تھے اسی وجہ سے مسئلہ خلافت میں رسول ﷺ کی مخالفت بھی ان کے نزدیک اہمیت نہ رکھتی تھی۔

جب تمام خاطر خواہ امور انجام پا گئے، اور زمام خلافت پر دستری ہو گئی، تو انھوں نے بڑی دور اندیشی سے ان نصوص کو بھوکنا شروع کیا اور جو شخص بھی بھولے سے ان نصوص کا ذکر کرتا یا اشارہ کرتا تو اس پر تشدد کرنے لگتے۔

اور جب ان کو نظام سلطنت کی حفاظت، دین اسلام کی اشاعت ملکوں پر فتح یابی دولت و طاقت پر تسلط و اقتدار میسر ہوا اور خود کو عیش و عشرت میں نہ ڈالا تو انھیں بڑا فروغ ہوا ان کی قدر بڑھ گئی لوگ ان سے حسن ظن رکھنے لگے۔ دلوں میں ان کی محبت پیدا ہوتی گئی اور لوگوں نے ان نصوص کو بھلانا

شروع کیا۔ اور رفتہ رفتہ فراموش کرنے لگے۔

ان کے بعد زمام حکومت بنی امیہ کے ہاتھوں میں آئی۔ ان کی اصلی غرض یہی تھی کہ کسی طرح اہل بیت علیہم السلام نیست و نابود ہوں تاکہ ان کے دل کو اس سے تشفی ہو۔

مگر ان سب باتوں کے باوجود ہم تک مرتع نصوص اور صحیح سنن و احادیث پہنچے رہے۔ اور ہمارے لئے اثبات حق کے طور پر وہی روایات ہی کافی ہیں۔

www.ziaraat.com
jabir.abbas@yahoo.com
Sabeel-e-Sakina

وائس چانسلر

(۱) ان نصوص کو پیش کرنے کی درخواست
جن پر صحابہ نے عمل نہیں کیا۔

آپ کی آخری گفتگو کو جتنا میں بعید سمجھتا تھا آپ نے معجزہ طور پر اسے ثابت کر دکھایا اور ایسا واضح نقشہ کھینچ کر دکھا دیا کہ جس سے انسان حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ پاک و منزہ ہے وہ ذات جس نے برہان کی شاخوں کو آپ کے لئے نرم اور بیان کی گرہوں کو سر تسلیم خم کیا ہے۔

کاش آپ ان مواقع کی طرف اشارہ بھی فرما دیتے جہاں انہوں نے صریح نصوص کی خلاف ورزی کی تا کہ حقیقت اچھی طرح منکشف ہو جاتی اور ہدایت کا راستہ بخوبی واضح ہو جاتا۔ بہر حال میری درخواست ہے کہ کتب اخبار میں اہل سنت طریق سے ان کی سیرت اور شرح زندگی تفصیل سے بیان فرمائیے۔

حق شناس

- (۱) جمعرات کے دن کی مصیبت۔
 (۲) جس کا پیغمبرؐ نے حکم دیا تھا، اس کی
 نافرمانی کے بعد عدول کرنے کی وجہ۔

(۱) جہاں ارشادات پیغمبر ﷺ کی مخالفت کی گئی وہ مواقع شمار سے باہر ہیں۔ (۳۵۷) ان میں سے پنجشنبہ کے دن والا حادثہ عظمیٰ ہی کافی ہے جو مشہور ترین قہیوں اور سخت مصیبتوں میں سے ایک ہے۔ جسے تمام ارباب صحاح اور اصحاب سنن نے بیان کیا ہے اور تمام اہل سیر و مورخین نے نقل کیا ہے۔

ان میں سے امام بخاری ابن عباس سے روایت کرتے ہیں:
 جب رسول ﷺ کے انتقال کا وقت قریب پہنچا اور آپ ﷺ کے گھر
 میں بہت سے اشخاص تھے جن میں حضرت عمر بھی تھے۔ حضرت ﷺ
 نے فرمایا:

(۳۵۷) تقریباً ایک سو ایسے موارد جہاں ان لوگوں نے نص کی مخالفت کی دیکھیں۔ کتاب الحس والاجتہاد (علامہ
 سید شرف الدین موسوی عالمی کو یا ترجمہ فارسی بنام ”اجتہاد و در مقابل نص“

هَلَمْ اَلْتَحَبُّ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بِنَعْدِهِ.

میرے پاس آؤ تاکہ میں تمہیں ایسا نوشتہ لکھ دوں کہ میرے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو۔

اس پر حضرت عمرؓ بولے کہ حضرت رسول ﷺ پر درد کا غلبہ ہے اور ہمارے پاس کلام مجید موجود ہے اور وہی ہمارے لیے کافی ہے۔ اس پر گھر میں جو لوگ تھے ان میں اختلاف ہو گیا آپس میں جھگڑنے لگے۔ بعض کہتے تھے کہ قلم و دوات کو حضرت رسول ﷺ کے قریب کر دو تاکہ رسولؐ ایسا نوشتہ لکھ دیں کہ پھر تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو اور بعض حضرت عمرؓ کی ہموائی کر رہے تھے۔ جب اختلاف و تکرار کی صدا میں بلند ہوئیں تو حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ تم میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ: ہماری مصیبت یہ ہوئی کہ لوگوں نے باہم اختلاف کر کے شور و غل مچا کر حضرت رسولؐ کو وہ نوشتہ نہیں لکھنے دیا۔

اس حدیث کے صادر اور صحیح ہونے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے۔ امام بخاری نے صحیح بخاری میں اس حدیث کو متعدد جگہوں پر ذکر کیا ہے۔ امام مسلم نے بھی اسے صحیح مسلم میں درج کیا ہے۔ امام احمد نے اپنے مسند میں ابن عباس سے اس حدیث کی روایت کی ہے۔ نیز جملہ اصحاب صحاح و ارباب سنن نے اس حدیث کو درج کیا ہے (۳۵۸) مگر ان سب نے الفاظ میں تصرف کر دیا ہے۔ مفہوم و

(۳۵۸) رجوع کریں صحیح (بخاری) کتاب الرضی باب قول الرضی "قوموا عني" ج ۷ ص ۱۵۶ طبع علیٰ صحیح و ط مطابع الشعب، صحیح (مسلم) در آخر کتاب الوصیہ ج ۱۱ ص ۹۵ طبع مصر با شرح نووی، مسند (احمد بن حنبل) ج ۳ ص ۲۵۶ طبع ۱۹۹۲ (بسنج) طدار المعارف مصر۔

معنی تو ایک ہی رکھا ہے مگر الفاظ بدل دیے ہیں کیونکہ حضرت عمر کے اصلی الفاظ یہ تھے:

إِنَّ النَّبِيَّ نَهَجُورُ.....

رسول ﷺ بذیان کہہ رہے ہیں
لیکن محدثین نے اس کے بجائے لکھا کہ
إِنَّ النَّبِيَّ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ
رسول ﷺ پر درد کا غلبہ ہے۔

یہ اس لیے تا کہ عبارت تنہا یہ کے پیرائے میں ہو جائے اور حضرت عمر کے اس جملہ سے حضرت
رسول کی اہانت میں کمی ہو جائے۔
اس کی دلیل وہ روایت ہے جسے ابو بکر احمد بن عبد العزیز جوہری نے کتاب المسقیہ میں جناب
ابن عباس سے نقل کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ

جب حضرت رسول ﷺ کی وفات کا وقت پہنچا مگر میں بہت سے
لوگ موجود تھے جن میں حضرت عمر بھی تھے تو رسول ﷺ نے فرمایا: کہ
میرے پاس کاغذ اور دوات لاؤ تاکہ میں تمہیں ایسا نوشتہ لکھ دوں کہ اس
کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو۔ یہ سن کر حضرت عمر نے ایک فقرہ کہا جس کا
مطلب یہ تھا کہ رسول ﷺ پر درد کا غلبہ ہے۔ اس کے بعد حضرت عمر
نے کہا کہ ہم لوگوں کے پاس قرآن موجود ہے وہی ہمارے لیے کافی
ہے۔ حضرت عمر کے یہ کہنے پر لوگوں میں اختلاف ہو گیا۔ باہم تکرار ہونے
لگی بعض کہتے تھے کہ رسول ﷺ کو قلم دوات دے دو تاکہ آپ نوشتہ
لکھ دیں اور بعض حضرت عمر جیسی بات کہہ رہے تھے۔ جب تکرار زیادہ
ہوئی اور اختلاف حد سے تجاوز کرنے لگا تو حضرت رسول ﷺ کو غصہ

آگیا اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم میرے پاس سے اٹھ جاؤ (۳۵۹)

حدیث سے آپ کو صراحتاً یہ بات معلوم ہوگی کہ حضرت عمرؓ نے حضرت رسول ﷺ کو جو جواب دیا تھا اس کے اصل الفاظ محدثین نے ذکر نہیں کیے ہیں بلکہ اس کا مطلب و مفہوم بیان کیا ہے۔ اس کا ثبوت اس سے بھی مل سکتا ہے کہ محدثین نے دوسرے موقع پر جہاں جواب دینے والے کا نام ذکر نہیں کیا وہاں جواب کے اصل الفاظ بیان کر دیے ہیں۔ چنانچہ امام بخاری صحیح بخاری میں روایت کرتے ہیں کہ:

ابن عباس کہتے تھے:

بخشبہ کا دن وہ بخشبہ کا دن کیا تھا!

یہ کہہ کر ابن عباس اتاروئے کہ ان کے آنسوؤں سے زمین تر ہوگئی، پھر کہا کہ اسی بخشبہ کے دن رسول ﷺ کی تکلیف بہت بڑھ گئی تھی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ میں تمہیں نوشتہ لکھ دوں تاکہ پھر کبھی تم گمراہ نہ ہو سکو۔ اس پر لوگ جھگڑنے لگے حالانکہ نبیؐ کے پاس جھگڑنا نامناسب نہیں ہے، لوگوں نے کہا کہ رسول ﷺ نہ بیان کہہ رہے ہیں اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا: ذِغُونِي فَأَلْدِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَذْغُونِي إِلَيْهِ۔ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو میں جس حال میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم مجھے نکال رہے ہو، اور آنحضرتؐ نے مرنے سے پہلے تین وصیتیں فرمائیں کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے باہر نکال دو اور وفد بھیجنے کا سلسلہ اسی طرح باقی رکھو جس طرح میں بھیجا

(۳۵۹) رجوع کریں شرح فتح البلاء (ابن ابی الحدید) ج ۶ ص ۵۱ مصر با تحقیق محمد ابو الفضل۔

کرتا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ تیسری وصیت میں بھول گیا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے صحیح مسلم میں اور امام احمد نے اپنے مسند میں درج کیا ہے۔ نیز تمام محدثین نے اس کی روایت کی ہے۔ (۳۶۰)

امام مسلم نے صحیح مسلم میں ابن عباس سے ایک دوسرے طریقہ سے روایت کی ہے۔ ابن عباس کہتے تھے:

پنشنہ کا دن وہ پنشنہ کا دن کیا تھا!

پھر آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہوئے اور رخساروں پر یوں بہتے دیکھے گئے جیسے موتیوں کی لڑی ہو۔ اس کے بعد ابن عباس نے کہا کہ: رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے پاس دوات اور کاغذ یا لوح و دوات لاؤ۔ میں تمہیں ایسا نوشتہ لکھ

دوں کہ اس کے بعد پھر تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ تو لوگوں نے کہا کہ رسول

ہذیان کہہ رہے ہیں۔ (۳۶۱)

صحابہ ستہ میں اس مصیبت کے ماحول پر نظر دوڑائیے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ پہلا شخص جس نے اس دن آواز بلند کی کہ رسول ﷺ ہذیان کہہ رہے ہیں وہ حضرت عمرؓ تھے انہوں نے سب سے پہلے

(۳۶۰) رجوع کریں صحیح (بخاری) کتاب الجہاد والسیر باب جواز الفد ج ۴ ص ۸۵ ط مطابع المصعب، صحیح

(مسلم) کتاب الوصیہ ج ۱ ص ۸۹-۹۳ ط مصر با شرح نووی، مسند (احمد بن حنبل) ج ۳ ص ۲۸۶ ج ۱۹۳۵ (باسند

صحیح) ج ۵ ص ۳۵ ج ۳۱۱ ط دار المعارف مصر۔

(۳۶۱) رجوع کریں صحیح (مسلم) کتاب الوصیہ ج ۱ ص ۹۳-۹۵ ط مصر با شرح نووی، مسند (احمد بن حنبل) ج ۵

ص ۱۱۶ ج ۳۳۶ (باسند صحیح) ط دار المعارف مصر، تاریخ (طبری) ج ۳ ص ۱۹۳ ط مصر و اکا مل (ابن اثیر) ج ۲

ص ۳۲۰۔

رسول ﷺ کے متعلق یہ جملہ کہا۔ ان کے بعد حاضرین میں جو ہم خیال افراد موجود تھے انھوں نے حضرت عمر کی ہم نوائی کی۔

آپ ابن عباس کا یہ فقرہ پہلی حدیث میں سن چکے ہیں۔

گھر میں جو لوگ موجود تھے آپس میں تکرار کرنے لگے۔ بعض کہتے تھے کہ رسول ﷺ کے پاس قلم دوات، لادوتا کہ رسول ﷺ یہ نوشتہ لکھ جائیں کہ اس کے بعد پھر تم کبھی گمراہ نہ ہو اور بعض حضرت عمر کی موافقت کر رہے تھے یعنی وہ بھی یہی کہہ رہے تھے کہ رسول ﷺ ہدیان کہہ رہے ہیں۔ (۳۶۲)

ایک دوسری روایت میں ہے جو طبرانی نے اوسط میں حضرت عمر سے بیان کی ہے کہ حضرت عمر فرماتے تھے کہ: جب رسول ﷺ بیمار ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ

میرے پاس کاغذ اور دوات لاؤ، میں ایسا نوشتہ لکھ دوں کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو۔ اس پر پردے کے پیچھے سے عورتوں نے کہا تم سنتے نہیں کہ رسول ﷺ کیا کہہ رہے ہیں حضرت عمر کہتے ہیں کہ: اس پر میں بولا

(۳۶۲) ”جمہرات کی مصیبت“ کے بارے میں گذشتہ مدارک کے علاوہ رجوع کریں صحیح (بخاری) کتاب العلم ج ۱ ص ۳۹ مطالع الشعب و صحیح (بخاری) کتاب النبی الی کسری و قیصر باب مرض النبی و وفاته ج ۶ ص ۱۱ مطالع الشعب و تاریخ (طبری) ج ۳ ص ۱۹۲-۱۹۳ و صحیح (بخاری) کتاب الجزیۃ باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب ج ۴ ص ۶۵-۶۶ افسد دار الفکر برطاستانول و صحیح (بخاری) کتاب الاعتصام بالکتاب و السنۃ باب کرہیۃ الخلاف ج ۸ ص ۱۶۱ افسد دار الفکر برطاستانول شرح فتح البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۱ ص ۱۳۳ افسد بیروت برطامصر، الملک و التحمل (شہرستانی) ج ۱ ص ۲۲ بیروت و المطبقات الکبری (ابن سعد) ج ۲ ص ۲۴۲-۲۴۳۔

حضرت عمر کے اس بیان کہ: ”یہاں ہدیان کہہ رہے ہیں“ رجوع کریں تذکرۃ الخواص سبط بن جوزی حنفی ص ۶۲ ط الحیدر و مزر العالمین و کشف مانی الدارین (ابو حامد غزالی) ص ۲۱ مطبوعہ النعمان۔

کہ تم پوسٹ کے اطراف والی عورتیں ہو جب رسول ﷺ بیمار پڑتے ہیں اپنی آنکھیں نہ چھوڑا لیتی ہو اور جب تندرست رہتے ہیں تو گردن پر سوار رہتی ہو اس پر رسول ﷺ نے فرمایا: کہ عورتوں کو چھوڑو، یہ تم سے بہتر ہیں (۳۶۳)

آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ یہاں صحابہ نے ارشاد پیغمبر ﷺ کو نہیں مانا۔ اگر مانا ہوتا تو ہمیشہ کے لیے گمراہی سے محفوظ ہو جاتے۔ کاش صحابہ یہی کرتے کہ رسول ﷺ کی بات ٹال جاتے نہ مانتے لیکن رسول ﷺ کو یہ جواب تو نہ دیتے کہ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ ہمارے لیے کتاب خدا کافی ہے گویا جیسے رسول ﷺ جانتے ہی نہ تھے کہ خدا کی کتاب مسلمانوں کے لیے کیا حیثیت رکھتی ہے؟ یا معاذ اللہ صحابہ، رسول ﷺ سے زیادہ کتاب خدا کے خواص و فوائد جانتے تھے۔ اس کے رموز و اسرار سے زیادہ واقف تھے۔ کاش اس پر ہی اکتفا کر لیتے۔ اسی حد پر آ کر باز رہ جاتے صرف یہی کہ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ ہمیں کتاب خدا کافی ہے۔ یہ کہہ کر کہ رسول ﷺ ہدیان کہہ رہے ہیں رسول کو تا کہانی صدمہ تو نہ پہنچاتے۔ رسول چند گھڑی کے مہمان تھے آپ کا دم واپس تھا ایسی حالت میں ایذا رسانی کہاں تک مناسب تھی؟ کیسی بات کہہ کر رسول ﷺ کو رخصت کر رہے تھے۔

اور گویا معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح انھوں نے کتاب خدا کو کافی سمجھتے ہوئے رسول ﷺ کے ارشاد کو ٹھکرا دیا اسی طرح انھوں نے کتاب خدا کا بیانیہ دہلیز یہ اعلان بھی نہیں سنا کہ رسول ﷺ جو کچھ تمہیں دے دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔ (۳۶۴)

(۳۶۳) رجوع کریں المطبقات الکبریٰ (ابن سعد) ج ۲ ص ۴۲۳-۴۲۴ و کنز العمال (مفتی ہندی) ج ۳ ص ۱۳۸

۱۵۔

(۳۶۴) سورہ حشر (۵۹) آیہ ۷۔

اور ان کے یہ کہنے سے کہ رسول ﷺ ہدیان کہہ رہے ہیں، سے پتہ چلتا ہے کہ انھوں نے خدا کا یہ ارشاد پڑھا ہی نہیں:

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ مُطَاعٍ
لَّمْ آمِينَ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمُنْجُونَ.

بے شک یہ قرآن ایک معزز فرشتہ جبرئیل کی زبان کا پیغام ہے جو بڑا قوی، اور عرش کے مالک کی بارگاہ میں بلند مرتبہ رکھتا ہے وہاں سب فرشتوں کا سردار و امانتدار ہے اور ملکہ والو تمھارے ساتھی محمد ﷺ مجنون نہیں ہیں۔ (۳۶۵)

نیز یہ ارشاد الہی:

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ
وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَّا تَذْكُرُونَ تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ.

بے شک یہ قرآن ایک معزز فرشتہ کا لایا ہوا پیغام ہے اور یہ کسی شاعر کی بات نہیں تم لوگ تو بہت کم ایمان لاتے ہو اور نہ کسی کاہن کی خیالی بات ہے تم لوگ تو بہت کم غور کرتے ہو سارے جہان کے پروردگار کا نازل کیا ہوا کلام ہے (۳۶۶)

اس آیت کا بھی ان لوگوں نے مطالعہ نہیں کیا تھا جس میں ارشاد الہی ہو رہا ہے:

مَاضِلٌ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا

(۳۶۵) سورہ نکویر (۸۱) آیات ۱۹-۲۲۔

(۳۶۶) سورہ حاقہ (۶۹) آیات ۳۰-۳۳۔

وَحْيِي يُوحِي عِلْمُهُ شَدِيدُ الْقُوَى

تمہارے ساتھی محمد ﷺ نہ گمراہ ہوئے ہیں اور نہ بھکے ہیں وہ تو اپنی نفسانی خواہش سے کچھ بولتے ہی نہیں یہ تو بس وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے۔

ان کو بڑی طاقت والے نے تعلیم دی ہے (۳۶۷)

نیز اسی طرح کی اور دوسری واضح اور روشن آیتیں بھی نہیں سنیں جن میں صاف صاف تصریح ہے کہ رسول ﷺ ہر مہمل و بے ہودہ بات کہنے سے پاک و پاکیزہ ہیں۔

اس کے علاوہ خود نبی اور فقط عقل بھی رسول ﷺ سے مہمل اور بے ہودہ باتوں کا صادر ہونا محال و ناممکن سمجھتی ہے اصل بات تو یہ ہے کہ صحابہ اچھی طرح جانتے تھے کہ رسول ﷺ خلافت کی بات کو اور محکم کر دینا چاہتے ہیں اور خصوصاً حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بالعموم ائمہ طاہرین رضی اللہ عنہم کے خلیفہ و جانشین ہونے کے متعلق جتنے اطلاعات کیے ہیں ان کی مزید تاکید کرنا مقصود ہے لہذا ایسی بات کہہ کر رسول ﷺ کی بات ہی کاٹ دی جیسا کہ خود حضرت عمر نے اس کا اقرار و اعتراف کیا ہے۔ جب ان میں اور عبد اللہ بن عباس کے درمیان خلافت کے مسئلہ پر گفتگو چھڑ گئی تھی (۳۶۸)

اگر آپ رسول ﷺ کے اس قول پر کہ میرے پاس قلم دوات لاؤ تا کہ میں ایسا نوشتہ لکھ جاؤں کہ اس کے بعد ہرگز تم گمراہ نہ ہو اور حدیث ثعلبن میں رسول ﷺ کے اس فقرہ پر کہ: میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم ان سے تمسک رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

(۳۶۷) سورہ نجم (۵۳) آیات ۲-۵۔

(۳۶۸) حضرت عمر کے اس اعتراف کے سلسلے میں کہ میں نے نوشتہ لکھنے میں اس لئے رکاوٹ ڈالی تھی کہیں آنحضرت علی کی حکومت کا نہ لکھ دیں۔ رجوع کریں شرح نج البلاغ (ابن ابی الحدید معتزلی) ج ۱۲ ص ۹۷ سطر ۳ مصرعہ تحقیق محمد ابوالفضل۔ حاشیہ نمبر ۳۳۰ اور اس کا متن بھی ملاحظہ فرمائیں

ایک کتاب خدا دوسرے میری عزت (۳۶۹)۔

ان دونوں فقرہوں پر آپ نظر کریں تو آپ پر یہ حقیقت منکشف ہوگی کہ دونوں حدیثوں میں رسولؐ کا مقصود ایک ہی ہے۔ اب بیماری کی حالت میں حدیث فقہین میں جو واجب کیا تھا، اس کی تفصیل بتانا چاہتے تھے۔

(۲) لیکن رسولؐ نے نوشتہ لکھ کر کیوں نہیں دیا۔ اس کا سبب وہی فقرہ تھا جسے سن کر رسولؐ نے ارادہ بدل دیا اور وہ نوشتہ نہ لکھا۔ کیونکہ اتنے سخت جملہ کے بعد نوشتہ لکھنے کا کوئی فائدہ ہی نہ تھا۔ البتہ مذید فتنہ و فساد برپا ہوتا اور اختلافات بڑھتے۔

خدا کی پناہ کیا رسولؐ اس نوشتہ میں ہدیان اور عقل سے دور کی باتوں لکھنا چاہتے تھے؟ یقیناً نہیں لوگ جھگڑنے لگے۔ ان میں ٹکرا ہونے لگی اور رسولؐ کی آنکھوں کے سامنے نجانے کیا کچھ کہتے رہے۔ اور رسولؐ اس وقت کچھ نہ کر سکے صرف اتنا کہہ کر خاموش ہو گئے کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔

اگر رسولؐ بھی اپنی بات پر اصرار کرتے اور نوشتہ لکھ کر رہتے تو انھیں اور بھی ضد ہو جاتی اور زیادہ سختی سے کہتے کہ رسولؐ نے جو کچھ لکھا وہ ہدیان ہے اور نعوذ باللہ ان کے طرفدار رسولؐ کو آخری عمر میں دیوانہ ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے، اپنی کتابوں اور مکتبوں میں رسولؐ کے نوشتہ کو رد کرتے اور جو ان کیلئے استدلال و احتجاج کرتا اسے بھی ٹھکرا دیتے۔ اسی وجہ سے حکیم اسلام کی حکمت بالغہ نے چاہا کہ اب نوشتہ سے صرف نظر کر لیا جائے تاکہ مخالفان اور ان کے مددگار آپ کی نبوت میں طعن کا دروازہ نہ کھول دیں۔ نعوذ باللہ و بہ نستعین۔

حضرت رسولؐ یہ جانتے تھے کہ حضرت علیؑ اور حضرت علیؑ کے دوست اس نوشتہ کے

(۳۶۹) رجوع کریں حاشیہ نمبر ۲، ۳، ۵۔

مضمون پر بہر حال عمل کریں گے۔ میں چاہے لکھوں چاہے نہ لکھوں جبکہ دوسرے خواہ لکھ بھی جاؤں تب بھی نہ مانیں گے نہ اس پر عمل کریں گے لہذا ان حالات میں حکمت کا تقاضہ یہی تھا کہ آپ اس کا خیال ترک کر دیں۔ کیونکہ نوشتہ لکھنے کا فتنہ و فساد کے علاوہ کوئی اثر ہی نہ ہوگا۔ اور یہ حقیقت کسی پر پوشیدہ بھی نہیں ہے۔

www.ziaraat.com
jabir.abbas@yahoo.com
Sabeel-e-Sakina

وائس چانسز

- (۱) حق شناس کی باتوں پر اعتراف۔
- (۲) مزید موارد پیش کرنے کی درخواست۔

- (۱) جو کچھ آپ نے بیان فرمایا اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے اور آپ کی بحث میں شک و تردید کی کوئی راہ نہیں ہے۔
- (۲) مہربانی فرما کر ان تمام مواقع کا ذکر فرمائیے جہاں صحابہ نے نصوص پر عمل نہ کیا۔

حق شناس

سز یہ اسامہ۔

خدا آپ کو عزت دے آپ کا حکم ہے کہ میں وہ سارے موارد بیان کروں جہاں صحابہ نے اطاعت قول پیغمبر ﷺ پر اپنی رائے کو مقدم سمجھا۔ اس سلسلے میں سز یہ اسامہ بن زید بن حارثہ کا روم سے جنگ کرنے کا واقعہ ہی کافی ہے۔ اسے ملاحظہ فرمائیے اس لشکر کی روانگی میں آپ نے عظیم اہتمام فرمایا تھا اور تمام صحابہ کو تیاری کا حکم دیا تھا۔ آپ نے مسلمانوں کے ارادوں کو مضبوط بنانے، ان کی ہمتوں کو بڑھانے کے لئے لشکر کے ساز و سامان کی فراہمی بنفس نفیس فرمائی، مہاجرین و انصار کے سرکردہ افراد جیسے حضرت ابو بکر و عمر (ؓ) و ابو عبیدہ، سعد بن ابی وقاص، وغیرہ کو تیار کر کے لشکر

(۳۷۰) تاریخ، سیرت اور روایات لکھنے والوں کا اتفاق ہے کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اس لشکر میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنی کتابوں میں یقینی طور پر اس کا ذکر کیا ہے اور کسی کا اس سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

رجوع کریں الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) ج ۲ ص ۱۹۰، تاریخ (یعقوبی) ج ۲ ص ۷۴، بیروت، الکامل (ابن اثیر) ج ۲ ص ۳۱۷، شرح نخب البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۶ ص ۵۲، مصر، تحقیق محمد ابو الفضل، سبط الخوم العوالیٰ (عاصمی کی) ج ۲ ص ۲۲۲، السیرۃ الخلیفہ (طبری شافعی) ج ۳ ص ۲۰۷، السیرۃ النبویہ (زین وطلان) در حاشیہ السیرۃ الخلیفہ (طبری شافعی) ج ۲ ص ۳۳۹۔ در کتاب عبد اللہ بن سبا (علامہ عسکری) ج ۱ ص ۱۷۱: کنز العمال (مفتی ہندی) ج ۵ ص ۳۱۲، منتخب کنز العمال (مفتی ہندی) در حاشیہ مسند (احمد بن حنبل) ج ۳ ص ۱۸۰، انساب

کیا ساتھ بھیجا۔ (۳۷۱)

یہ ۱۱ھ ماہ مفر کی ۲۶ تاریخ کا واقعہ ہے۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے اسامہ کو طلب کیا اور فرمایا: جہاں تمہارے باپ قتل کیے گئے اس طرف روانہ ہو اور ان لوگوں کو اس لشکر سے روند ڈالو، میں تمہیں اس لشکر کا رئیس مقرر کرتا ہوں تم صبح سویرے اہل اُحسی (۳۷۲) پر چڑھائی کر دینا اور بہت تیزی سے جانا کہ وہاں خبر پہنچنے سے پہلے پہنچ جاؤ۔ اگر خدا تجھے کامیابی عطا کرے تو بہت تھوڑی دیر وہاں ٹھہرنا اپنے ساتھ راہ بتانے والے لے لو، جا سوسوں کو آگے روانہ کر دو

جب ۲۸ صفر ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کا مرض موت نمایاں ہوا۔ بخار ہو گیا، سر کا درد بڑھ گیا۔ جب ۲۹ تاریخ ہوئی اور آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ لوگ جانے میں تساہل کر رہے ہیں تو آپ باہر تشریف لائے۔ مسلمانوں کی حمیت کو جنبش میں لانے اور ارادوں کو پختہ بنانے کے لیے آپ نے اپنے ہاتھ سے لشکر کا علم درست کر کے اسامہ کو بخشا اور ارشاد فرمایا کہ خدا کا نام لے کر چل کھڑے ہو اور راہ خدا میں جہاد کرو اور تمام کافروں سے جنگ کرنا۔

اسامہ، رسول اللہ ﷺ کا علم لے کر مدینہ سے چلے، علم کو بریدہ کے حوالے کیا۔ مدینہ کے باہر جرف نامی مقام پر پہنچ کر لشکر سمیت قیام کیا۔ وہاں مسلمانوں میں پھر شستی پیدا ہوئی، اور وہاں سے

الاشراف (پلاذری) ج ۱ ص ۴۷۴ و تہذیب (ابن عساکر) ج ۲ ص ۳۹۱ در شرح حال اسامہ۔

(۳۷۱) حضرت عمر نے اسامہ سے کہا: ”یغیر دنیا سے جا چکے ہیں جبکہ تو ہمارا امیر ہے۔“ اس مطلب کو بہت سارے محدثین اور مؤرخین نے بیان کیا ہے۔ رجوع کریں السیرۃ الخلیفہ (علی بن برہان الدین حلبی) ج ۳ ص ۲۰۹، کنز العمال (متقی ہندی) ج ۱۵ ص ۲۳۱، السیرۃ الخلیفہ (زین دھلان) در حاشیہ السیرۃ الخلیفہ (علی شافعی) ج ۲ ص ۳۳۱۔

(۳۷۲) انبی بردزن ”کمر“ سرزمین ”سوریہ“ کا ایک حصہ ہے جو کہ ”عسقلان“ و ”رملہ“ کے مابین ہے اسی کے نزدیک ”موتہ“ ہے جہاں ”زید بن حارثہ“ و ”جعفر بن ابی طالب“ نے شہادت پائی۔

آگے نہ بڑھے۔ باوجودیکہ صحابہ نے ارشادات پیغمبر ﷺ سنے تھے آپؐ نے جلد روانہ ہونے کا جس قدر سختی کے ساتھ صاف صاف لفظوں میں تاکید کی حکم دیا تھا وہ سنا تھا جیسے رسول ﷺ کا یہ فقرہ: صبح سویرے اہل اُسنی پر چڑھائی کر دو۔ (۳۷۳) حضرت رسول ﷺ کا یہ جملہ کہ جلد روانہ ہونا کہ وہاں خبر پہنچنے سے پہلے پہنچ جاؤ۔ (۳۷۴)

غرض اسی طرح اور بہت سے تاکیدیں احکام لشکر کی روانگی کے موقع پر دیے تھے مگر صحابہ نے کسی حکم پر عمل نہیں کیا۔ رسول ﷺ کی ایک بات بھی نہیں مانی صحابہ میں سے بعض لوگوں نے اسامہ کو افسر مقرر کرنے پر اعتراض بھی کیا جس طرح پہلے اسامہ کے باپ زید کو افسر مقرر کرنے پر وہ اعتراض کر چکے تھے اور اسامہ کو حد سے زیادہ برا بھلا کہا۔ حالانکہ انھوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ خود رسول ﷺ نے افسر مقرر کیا ہے۔ اسامہ سے رسول ﷺ کو یہ کہتے بھی سنا کہ:

میں نے تمہیں اس لشکر کا افسر مقرر کیا ہے (۳۷۵)

اپنی آنکھوں سے دیکھا بھی تھا کہ رسول ﷺ بخار میں ہونے کے باوجود اپنے ہاتھ سے لشکر کا

(۳۷۳) رجوع کریں المغازی (واقعی) ج ۳ ص ۱۱۱۷، السیرۃ الخلیفہ (طبی شافعی) ج ۳ ص ۲۰۷، السیرۃ

النبیہ (زین دحلان) در حاشیہ السیرۃ الخلیفہ (طبی شافعی) ج ۲ ص ۳۲۹، المطبقات الکبریٰ (ابن سعد) ج ۲

ص ۱۹۰۔

(۳۷۴) رجوع کریں المغازی (واقعی) ج ۳ ص ۱۱۱۷ و ۱۱۲۳، السیرۃ الخلیفہ (طبی شافعی) ج ۳ ص ۲۰۷،

السیرۃ النبویہ (زین دحلان) در حاشیہ السیرۃ الخلیفہ (طبی شافعی) ج ۲ ص ۳۲۹، المطبقات الکبریٰ (ابن سعد)

ج ۲ ص ۱۹۰۔

(۳۷۵) رجوع کریں شرح نبج البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۱ ص ۱۵۹، مصر با تحقیق محمد ابو الفضل، المغازی

(واقعی) ج ۳ ص ۱۱۱۷، السیرۃ الخلیفہ (طبی شافعی) ج ۳ ص ۲۰۷، السیرۃ النبویہ (زین دحلان) در حاشیہ

السیرۃ الخلیفہ (طبی شافعی) ج ۲ ص ۳۲۹، المطبقات الکبریٰ (ابن سعد) ج ۲ ص ۱۹۰۔

علم درست کر کے اسامہ کے ہاتھ میں دے رہے ہیں مگر یہ سب دیکھنے اور سننے کے باوجود وہ اسامہ کے سردار مقرر کیے جانے پر اعتراض کرنے سے باز نہ رہے۔ آخر کار ان کے اعتراض و طعنہ زنی سے رسول ﷺ شدید غم و غصہ میں اسی بخاری حالت میں سر پر پٹی باندھے، چادر اوڑھے باہر تشریف لائے۔

یہ ہفتہ ۱۰ ربیع الاول انتقال سے صرف دو یوم پیشتر کا واقعہ ہے۔ آپ غصہ کی حالت میں منبر پر گئے۔ حمد و ثنائے الہی کے بعد ارشاد فرمایا: (تمام مورخین نے اجتماعی طور پر رسول ﷺ کے اس خطبہ کو نقل کیا ہے اور تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ رسول ﷺ نے اس دن یہ خطبہ ارشاد فرمایا تھا) میرے اُسامہ کو افسر فوج مقرر کرنے پر تمہیں اعتراض ہے تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ اُسامہ کے باپ زید کو جب میں نے افسر مقرر کیا تھا تب بھی تم لوگ معترض تھے۔ خدا کی قسم زید بھی افسر ہونے کے اائق تھا اور اس کا بیٹا بھی افسری کا سزاوار ہے (۳۷۶)۔

اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو جلد روانہ ہونے کے لیے جوش دلایا، صحابہ آپ سے رخصت ہونے لگے اور لشکر گاہ کی طرف روانہ ہونا شروع ہوئے۔ آنحضرت ﷺ انھیں جلد روانگی پر براہِ بیعت کرتے رہے۔ اس کے بعد آپ کے مرض میں شدت پیدا ہو چلی مگر آپ شدت مرض میں یہی فرماتے رہے:

لشکر اُسامہ کو جلد بھیجو۔

لشکر اُسامہ کو فوراً روانہ کر دو۔

(۳۷۶) رجوع کریں شرح نچ البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۱ ص ۱۵۹ ط مصر با تحقیق محمد ابوالفضل، المغازی (واقفی) ج ۳ ص ۱۱۱۹، السیرۃ الخلیفہ (حلی شافعی) ج ۳ ص ۲۰۷، السیرۃ النبویہ (زین دحلان) در حاشیہ السیرۃ الخلیفہ (حلی شافعی) ج ۲ ص ۳۳۹، المطبقات الکبریٰ (ابن سعد) ج ۲ ص ۱۹۰۔

اسامہ کے لشکر کو جلدی بھیجی۔

یہی جملہ برابر ڈہراتے رہے مگر ادھر لشکر والے سستی ہی برتنے رہے۔ جب ۱۲ ربیع الاول کی صبح ہوئی تو اسامہ لشکر گاہ سے رسول ﷺ کی خدمت میں پہنچے رسول ﷺ نے انہیں فوراً روانگی کا حکم دیا تھا۔ ارشاد فرمایا تھا:

خدا کی برکتوں کے ساتھ صبح روانہ ہو جاؤ۔ (۳۷۷)

اسامہ نے حضرت رسول ﷺ کو الوداع کیا اور لشکر گاہ کی طرف واپس ہوئے۔ پھر پلٹے اور ان کے ساتھ حضرت عمر اور حضرت ابو عبیدہ تھے۔ یہ لوگ رسول ﷺ کے پاس جا پہنچے۔ اس وقت آنحضرت ﷺ حالت احتضار میں تھے اسی دن آپ نے دنیا سے انتقال کیا۔ (روحی و ازواج العالمین لہ الفداء) رسول ﷺ کے انتقال کے بعد علم سمیت لشکر بھی مدینہ واپس آ گیا۔ بعد میں لوگوں نے چاہا کہ لشکر کی روانگی ملتوی کر دی جائے اس کے متعلق حضرت ابو بکر سے لوگوں نے گفتگو بھی کی اور بڑا شدید اصرار کیا۔

وہ اپنی آنکھوں سے لشکر کی روانگی میں حضرت رسول ﷺ کا اہتمام دیکھ چکے تھے جلد جانے کے متعلق فوراً لشکر روانہ ہونے کے لیے مسلسل پیغمبر ﷺ نے جو تاکیدیں کیں اسے بھی سنہرے۔ خود بنفس نفیس پیغمبر ﷺ کا لشکر کا ساز و سامان فراہم کرنا، بخار کی حالت میں اپنے ہاتھ سے علم لشکر سنوار کر اسامہ کے ہاتھ میں دینا اور یہ کہنا کہ خدا کی برکت سے حرکت کرو۔ (جیسا کہ بیان ہو چکا ہے) مگر ان سب کی انتہائی کوشش یہی رہی کہ کسی طرح لشکر کی روانگی روک دی جائے اور حضرت

(۳۷۷) رجوع کریں شرح فتح البلاء (ابن ابی الحدید) ج ۱ ص ۱۶۰ ط مصر با تحقیق محمد ابوالفضل، المغازی (واقفی) ج ۳ ص ۱۱۲، اسیرۃ الخلیفہ (طبری شافعی) ج ۳ ص ۲۰۸، اسیرۃ الخلیفہ (زین دھلان) در حاشیہ اسیرۃ الخلیفہ (طبری شافعی) ج ۲ ص ۳۴۰، المطبوعات الکبریٰ (ابن سعد) ج ۲ ص ۱۹۱۔

ابوبکر نے بھی ان کی بات ماننے پر انکار کر دیا۔

جب ان لوگوں نے دیکھا کہ لشکر بیٹھے پر حضرت ابوبکر تلے بیٹھے ہیں تو حضرت عمر، حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور ان سے انصاری طرف سے درخواست کی کہ اسامہ کو معزول کر کے کسی اور کو افسر مقرر کیا جائے۔ لیکن حضرت ابوبکر نے ان لوگوں کی درخواست کو قبول نہ کیا اسی طرح ٹھکرادیا جس طرح لشکر کی روانگی کو ملتوی کر دینے کی درخواست ٹھکرادی تھی ان کا اصرار اتنا زیادہ تھا کہ حضرت ابوبکر ناراض ہو گئے اور حضرت عمر کی ڈاڑھی سے پکڑ کر کہا:

اے خطاب کے بیٹے! تمہاری ماں تمہارے ماتم میں بیٹھے اور تمہیں زمین پر نہ دیکھے، اور تم پر افسوس ہو تمہارے رسولؐ تو اسامہ کو افسر مقرر کریں اور تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں انہیں معزول کر دوں۔ (۳۷۸)

جب لشکر کو روانہ کیا گیا تو اسامہ تین ہزار سپاہی لے کر چلے جس میں ایک ہزار سوار تھے۔ صحابہ کی ایک اچھی خاصی تعداد جنہیں خود رسول ﷺ نے فوج میں رکھا تھا اور اسامہ کے ساتھ جانے کا تاکید حکم دیا تھا لشکر کے ہمراہ نہ گئی۔ حالانکہ رسالتاً بے ہوی تاکید سے فرمایا تھا۔

اسامہ کا لشکر جلد روانہ کرو۔ خدا لعنت کرے اس پر جو اسامہ کی ماتحتی سے گریز کرے۔ (۳۷۹) آپ سمجھ سکتے ہیں کہ انہوں نے ابتداء میں جانے میں تساہلی برتی اور بعد میں لشکر کے ہمراہ جانے سے گریز کیا تا کہ سیاست کے ستون استوار کر لیں۔ یہاں بھی انھوں نے اپنے نظریے کو حکم رسولؐ پر

(۳۷۸) (ج ۳ ص ۲۲۶، اکال فی تاریخ (ابن اثیر) ج ۲ ص ۳۳۵، السیرۃ الخلیہ (طبری شافعی) ج ۳ ص ۲۰۹، السیرۃ الخلیہ (طبری شافعی) ج ۲ ص ۳۴۰۔

(۳۷۹) (ج ۳ ص ۲۰۹، السیرۃ الخلیہ (طبری شافعی) ج ۲ ص ۳۴۰، السیرۃ الخلیہ (طبری شافعی) ج ۲ ص ۳۴۰۔

بیروت۔ و شرح فتح البلاء (ابن ابی الحدید) ج ۶ ص ۵۲، مصر با تحقیق محمد ابو الفضل۔

ترجیح دی ہے کیونکہ انہوں نے اپنی خواہش کو اولیٰ اور سزاوارتر محسوس کیا۔ اگر وہ حضرت کے فرمان پر عمل کرتے اور ان کی رحلت سے پہلے جنگ کے لئے چلے جاتے تو خلافت ان کے ہاتھ سے نکل جاتی۔

حضرت سرور کائناتؐ چاہتے تھے کہ مدینہ ان لوگوں سے خالی ہو جائے تاکہ ان کی عدم موجودگی میں امیر المومنینؑ کی خلافت کے لیے کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے۔ اور سکون و اطمینان کے ساتھ بغیر کسی اختلاف و نزاع کے امیر المومنینؑ تخت خلافت پر مستکن ہو جائیں۔ جب صحابہ جنگ سے پیش گوئی گئے اور یہاں خلافت کا معاملہ طے ہو چکا ہوگا۔ بیعت ہو چکی ہوگی تو پھر انہیں نزاع و اختلاف کا کوئی موقع ہی نہ ملے۔

اسامہ کو ۱۷ برس کی عمر میں (۳۸۰) افسر مقرر کرنے میں یہ مصلحت تھی کہ بعض لوگوں کی گردن جھجھوڑ دی جائے۔ مگر دوسرے ہستیوں کو ان کی سرکشی کا مزہ چکھادیا جائے یہ آئندہ کے نزاع سے بچنے کی احتیاط تھی یعنی آپؐ کسی شخص کو امیر مقرر فرمائیں جو سن میں دوسروں سے جوان تر ہو تو اس سے بدسلوکی نہ کریں۔

لیکن وہ رسول اللہ ﷺ کی تدبیروں کو سمجھ گئے لہذا انہوں نے اسامہ کے افسر مقرر کرنے پر اعتراضات کرنا شروع کیے۔ ان کا ماتحت بن کر جانے میں سستی برتی اور حرکت نہ کی یہاں تک کہ پیغمبر ﷺ نے انتقال کیا۔ اب یہ کبھی تو جنگ کے فرمان کو لغو کرنے کے متعلق سوچتے کبھی پرچم واپس بلانے کا ارادہ کرتے اور کبھی اسامہ کو معزول کرنے کا کہتے آخر کار بہت سے لوگ لشکر کے ساتھ نہ گئے۔

(۳۸۰) البتہ بعض کے نزدیک اسامہ کی عمر ۱۸، بعض کے نزدیک ۱۹ اور کچھ دوسروں کے نزدیک ۲۰ سال تھی بہر حال کسی نے بھی ۲۰ سال سے زیادہ نہیں لکھی۔

جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے یہ پانچ باتیں اس سریہٴ اُسامہ میں پیش آئیں جن میں صحابہ نے سیاسی امور میں اپنی رائے کو مقدم رکھا۔ اور نصوص پیغمبر ﷺ پر عمل کرنے سے سیاسی اغراض کی خاطر اپنے اجتہاد کو بہتر جانا۔ اور صریح احکام پیغمبر ﷺ کی کھلی مخالفت کر کے آپ کے حکم کو ٹھکرا دیا۔

www.ziaraat.com
jabir.abbas@yahoo.com
Sabeel-e-Sakina

وائس چانسٹر

- (۱) حق شناس کی باتوں پر اعتراف۔
- (۲) مزید موار و پیش کرنے کی درخواست۔

- (۱) سریہ اسامہ کے متعلق ہم لوگ طولانی گفتگو میں پڑ گئے جیسا کہ واقعہ قرطاس میں اچھا خاصہ طول ہو گیا تھا لیکن مبہمات اس طرح روشن ہو گئے جیسے حقائق کیلئے صبح روشن ہے۔
- (۲) اب دیگر موار دکا ذکر فرمائیں۔ جہاں انہوں نے نص کی خلاف ورزی کی۔

حق شناس

(۱) بعض موارد کا تذکرہ۔

(۲) امام اور عترت کے متعلق بعض دوسری

نصوص کا تذکرہ جن پر صحابہ نے عمل نہ کیا۔

(۱) اس سلسلے میں صلح حدیبیہ جنگ خنین کے مال غنیمت، جنگ بدر کے قیدیوں سے فدیہ غزوہ تبوک میں جب فاقہ کی فوجت آئی اور پیغمبر ﷺ نے بعض اونوں کے نحر کرنے کا حکم دیا جنگ اُحد کے دن اُحد کی گھاٹیوں میں، ابو ہریرہ والے دن جب آنحضرت ﷺ نے خوشخبری دی تھی۔ ہر اس شخص کو جو خدا سے موحد بن کر ملاقات کرے، منافق کی میت پر نماز پڑھنے کے روز صدقات میں طعنہ کے دن اور فحش کے ساتھ سوال کرنے، خمس و زکوٰۃ کی دونوں آیتوں کی تاویل، حج تمتع اور از دو اوج موقت کی تاویل، طلاق کی آیت میں تاویل، نوافل شہر رمضان کے متعلق جو احادیث پیغمبر ﷺ وارد ہیں ان میں کیفیہ و کمیہ تاویل، کیفیت اذان میں دخل اندوزی اور جی علی خیر العمل کا نکالنا نماز جنازہ میں تکبیروں کی تعداد وغیرہ۔

اسکے علاوہ بکثرت دوسرے موارد ہیں جو ناقابل شمار ہیں جہاں حکم پیغمبر ﷺ کی صریح مخالفت کی گئی، جیسے حاطب بن ہشام والے معاملہ میں معارضہ کرنا۔ مقام ابراہیم علیہ السلام میں رسول ﷺ سے جو باتیں ظہور پذیر ہوئیں ان پر لیب کشائی، مسلمانوں کے گھروں کو مسجد میں ملا لینا، ابو خراش ہذلی کے دنبہ

کے بارے میں یمنیوں کے خلاف فیصلہ کرنا اور نصر بن حجاج سلمیٰ کو جلا وطن کرنا۔ جعدہ بن سلیم پر حد جاری کرنا عراق کی زمینوں پر لگان کا لگانا۔ کیفیت ترتیب جزیرہ، شوریٰ کے ذریعے خلافت کے مسئلہ کو طے کرنا۔ مخصوص طریقے سے رات کو گھومنا، لوگوں کے بھید لینا، ان کی جاسوسی کرنا، میراث میں حول (۳۸۱) و تحصیب، اس کے علاوہ اور دوسرے بے شمار موارد ہیں انہی پر توجہ فرمائیے ہی کافی ہے۔

(۲) نصوص خلافت و امامت کے علاوہ اور بھی کچھ ایسے نصوص ہیں جو خاص کر امیر المومنین عظیم اور اہل بیت طاہرین علیہم السلام کے متعلق وارد ہوئے اور ان نصوص پر صحابہ نے عمل نہیں کیا بلکہ ان کی مخالفت کی اور اس کی ضد پر عمل کیا جیسا کہ محقق حضرات ان سے آگاہ ہیں۔

کوئی تعجب کی بات نہیں کہ جب صحابہ نے نصوص خلافت کی تاویل کر ڈالی کیا ایسا نہیں ہو سکتا جیسے دوسری نصوص کی انہوں نے تاویل کی اور ان پر عمل نہ کیا۔ شاید امام اور عترت کی نصوص بھی ان جیسی ہو جہاں اصحاب نے عمل کرنے کے بجائے اپنی رائے کو مقدم جانا ہو۔

(۳۸۱) رجوع کریں کتاب ”انقص و الايجاب“ (علامہ سید شرف الدین) و یا ترجمہ بنام ”اجتهاد و مقابل نص“ کتاب ”المفصول للہمہ“ (علامہ سید شرف الدین) فصل ۸ و یا اس کا ترجمہ بنام ”دراہ نظام“، و کتاب الفہم (علامہ سبکی) ج ۶۔

وائس چائلز

(۱) مہربانی سے انہیں تفصیلاً بیان کریں۔

آپ نے فرمایا تھا کہ حضرت علیؑ اور اہل بیت طاہرینؑ کے متعلق نصوص خلافت کے علاوہ کچھ اور بھی نصوص ہیں جنہیں نہ مانا گیا آپ ان نصوص کا بھی تفصیلاً ذکر فرمائیے۔

حق شناس

(۱) درخواست کی قبولیت۔

آپ کی تفصیل کی خواہش مندرجہ ذیل حدیث کا مصداق ہے۔

وَكَمْ سَأَلُ عَنْ أَمْرِهِ وَهُوَ عَالِمٌ

بہت سے لوگ جاننے کے باوجود کسی شے کے متعلق دریافت کرتے ہیں

آپ یقیناً بہتر جانتے ہوں گے کہ بہت سے صحابہ حضرت علیؓ سے بغض رکھتے تھے آپ کے دشمن تھے انھوں نے حضرت علیؓ سے جدائی اختیار کی آپ کو اذیتیں دیں، سب دشمن کیا۔ آپ پر ظلم کیا، آپ کے حریف بنے، آپ سے جنگ کی خود آپ پر اور آپ کے اہل بیتؑ پر تلوار چلائی، تاریخ اور گزشتہ روایات اس سلسلے میں واضح گواہ ہیں۔ حالانکہ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا:

جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی جس نے میری

نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی اور جس نے علیؓ کی اطاعت کی

یقیناً اس نے میری اطاعت کی اور جس نے علیؓ کی نافرمانی کی بے

شک اس نے میری نافرمانی کی (۳۸۲)

(۳۸۲) مجموع کریں حاشیہ نمبر ۱۵۶، ۳۸۸

نیز آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جس نے مجھ سے جدائی اختیار کی اس نے خدا سے جدائی اختیار کی اور
اے علیؑ جو تم سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا۔ (۳۸۳)

نیز فرمایا: یا علی! تم دنیا اور آخرت میں سید و سردار ہو تم سے محبت رکھنے والا
مجھ سے محبت رکھنے والا ہے اور مجھ سے محبت رکھنے والا، خدا سے محبت
رکھنے والا ہے۔ اور تمہارا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے اور
اس کے لیے ہلاکت ہے جو میرے بعد تم سے بغض رکھے۔ (۳۸۴)

یہ بھی آپؐ نے فرمایا:

جس نے علیؑ کو دشنام دی اس نے مجھے دشنام دی اور جس نے مجھے
دشنام دی اس نے خدا کو دشنام دی۔ (۳۸۵)

یہ بھی آپؐ نے فرمایا:

جس نے علیؑ کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے
اذیت دی اس نے خدا کو اذیت دی۔ (۳۸۶)

(۳۸۳) رجوع کریں حاشیہ نمبر ۱۵۷ تا ۲۸۹۔

(۳۸۴) رجوع کریں حاشیہ نمبر ۱۶۲۔

(۳۸۵) رجوع کریں حاشیہ نمبر ۱۵۸۔

(۳۸۶) رجوع کریں ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۱ ص ۳۹۳ ح ۵۰۱،
الاستیعاب (ابن عبد البر) در حاشیہ الاصابہ (ابن حجر) ج ۳ ص ۳۷، ذخائر العقبی (محب الدین طبری) ص ۶۵ و
ینایح المودہ (قدوسی خنقی) ص ۳۰۵ و ۳۰۶ اسلامبول۔ حاشیہ ۱۵۹ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

یہ بھی آپ نے فرمایا کہ:

حاشیہ نمبر ۱۶۱ ملاحظہ فرمائیں۔

اے علیؑ سے وہی محبت کرے گا جو موسیٰ ہوگا اور تم کو وہی دشمن رکھے
گا جو منافق ہوگا۔ (۳۸۸)

یہ بھی آپؐ نے فرمایا:

خدایا تو دوست رکھ اس کو جو علیؑ کو دوست رکھے، دشمن رکھ اس کو جو علیؑ
کو دشمن رکھے، مدد کر اس کی جو علیؑ کی مدد کرے اور ذلیل و خوار کر اس کو
جو علیؑ کی مدد ترک کرے (۳۸۹)

ایک بار آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؑ جناب سیدہؓ اور حضرت امام حسنؑ و حضرت
امام حسینؑ کو دیکھ کر فرمایا:

میں جنگ کرنے والا ہوں اس سے جو تم لوگوں سے جنگ کرے اور اس
کے لیے مجسم صلح ہوں جو تم سے صلح کرے (۳۹۰)
اور آپؐ نے ان حضرات کو چادر میں لے کر فرمایا: میں برسرِ پیکار
ہوں اس سے جو ان سے برسرِ پیکار ہو اور اس کے لیے مجسم صلح ہوں جو
ان سے صلح کرے اور دشمن ہوں اس کا جو ان سے دشمنی رکھے (۳۹۱)

(۳۸۹) رجوع کریں حاشیہ نمبر ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۸، ۲۱۰، ۲۱۱۔

(۳۹۰) رجوع کریں حاشیہ نمبر ۲۹۰۔

(۳۹۱) رجوع کریں الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۸۵ و ۱۱۲ طبع المکتبۃ المصریۃ، الاصابہ (ابن حجر عسقلانی) ج ۴
ص ۳۷۸، نتائج المودہ (مقدوسی خفی) ص ۲۹۹، ۲۹۹، ۳۰۹ ط اسلامبول، نظم درر السطین (زندی خفی)
ص ۲۳۲، ۲۳۹، مصابح السنہ (بنو شافعی) ج ۲ ص ۲۸۰، مشکاة المصابیح (عمری) ج ۳ ص ۲۵۸، ذخائر العقبی
(طبری شافعی) ص ۲۳، والریاض النضرہ (محب الدین طبری شافعی) ج ۲ ص ۲۹۴۔

اسی طرح کی بے شمار احادیث و سنن ہیں جنہیں بہت سے صحابہ نے نہیں مانا اور ان پر عمل نہیں کیا، بلکہ اپنی ہوا و ہوس کو مقدم سمجھا اور ذاتی اغراض کو ترجیح دی۔ ارباب بصیرت جانتے ہیں کہ حضرت علیؑ کی فضیلت و بزرگی میں بیان ہونے والی تمام سنن و احادیث صریح نصوص کے مثل ہیں جو آپ کی موالات کے واجب اور آپ کی مخالفت کے حرام ہونے کا بتاتی ہیں۔ دونوں قسم کی حدیثیں صرف ایک بات پر دلالت کرتی ہیں اور وہ یہ کہ خدا و رسول ﷺ کے نزدیک آپ کی قدر و منزلت بہت ہی جلیل، آپ کی شان بہت ہی عظیم اور درجہ بہت بلند ہے۔

ہم ان احادیث و سنن میں سے بہت کچھ کو گذشتہ صفحات میں ذکر کر چکے ہیں اور جو نہیں ذکر کیے اور وہ ان سے کئی گنا زیادہ ہیں۔ (۳۹۲)

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا ان احادیث و سنن میں کوئی ایسی حدیث پیغمبر ﷺ ہے جو امیر المومنینؑ کو دشنام دینے اور آپ سے جنگ کرنے کی اجازت دیتی ہو۔ آیا کوئی ایسی ہے جو آپ کی ایذا رسانی، آپ سے بغض و کینہ اور عداوت کو جائز قرار دیتی ہو۔ آیا ان میں کوئی آپ کی بیخ کنی، مظالم کے پہاڑ ڈھانے، برسرِ منبر آپ کو بُرا بھلا کہنے کو مناسب بتاتی ہو اور جمعہ اور عید کے خطبوں کے لیے سنت قرار دیتی ہو۔

(۳۹۲) رجوع کریں احقاق الحق (قاضی نور اللہ حسرتی) ج ۱، ج ۲، ج ۳، ج ۴، ج ۵، ج ۶، ج ۷، ج ۸، ج ۹، ج ۱۰ اور ج ۱۱ ط الاسلامیہ تہران، مناقب علی بن ابی طالب (ابن مغازلی شافعی)، ترجمہ الامام علی بن ابی طالب از تاریخ دمشق (ابن عساکر شافعی) ج ۱، ج ۲ اور ج ۳ بیروت، کفایۃ الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب (مجتبی شافعی)، القدر (علامہ امینی) ج ۱ تا ج ۱۱، فضائل الختمہ من الصحاح المستد (فیروز آبادی) ج ۱ تا ج ۳، المناقب (خوارزمی حنفی)، شواہد المتوہل (حکامی حنفی) ج ۱ اور ج ۲، بیان الخیر المودہ (قدوسی حنفی)، نظم درر المسطین (زرعی حنفی)، خصائص امیر المومنین (نسائی)، الریاض المضرہ (محب الدین طبری شافعی) ج ۲ ص ۲۰۱-۳۳۳ ط دار الفایف مصر..... اور سینکڑوں دوسری کتابیں اور خطبے۔

ہرگز نہیں!

لیکن اصل بات یہ ہے کہ جو لوگ ان باتوں کے مرتکب ہوئے انھوں نے ان احادیث کے بکثرت اور بتواتر ہونے کے باوجود ذرہ برابر پروا نہیں کی۔ ان احادیث میں سے کوئی حدیث بھی سیاسی اغراض پوری کرنے میں ان کے لیے مانع نہ ہو سکی۔

وہ لوگ اچھی طرح جانتے تھے کہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بھائی اور ولی ہیں، وارث اور ہمراز ہیں، آپ کی عترت کے سید و سردار اور امت کے ہارون ہیں۔ آپ کی پارہ جگر کے کھو اور آپ کی ذریت کے باپ ہیں سب سے پہلے اسلام لانے والے اور سب سے زیادہ خالص الایمان ہیں۔ سب سے زیادہ علم رکھنے والے اور سب سے زیادہ عمل کرنے والے ہیں سب سے بڑھ کر بُردبار، سب سے زیادہ پختہ یقین والے ہیں۔ سب سے بڑھ کر اسلام کی خاطر مشقت جھیلنے والے اور بلاؤں میں محمّدی سے ثابت قدم رہنے والے ہیں۔ آپ سب سے زیادہ فضائل و مناقب کے مالک اسلام کے سب سے زیادہ حامی، اور ان سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے قربت رکھنے والے ہیں، رفتار، گفتار، اخلاق و عادات تمام باتوں میں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے مشابہ ہیں قول و فعل اور خاموشی میں سب سے زیادہ بہتر و افضل ہیں۔

وہ لوگ اچھی طرح جانتے تھے لیکن ان لوگوں کے لیے ذاتی اغراض ہر دلیل پر مقدم تھے۔ لہذا باعث تعجب نہیں ہے کہ اگر وہ حدیث غدیر کو اپنی رائے سے مقدم سمجھیں۔ حدیث غدیر تو ان بے شمار احادیث میں سے فقط ایک حدیث ہے جسے ان لوگوں نے قابل تاویل سمجھا، واجب العمل نہ جانا اور

اپنی رائے و اجتہاد کو ترجیح دی رہے مصالحوں کو مقدم جانا حالانکہ رسول ﷺ کہہ چکے تھے کہ:
 میں تم میں ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم اس سے تمسک نہ کرو گے تو
 کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ ایک کتاب خدا ہے دوسری میری عزت و اہل
 بیت۔ (۳۹۳)

خیر ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ:

میری اہل بیتؑ کی مثال تمہارے درمیان ایسی ہے جیسی کشتی نوح جو
 اس پر سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جس نے گریز کیا وہ ہلاک و تباہ ہوا۔
 تمہارے درمیان میرے اہل بیتؑ کی مثال ایسی ہے جیسی بنی
 اسرائیل کے لیے بابۂ طہ۔ جو اس میں داخل ہوا خدا نے اسے بخش
 دیا۔ (۳۹۴)

نیز یہ بھی فرمایا تھا کہ:

ستارے سوئے زمین کے باشندوں کے لیے فرق ہونے سے ملان ہیں
 اور میری عزت و اہل بیتؑ میری امت کے لیے اختلاف سے ملان
 ہیں ایسے اگر قبائل عرب میں سے کوئی قبیلہ میرے اہل بیتؑ کا مخالف
 ہوگا تو وہ ابلیس کا گروہ بن جائے گا۔ (۳۹۵)

بہر حال ہاں جیسی اور بھی کثرت سے صحیح حدیثیں موجود ہیں جن میں سے کسی پر بھی عمل نہ کیا گیا۔

(۳۹۳) ح ۲۸۱ میں ماہیہ نمبر ۵۴، ۵۳، ۵۲۔

(۳۹۴) ح ۲۸۱ میں ماہیہ نمبر ۸۔

(۳۹۵) ح ۲۸۱ میں ماہیہ نمبر ۱۰۔

وائس چائلز

(۱) الحمد للہ! حق بخوبی واضح ہو گیا۔

(۲) امام نے سنیقہ والے دن خلافت و وصایت کی نصوص سے استدلال کیوں نہیں کیا؟

(۱) حق بخوبی واضح ہو گیا۔ خدا کا شکر ہے۔

(۲) البتہ ایک بات مدہ گئی جس سے ذرا اشتباہ باقی رہ گیا ہے جسکی نشانیاں اور علامتیں واضح نہیں ہیں، میں اس کا ذکر کرتا ہوں تاکہ آپ اس کی غائب کشائی بھی فرمائیں اور اس کا راز ظاہر فرمائیں وہ یہ ہے کہ حضرت علیؑ نے سنیقہ والے دن حضرت ابوبکرؓ اور ان کی بیعت کرنے والوں کے آگے اپنی خلافت و وصایت کی نصوص میں سے کسی نص سے کیوں استدلال نہیں کیا؟

حق شناس

(۱) روز سقیفہ احتجاج نہ کرنے کے مواعیل۔

(۲) مواعیل کے باوجود امام اور ان کے

دوستوں کے احتجاج کی طرف اشارہ۔

ساری دنیا جانتی ہے کہ نہ تو حضرت علیؓ اور آپ کے ماننے والوں میں کوئی بھی سقیفہ میں موجود تھا خواہ وہ بنی ہاشم سے ہو یا غیر بنی ہاشم سے۔ کوئی بھی نہ تو بیعت کی وقت موجود تھا اور نہ سقیفہ کے اندر گیا وہ تو بالکل الگ تھلگ تھے اور آنحضرت ﷺ کی رحلت کی وجہ سے سخت ترین مصیبت میں مبتلا تھے۔ آنحضرت ﷺ کے غسل و کفن کی فکر میں پڑے ہوئے تھے۔ اس وقت انہیں کسی اور بات کا دھیان تک نہ تھا اور ابھی وہ غسل، کفن اور دفن سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ سقیفہ والے اپنا کام کر لیا تھا۔ اور اب انہوں نے بیعت کو پختہ کرنے کا تہیہ کیا اور خلافت کی گرہ کو اچھی طرح مضبوط کرنے پر کمر بستہ ہوئے اور ہر وہ فعل و قول جس سے ان کی بیعت کمزور ہو سکتی ہے یا ان کے عقد خلافت کو خدشہ لاحق ہو سکتا تھا یا عوام میں تشویش و اضطراب پیدا ہو سکتا تھا۔ اس کے روکنے اور اس پر پہرہ بٹھانے کے لیے انہوں نے بیان کر لیا تھا۔

لہذا امیر المومنینؓ کہاں تھے کہ سقیفہ، بیعت ابی بکر اور بیعت کرنے والوں سے احتجاج فرماتے اور بیعت ہو جانے کے بعد کس وقت انہیں یا کسی اور کو استدلال اور احتجاج کی اجازت دی گئی تھی جبکہ

حکومت کے کرتا دھرتا پوری احتیاطی تدابیر کام میں لارہے تھے اور ارباب قوت و اقتدار اعلیٰ جبر و تشدد کر رہے تھے۔

اس کے علاوہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سمجھ رہے تھے کہ اب اگر میں احتجاج بھی کرتا ہوں تو فتنہ و فساد اور حق ضائع ہونے کے علاوہ کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا کیونکہ امیر المومنین علیہ السلام کو اسلام کی اساس اور کلمہ توحید کی بربادی کا خطرہ تھا جیسا کہ ہم گزشتہ اوراق میں بیان کر چکے ہیں کہ آپ ان دنوں ایسے شدید ترین خطرات اور مشکلات سے دوچار تھے کہ کسی شخص کو بھی ان مصائب و مشکلات کا سامنا نہ ہوا ہوگا۔

آپ کے کاندھوں پر دو بار گراں تھے۔ ایک طرف تو خلافت تمام نصوص و صایائے خیر علیہ السلام سمیت دل کو خون کر دینے والی آواز اور جگر کو چاک چاک کر دینے والی کراہ کے ساتھ آپ سے فریاد کر رہی تھی، آپ کو بے چین بنارہی تھی دوسری طرف فتنہ و فساد کے اُٹھتے ہوئے طوفان متاثر کر رہے تھے۔

جزیروں کے ہاتھ سے نکل جانے، عرب میں انقلاب برپا ہونے اور اسلام کے بیخ و بن سے اکھڑ جانے کا اندیشہ تھا۔ مدینہ اور آس پاس کے سرگرم سازشی منافقین کی طرف سے فتنہ و فساد برپا ہونے کا بڑا خطرہ لاحق تھا کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ بند ہونے کے بعد ان کا اثر بہت بڑھتا جا رہا تھا اور مسلمانوں کی حالت بالکل اس بھیڑ بکری جیسی ہو رہی تھی جو جاڑے کی تاریک راتوں میں بھیڑیوں اور وحشی درندوں میں بھٹکتی پھرے۔

مسئلہ کذاب، طلحہ بن خویلد، سجاح بنت حارث جیسے جموں نے مدعیان نبوت پیدا ہو چکے تھے اور ان کے ماننے والے اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کی تباعی و بربادی پر تلے ہوئے تھے۔ قیصر و کسریٰ اور اس وقت کے دوسرے طاقتور حاکم وغیرہ تاک میں تھے۔

غرض اور بہت سے دشمن عناصر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور پیر و ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خون کے پیاسے

تھے ملت اسلام سے خار دل رکھتے تھے۔ جو انم و خسر اور شدید بغض و عناد رکھتے تھے، وہ اس فکر میں تھے کہ کسی طرح اس کی بنیاد منہدم ہو جائے اور جڑ اکھڑ جائے اور اس کے لیے ان میں بڑی تیزی اور سرگرمی پیدا ہو چکی تھی۔

وہ سمجھتے تھے کہ ہماری آرزو نہیں برآئیں رسول ﷺ کے اٹھ جانے سے موقع ہاتھ آیا، لہذا اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور قبل اس کے کہ ملت اسلامیہ کے امور میں نظم پیدا ہو، حالات استوار ہوں اس مہلت سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

اب حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دو خطروں کے درمیان کھڑے تھے۔ امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے لیے فطری و طبعی تھا کہ مسلمانوں کی زندگی کے لیے اپنے حق کو قربان کر دیں۔ (۳۹۶) لیکن آپ نے اپنے حق خلافت کو محفوظ رکھنے اور انحراف کرنے والوں سے احتجاج کرنے کے لیے ایک ایسی صورت اختیار کی جس سے مسلمانوں میں اختلاف و افتراق بھی پیدا نہ ہو اور کوئی ایسا فتنہ بھی نہ اٹھ کھڑا ہو کہ دشمن موقع قیمت سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔

لہذا آپ خانہ نشین ہو گئے اور جب لوگوں نے مجبور کر کے آپ کو گھر سے نکالا تو جھگڑے کے بغیر گھر سے باہر نکلے۔ لیکن اگر خود ان کی طرف چلے جاتے تو آپ کی حجت پوری نہ ہوتی اور شیعہ ایمان امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے لیے کوئی ثبوت بھی نمایاں نہ ہوتا۔ آپ نے اپنے طرز سے دین کی بھی حفاظت کی اور اپنے حق خلافت کو بھی محفوظ رکھا۔

اور جب حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ موجودہ حالات کے اندر اسلام کی حفاظت اور دشمنوں کی دشمنی کا جواب صلح و آشتی پر موقوف ہے تو خود مصالحت کی راہ نکالی اور حکام وقت سے صلح

(۳۹۶) آپ نے اہل مصر کی طرف مالک اشتر کے ہاتھ جو خط لکھا اس میں اسکی تصریح موجود ہے۔ رجوع کریں
نہج البلاغہ خط نمبر ۶۲۔

کر کے امت کی حفاظت، ملت کی نگہداری اور بقائے دین کو اپنے حق پر مقدم گردانا اور آخرت کو دنیا سے بہتر سمجھتے ہوئے اور شرعاً و عقلاً اس وقت جو فریضہ عائد ہوتا تھا اسے زیادہ اہمیت دی اور مقدم رکھا لہذا اس وقت کے حالات نکو اور اٹھانے اور استدلال و احتجاج کرنے کے متحمل نہ تھے۔

(۲) ان تمام باتوں کے باوجود آپ، آپ کے فرزند، آپ کے حلقہٴ بخش لوگ آپ کے وصی ہونے اور آپ کو وصایت و جانشینی کے متعلق جو صریح ارشادات پیغمبر ﷺ تھے ان کی تبلیغ و اشاعت کرتے رہے اور ان سے احتجاج کرتے رہے جیسا کہ تلاش و جستجو کرنے والے محققین اس سے بے خبر نہیں ہیں۔

وائس چانسلر

(۱) کب اور کہاں اس طرح کا احتجاج کیا گیا۔

امام عظیمؒ نے کب احتجاج فرمایا: آپ کی اولاد، دوستوں نے کن مواقع پر اس طرح کا احتجاج کیا ہمیں بھی اس سے آگاہ فرمائیے

حق شناس

(۱) امام کے بعض احتجاجات کا تذکرہ۔

(۲) احتجاج حضرت زہراء علیہا السلام۔

حضرت امام علی علیہ السلام نے ان نصوص کی نشر و اشاعت میں بڑی دل جمعی سے کام کیا۔ چونکہ اسلام کی حفاظت جان سے بڑھ کر عزیز تھی مسلمانوں کی شان و شوکت کی حفاظت کیلئے اپنے دشمنوں سے جھگڑا مول نہیں لیا۔ چنانچہ آپؑ نے سکون اختیار کرنے اور ان نازک حالات میں اپنے حق کا مطالبہ نہ کرنے کی بعض مواقع پر معذرت بھی فرمائی ہے چنانچہ فرماتے ہیں: کسی انسان کو اس وجہ سے عیب نہیں لگایا جاسکتا ہے کہ اس نے اپنے حق کے حاصل کرنے میں دیر کی عجب تو اس وقت لگانا چاہیئے جب انسان حق نہ رکھتے ہوئے کسی چیز کو حاصل کرے (۳۹۷)

آپؑ نے نصوص کی نشر و اشاعت میں ایسے طریقے اختیار کیے جن سے حکمت بکھوڑا پورا مظاہرہ ہو ملاحظہ فرمائیے کہ وجہ والے دن آپؑ نے اپنے زمانہ خلافت میں لوگوں کو کوفہ کے میدان میں جمع کیا تا کہ غدیر کی یاد دلائی جائے۔ آپؑ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

(۳۹۷) یہ حضرت کے کلمات قصار ہیں۔ رجوع کریں شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۱۸ ص ۱۶۸ طبع مصر یا تحقیق محمد ابو الفضل۔ یہ نہج البلاغہ کی حکمت ۱۶۶ ہی ہے۔

میں ہر مسلمان کو قسم دیتا ہوں کہ جس نے غدیر خم میں اپنے کانوں سے رسول ﷺ کو اعلان فرماتے سنا ہو وہ اٹھ کھڑا ہو۔ جو کچھ سنا تھا اس کی گواہی دے میں صحابی اٹھ کھڑے ہوئے جن میں بارہ تو جنگ بدر میں شریک رہ چکے تھے۔ جو کچھ انہوں نے اپنے کانوں سے حدیث غدیر کے متعلق سنا تھا اسکی گواہی دی (۳۹۸)۔

اس پر آشوب زمانے میں جب کہ حضرت عثمان کے قتل اور بصرہ و شام میں فتنہ و فساد جاری رہنے کی وجہ سے فضا خراب تھی، (ان پر اور ان کے بلند مقام پر ہمارا سلام ہو) حدیث غدیر بھولتی جا رہی تھی اور اذہان سے اس کی یاد محو ہو رہی تھی، آپ نے اسے تازہ حیات بخشی اور وجہ کے میدان میں مسلمانوں کے سامنے غدیر خم کے موقع پر رسول ﷺ کے اہتمام کی تصویر کشی کر کے وہ مظر یا دودا دیا جب رسول ﷺ نے ایک لاکھ یا اس سے زیادہ مسلمانوں کے درمیان بالائے منبر حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور پورے مجمع کو دکھا کر ارشاد فرمایا تھا کہ یہی علیؑ میرے ولی ہیں۔ اسی وجہ سے حدیث غدیر احادیث متواترہ کا بہترین مصداق کہلاتی ہے۔

غور فرمائیں کہ آپ نے بھرے مجمع میں انتہائی اہتمام و انتظام فرما کر صاف صاف لفظوں میں اس کا اعلان کیا تھا اس کے بعد غور کیجیے وجہ کے دن امیر المومنینؑ کے حکمت سے لبریز طرز عمل پر

(۳۹۸) رجوع کریں حاشیہ نمبر ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵۔

حضرت نے اپنے حق کا خود مطالبہ کیا۔ اس سلسلے میں رجوع کریں الامتہ والسیاسہ (ابن قیمیہ) ج ۱ ص ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰

کہ وجہ میں مسلمانوں کو (جن میں ہر خطہ ملک اور ہر قوم و قبیلہ کے افراد جمع تھے) قسم دیتے ہیں اور ان کی شہاد پھر سے حدیث کو زندہ فرماتے ہیں جس قدر حالات اجازت دے سکتے تھے امیر المومنینؑ نے اپنا حق جتلانے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا۔ ساتھ ساتھ سکون و سلامت روی کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دیا اور یہ کام بھی پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

اپنی خلافت و وصایت کی نشر و اشاعت میں امیر المومنینؑ کا ہمیشہ یہی طرز عمل رہا اور لا علم افراد کو واقف کار بنانے کے لیے آپ ایسی ہی صورتیں اختیار فرماتے جو نہ تو کسی ہنگامے کا سبب ہو اور نہ اس سے ہزاری پیدا ہونے کا احتمال پیدا ہو اس سلسلے میں اصحاب سنن کی نقل کردہ روایتوں کے مطالعہ سے آپ کی مزید تسلی و تقنی ہوگی۔

اس دن جب پیغمبر ﷺ کو خدا کے حکم سے قریبی رشتہ داروں کو انداز اور ڈرانا تھا انہیں اپنے بزرگ چچا اٹح؛ ابوطالب؛ کے گھر مکہ میں جمع کر کے ایسے مطالب بیان فرمائے جو خود ایک طولانی اور بہت ہی مہتم الشان حدیث ہے، لوگ اسے اعلام نبوت اور آیات اسلام میں سے شمار کرتے ہیں کیونکہ یہ حدیث حضرت سرور کائنات کے زبردست معجزہ نبوت یعنی تھوڑے کھانے سے بڑی تعداد میں لوگوں کو شکم سیر کر دینے کے واقعہ پر مشتمل ہے۔ اسی حدیث کے آخر میں ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ کی گردن پر ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمایا: یہ میرے بھائی، موسیٰ اور تم میں میرے جانشین ہیں تم ان کا کہاناؤ اور اطاعت کرو۔ (۳۹۹)

امیر المومنینؑ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ رسالت مآبؐ نے آپ سے فرمایا:

اے علیؑ تم میرے بعد ہر مومن کے ولی ہو۔ (۴۰۰)

(۳۹۹) رجوع کریں کنز العمال (متقی ہندی) ج ۱۵ ص ۱۰۰ ح ۲۸۶۲۔ نیز حاشیہ نمبر ۹۱ ملاحظہ فرمائیں۔

(۴۰۰) حاشیہ نمبر ۹۳ ملاحظہ فرمائیں۔

<http://fb.com/ranajabirabbas>

ہمکن لیا حالانکہ وہ اچھی طرح واقف تھا کہ مجھے خلافت میں وہی جگہ حاصل ہے جو آسیا میں مسیح کو حاصل ہوتی ہے۔ مجھ سے علوم کے دریا بہتے ہیں اور میری وہ بلند منزلت ہے کہ طائر خیال بھی مجھ تک بلند نہیں ہو سکتا۔ مگر میں نے اس پر پردہ ڈال دیا اور اس سے پہلو تہی اختیار کی۔ میں عجب کشش و اضطراب میں تھا۔ میری عجب گونگو کی حالت تھی کہ میں اس کئے ہوئے بازو سے حملہ کروں یا اس گھٹا ٹوپ تاریکی پر صبر کروں جس پر بڑا بوڑھا ہو جائے اور چھوٹا جوان ہو جائے اور مومن انتہائی اذیت میں اس وقت تک ہٹتا رہے گا جب تک خداوند عالم سے ملحق نہیں ہو جاتا۔ میں نے دیکھا کہ ان دونوں باتوں میں صبر زیادہ بہتر ہے۔ میں نے صبر کیا حالانکہ آنکھیں جل رہی تھیں اور گلا گھٹ رہا تھا کہ میری دولت لٹ رہی ہے..... خطبہ مشرقیہ کے آخر تک (۲۰۴) آپ نے اسی کا ماتم کیا۔ نہ جانے کتنی مرتباً آپ نے ارشاد فرمایا ہوگا:

(۲۰۴) رجوع کریں: القدر (یعنی) ج ۷ ص ۸۲-۸۵ (انہوں نے اس خطبہ کے ۲۸ مصادر بیان کئے ہیں) مصادر نفع البلاغہ (عبدالزہراء حسینی) ج ۲ ص ۲۰-۳۱، مدارک نفع البلاغہ (کاشف الغطاء) ص ۲۳۷، نفع البلاغہ، خطبہ ۳، شرح نفع البلاغہ (ابن ابی اللہ ید) ج ۱ ص ۲۰۵، مصریہ تحقیق عمر ابو الفضل والامدۃ والسیارہ (ابن تیمیہ) ج ۱ ص ۱۳۳، مصطفیٰ محمد منیر، ذکرۃ الخواص (سید ابن جوزی) ص ۱۳۳، علل الشرائع (شیخ صدوق) ج ۱ ص ۱۵۰، باب ۱۲، رقم ۱۲، مسانی الاخبار (شیخ صدوق) ج ۲ ص ۳۳۳، ارشاد (شیخ مفید) ص ۱۶۷، کتاب الجمل (شیخ مفید) ص ۶۲، مال (شیخ طوسی) ج ۱ ص ۲۸۲-۲۸۴، (سید مرتضیٰ کی اسناد کے علاوہ) تحفہ الصوفی (شیخ طوسی) ج ۳ ص ۵۳-۵۵، احتجاج (طبری) ج ۱ ص ۲۸۱، بحار الانوار (مجلسی) ج ۸ ص ۱۵۹، وقایع لسان العرب (ابن منظور) ج ۱۲ ص ۵۳، نہایہ (ابن اثیر) ج ۲ ص ۳۹۰، قاموس (فیروز آبادی) ص ۲۵۱۔

پالنے والے! میں قریش اور ان کو مدد پہنچانے والوں کے مقابلہ میں تجھ سے مدد کا طالب ہوں۔ انھوں نے قطع رحم کیا اور میری بلندی منزلت کو حقیر و پست بنایا اور ایسی چیز کے واسطے جو حقیقتاً میرے لیے ہے جس کا میں حقدار ہوں، وہ مجھ سے جھگڑنے کے لیے عہد کر بیٹھے ہیں۔

ثُمَّ قَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا فِي الْحَقِّ أَنْ تَأْخُذَهُ وَفِي الْحَقِّ أَنْ تَقْرُسَهُ.
اس وقت کہا کہ ایسا حق ہے جسے حاصل کرنا چاہیئے اور ایسا حق ہے کہ اسے چھوڑ دینا چاہیئے۔ (۴۰۵)

کسی نے امیر المومنین علیہ السلام سے کہا کہ: اے فرزند ابوطالب! آپ اس امر خلافت میں حریص معلوم ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

خدا کی قسم تم زیادہ حریص ہو میں تو اپنا حق طلب کر رہا ہوں، اور تم لوگ میرے اور میرے حق کے درمیان رکاوٹ بن رہے ہو (۴۰۶)

نیز آپ نے ایک موقع پر فرمایا:

خدا کی قسم جس وقت سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ بند ہوئی اس وقت سے لے کر آج تک میں ہمیشہ اپنے حق سے روکا گیا اور ہمیشہ مجھ پر دوسروں کو ترجیح دی گئی۔ (۴۰۷)

-
- (۴۰۵) رجوع کریں فتح البلاء، خطبہ ۱۶ ج ۲ ص ۳۰۰، مصر، شرح فتح البلاء (ابن ابی الحدید) ج ۱۱ ص ۱۰۹، مصر، تحقیق محمد ابوالفضل والامامۃ والہدایہ (ابن خلیفہ) ج ۱ ص ۱۳۳، مصر، تحقیق محمد مصر۔
- (۴۰۷) رجوع کریں فتح البلاء، خطبہ ۶ ج ۱ ص ۳۳، مصر، شرح فتح البلاء (ابن ابی الحدید) ج ۱ ص ۲۲۳، ج ۹ ص ۳۰۶، مصر، تحقیق محمد ابوالفضل وصمدار فتح البلاء (عبد الزہراء حسنی خلیفہ) ج ۲ ص ۳۵، القضاہ نجف۔

ایک مرتبہ آپ نے ارشاد فرمایا:

وہ ہمارا حق ہے اگر ہمارا حق ہمیں دے دیا گیا تو خیر و گرنہ ہم صبر کریں

کے خواہ کتنا طولانی صبری کیوں نہ ہو۔ (۲۰۸)

آپ اپنے بھائی عقیل کو لکھے گئے خط میں فرماتے ہیں:

بدلہ لینے والے ہماری طرف سے قریش کو بدلہ دیں انھوں نے میرا قطع

رحم کیا اور میرے بھائی کی قوت و سطوت مجھ سے چھین لی (۲۰۹)

امیر المومنین علیہ السلام نے بارہا فرمایا:

میں نے اپنے گرد و پیش پر نگاہ ڈالی ہے۔ مجھے کوئی اپنا مددگار نظر نہ آیا۔

بس میرے گھر والے تھے۔ میں نے ان کا مرنا گوارا نہ کیا۔ خس و خاشاک

پڑے رہنے کے باوجود آنکھیں بند رکھیں اور گلا گھٹ رہا تھا مگر پینے پر

مجبور ہوا۔ سکوت اختیار کرنے اور حکم سے زیادہ تلخ گھونٹ پینے پر میں

نے صبر کیا (۲۱۰)

جب آپ کے بعض ساتھیوں نے یہ سوال کر لیا کہ لوگوں نے آپ کو اس مقام سے کس

(۲۰۸) رجوع کریں، فتح البلاء، حکمت ۲۱ ص ۵۶۲، مصر، شرح فتح البلاء (ابن ابی الحدید) ج ۱۸ ص ۱۳۲، ج ۹

ص ۳۰۷، مصر، تحقیق محمد ابو الفضل، تاریخ (طبری) ج ۳ ص ۱۳۶، الکامل فی التاريخ (ابن اثیر) ج ۳ ص ۷۷۔

(۲۰۹) رجوع کریں، فتح البلاء، ج ۳ ص ۳۸۸، مصر، شرح فتح البلاء (ابن ابی الحدید) ج ۱۶ ص ۱۳۸، ج ۹

ص ۳۰۶، مصر، تحقیق محمد ابو الفضل۔

(۲۱۰) رجوع کریں، فتح البلاء، خطبہ ۳۶ ج ۱ ص ۶۸، مصر، شرح فتح البلاء (ابن ابی الحدید) ج ۲ ص ۳۰، مصر

تحقیق محمد ابو الفضل، الامامة والسياسة (ابن قتیبہ) ج ۱ ص ۱۳۳، مصطفیٰ محمد مصر۔

طرح دور ہٹا دیا حالانکہ آپ اس کے زیادہ حقدار تھے؟ تو آپ نے فرمایا:

اے برادر بنی اسد! تم بہت تنگ حوصلہ ہو اور غلط راستہ پر چل نکلے ہو۔ تمہیں بے موقع اور بے محل سوال نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن تمہیں قربت کا حق بھی حاصل ہے اور سوال کرنے کا بھی۔ اب چونکہ سوال کیا ہے تو سنو! ہمارے بلند نسب اور رسول اکرمؐ سے قریب ترین تعلق کے باوجود تم نے ہم سے حق کو اس لئے چھین لیا کہ اس میں ایک خود غرضی تھی جس پر ایک جماعت کے نفس مرٹے اور دوسری جماعت نے چشم پوشی سے کام لیا تھا لیکن بہر حال خدا حاکم ہے اور قیامت والے دن اسی کی بارگاہ میں پلٹ کر جانا ہے۔ (۳۱۱)

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا:

جو ہمارے علاوہ راتھیں فی العلم کا دعویٰ کر سکیں انہوں نے ہمارے خلاف جھوٹ بولتے گھڑا اور ہم پر ظلم و سرکشی کو رد کرکھا۔ دیکھیں وہ لوگ کہاں ہیں خداوند عالم نے ہمیں سر بلند بنایا، انھیں پست کیا۔

ہمیں اپنی عطاؤں سے مالا مال کیا۔ انھیں محروم رکھا۔ ہمیں اپنی آغوش رحمت میں لیا انھیں نکال باہر کیا۔ ہم سے ہدایت مانگی جاتی ہے اور کورنگا ہیں روشن کی جاتی ہیں۔ امام قریش ہی سے ہوں گے اور وہ بھی بنی ہاشم کی اولاد سے، غیر بنی ہاشم سزاوار ہی نہیں اور نہ حکومت بخیر ان کے

(۳۱) رجوع کریں فیج البلاغہ، کلام ج ۲ ص ۲۸۱، مصر، شرح فیج البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۹ ص ۳۳۱، مصر
تحقیق محمد ہاشم فضل۔

درست رہ سکتی ہے۔ (۴۱۲)

حضرت امیر المؤمنین اپنے کسی خطبے میں ارشاد فرماتے ہیں۔ امید ہے
یہی آپ کے لئے کافی ہوگا۔

جب پروردگار نے رسول خدا کو اپنے پاس بلا لیا تو ایک قوم اس لئے پاؤں
پلٹ گئی اور اسے مختلف راستوں نے تباہ کر دیا۔ انہوں نے مہمل عقائد کا
سہارا لیا اور غیر قرابت دار سے تعلقات پیدا کئے اور اس سبب کو نظر انداز
کر دیا جس سے مودت کا حکم دیا گیا تھا۔ عمارت کو جڑ سے اکھاڑ کر دوسری
جگہ پر قائم کر دیا جو ہر غلطی کا معدن اور مخزن اور گمراہی کا دروازہ تھے
حیرت میں سرگردان اور آل فرعون کی طرح نشہ میں غافل تھے۔ ان
میں کوئی مکمل طور پر کٹ کر دنیا کی طرف آگیا تھا اور کوئی دین سے مکمل
طور پر الگ ہو گیا تھا۔ (۴۱۳)

آپ اپنی بیعت کے بعد فرماتے ہیں۔ (یہ بھی نبج البلاغہ کا ایک درخشاں
خطبہ ہے۔)

آل محمد پر اس امت کا قیاس نہیں کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی انہیں ان لوگوں
کے برابر قرار دیا جاسکتا ہے جن پر ہمیشہ اللہ کی نعمتوں کا سلسلہ جاری رہا۔

(۴۱۲) رجوع کریں نبج البلاغہ، خطبہ ۱۴۳ ج ۲ ص ۲۳۹ مصر، شرح نبج البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۹ ص ۸۴ مصر
باحقین محمد ابو الفضل۔

(۴۱۳) رجوع کریں نبج البلاغہ، خطبہ ۱۴۹ ج ۲ ص ۲۵۶ مصر، شرح نبج البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۹ ص ۱۳۲ مصر
باحقین محمد ابو الفضل۔

آل محمد دین کی اساس اور یقین کا ستون ہیں۔ ان سے آگے بڑھ جانے والا پلٹ کر انھیں کی طرف آگیا ہے اور پیچھے رہ جانے والا بھی انھیں آکر ملتا ہے ان کے پاس حق ولایت، وصایت اور وراثت ہے اب جبکہ حق اپنے اہل کے پاس آگیا ہے اور اپنی منزل کی طرف منتقل ہو گیا ہے۔ (۴۱۳)

ایک اور خطبے میں حضرت اپنے دشمنوں پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

میں حیران ہوں اور حیرت اور تعجب میں کیوں نہ پڑوں؟ کہ تمام فرقے اپنے اپنے دین کے بارے میں مختلف دلائل رکھنے کے باوجود سب غلطی پر ہیں کہ نہ نبی کے نقش قدم پر چلتے ہیں اور نہ ہی وصی کے عمل کی پیروی کرتے ہیں۔ (۴۱۵)

(۲) جناب سیدہ عائشہؓ نے بھی بہت پر زور استدلال فرمائے ہیں۔ آپ کے دو خطبے تو بہت شہرت کے حامل ہیں اور سینہ بہ سینہ محفوظ ہوتے چلے آ رہے ہیں اہل بیتؑ اپنے بچوں کے لیے ان دو خطبوں کا یاد کرنا اسی طرح ضروری قرار دیتے تھے جس طرح کلام مجید کا یاد کرنا ان دو خطبوں میں آپ خلافت کی عمارت کو اس حقیقی بنیاد سے ہٹا کر نامناسب جگہ رکھنے پر اعتراض فرماتی ہیں کہ:

(۴۱۳) (رجوع کریں فتح البلاء، خطبہ ۲ ج ۳۲ ص ۱۵۱ مصر و شرح فتح البلاء (ابن ابی الحدید) ج ۱ ص ۱۳۸-۱۳۹ ص ۱۳۹ مصر با تحقیق محمد ابوالفضل۔

(۴۱۵) (رجوع کریں فتح البلاء، خطبہ ۷ ج ۸ ص ۱۵۱ مصر و شرح فتح البلاء (ابن ابی الحدید) ج ۱ ص ۱۳۸-۱۳۹ ص ۱۳۹ مصر با تحقیق محمد ابوالفضل۔ نیز حاشیہ نمبر ۳۳۶ ملاحظہ فرمائیں۔

وائے ہوا ان لوگوں پر جنہوں نے خلافت کو رسالت کو بنیاد، نبوت کے ستون، روح الامین کی منزل اور دین و دنیا دونوں کے امور سے واقف و باخبر شخص سے ہٹا کر کہاں رکھ دیا؟ بلاشبہ یہ بہت بڑا گھانا ہے۔ یہ آخر علیؑ پر اتنا عتاب کیوں ہے؟ ان کا یہ عتاب محض ان کی تلوار کی بازو، سختی سے روند ڈالنے دردناک سزا دینے اور خدا کے معاملہ میں انتہائی تشدد سے کام لینے کی وجہ سے ہے۔ خدا کی قسم اگر یہ لوگ ایک ساتھ اس سلسلے سے منسلک ہو جاتے جو رسول ﷺ کے ہاتھوں میں دے گئے ہیں اور سب کے سب مل کر ان کے حلقہ اطاعت میں آ جاتے تو علیؑ انہیں باندھ کر رکھتے اور بہت اہل و آسان چال سے لے کر چلتے۔ نہ تو انہیں کوئی اذیت ہوتی نہ تکلیف کا سامنا ہوتا اور انہیں اس منزل تک پہنچا دیتے جہاں سے آب حیات پھوٹ رہا ہوتا جس کی نہر اوپر سے آ رہی ہوتی اور وہ آب زلال سے بھی صاف و شفاف ہوتا اس میں گندگی کا امکان تک نہ ہوتا اور پھر وہ انہیں سیراب کر کے واپس لاتے۔ اور ان کی ظاہری اور باطنی حالتوں میں خیر خواہی کرتے۔ وہ تمہاری دولت سے اپنی ذات کو زینت نہ دیتے۔ اور تمہاری دنیا سے کوئی حصہ نہ لیتے۔ اور اپنے مال سے بھی صرف اتنا لیتے کہ زندہ رہا جاسکے۔ وہ اس دنیا سے منہ پھیرنے والے ہیں۔ ہم پر آسمان اور زمین کی برکتوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔ تو خدا جلد ہی ان کی بد اعمالی اور بری کمائی کی وجہ سے انہیں کی وجہ سے انہیں عذاب میں گرفتار کر دے گا۔

اب سننے والے ادھر متوجہ ہو کر غور سے سنیں۔

جب تک تم زندہ رہو گے۔ زمانہ تمہیں عجیب اور انوکھی باتیں دکھاتا رہے گا۔ پھر سب سے زیادہ تعجب اور حیرت اس قوم کی باتوں سے ہوتی ہے۔ اے کاش یہ بھی بتا دیا ہوتا کہ تم نے کس سند پر بھروسہ کیا۔ اور تمہارے اعتماد کا ستون کون ہے؟ کس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ اور کس خاندان کو پس پشت ڈالا اور کس سے وابستہ ہوئے؟ تمہارا ناموزوں مولیٰ ہے اور نامناسب خیر خواہ۔ اور ظالموں کو برابر ملے گا۔ انھوں نے بازو کو چھوڑ کر پیروں کو پکڑا۔ اور گوشت کو چھوڑ کر شائے کی ہڈیوں کو اختیار کیا۔ انکی ناک رگڑی جائے گی جو برائیوں کے بعد بھی سمجھتے ہیں ہم اچھے کام کر رہے ہیں۔ یقیناً وہ مفسد ہیں۔ لیکن وہ شعور نہیں رکھتے۔ تمہارے لئے ہلاکت ہو، آیا اس ٹھس کی پیروی کی جائے کے جو حق کی طرف ہدایت کرتا ہے یا اس کی جو خود ہدایت کا محتاج ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے! نجانے تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟ (۳۱۶)

یہ عترت پاک کے کلام کا ایک نمونہ تھا، اس حوالے سے باقی موارد کا اسی پر قیاس کریں۔

(۳۱۶) مسجد میں حضرت زہرا (س) کے خطبے کے سلسلے میں رجوع کریں بلاغات النساء (ابو الفضل احمد بن ابی طیور۔ حونی ۵۸۰ھ) ص ۱۲-۱۹ ط الحیدریہ، شرح نفع البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۱۶ ص ۲۱۱-۲۱۳ و ص ۲۳۹-۲۵۳ مصر با تحقیق محمد ابو الفضل و اعلام النساء (عمر رضا کمالہ) ج ۳ ص ۱۳۰۸۔ حضرت زہرا (س) کے دوسرے خطبے کے سلسلے میں رجوع کریں بلاغات النساء (ابن ابی طیور) ص ۱۹-۲۰ ط الحیدریہ، شرح نفع البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۱۶ ص ۲۳۲-۲۳۳ مصر با تحقیق محمد ابو الفضل و اعلام النساء (عمر رضا کمالہ) ج ۳ ص ۱۲۱۹۔

وائس چانسلر

(۱) دوسروں کے احتجاجات بیان کرنے کی
درخواست۔

سلسلہ بیان کو مکمل کرنے کے لیے میری التجا ہے کہ آپ امیر المؤمنین رحمۃ اللہ علیہ اور جناب سیدہ رحمۃ اللہ علیہا کے
علاوہ دوسروں کے احتجاج بھی ذکر فرمائیے۔ فضل و برتری آپ کا مقدر ہے۔

حق شناس

(۱) ابن عباس کا احتجاج۔

(۲) حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ

کا احتجاج۔

(۳) صحابہ میں موجود بزرگ شیعوں کا

احتجاج۔

(۴) ان کے احتجاج میں پیغمبرؐ کی وصیت کی

طرف اشارہ۔

میں آپ کی توجہ اس گفتگو کی طرف مبذول کرانا ہوں جو ابن عباس اور حضرت عمر کے درمیان ہوئی ایک طولانی گفتگو کے دوران جب حضرت عمر نے یہ فقرہ کہا کہ:

اے ابن عباس تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد تمہارے عزیزوں نے خلافت سے تمہیں کیوں محروم رکھا؟

ابن عباس کہتے ہیں کہ:

میں نے مناسب نہ جانا کہ جواب دوں لہذا میں نے کہا: اگر میں نہیں جانتا تو آپ تو جانتے ہی

ہیں۔

حضرت عمرؓ نے کہا:

لوگوں کو یہ بات گوارا نہ ہوئی کہ نبوت و خلافت دونوں تم ہی میں جمع ہو کر رہ جائیں اور تم خوش خوش رہ کر اپنی قوم والوں کو روندو۔ لہذا قریش نے خلافت کو اپنے لیے چنا اور اس پر پہنچ گئے اور کامیاب بھی ہوئے۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے کہا:

اگر مجھے بھی بولنے کی اجازت دیں اور خفا نہ ہوں تو کچھ عرض کروں۔

حضرت عمرؓ نے کہا:

ہاں ہاں کہو۔

ابن عباس کہتے ہیں: تب میں نے کہا:

آپ کا یہ کہنا کہ قریش نے خلافت کو اپنے لیے اختیار کیا اور اس خیال میں وہ اس کے لیے کامیاب بھی ہوئے تو اگر قریش خدا کی مرضی سے اپنے لیے یہ اختیار کیے ہوتے یعنی خدا بھی انھیں خلافت کے لیے پسند کرتا تو یقیناً وہ حق پر تھے۔ نہ انہیں روکنا جاتا اور نہ ان پر حسد کیا جاتا۔ آپ نے یہ جو کہا کہ قریش والے راضی نہ ہوئے کہ خلافت و نبوت دونوں تمھارے ہی اندر رہیں تو خداوند عالم نے ایک قوم کی (اس پر راضی نہ ہونے پر) ان الفاظ میں توصیف کی ہے:

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ

انھوں نے خدا کی نازل کردہ آیتوں کو ناپسند کیا تو خدا نے بھی ان کے

سارے اعمال خاک میں ملا دیے (۴۱۷)

اس پر حضرت عمر بولے:

وائے ہواے ابن عباس تمہارے بارے میں مجھے کچھ باتیں معلوم ہوتی رہتی ہیں۔ مجھے پسند نہیں کہ واقعا وہ صحیح ہوں جس کی وجہ سے میرے نزدیک تمہاری منزلت گھٹ جائے۔

ابن عباس بولے:

وہ کون سی باتیں ہیں، اگر وہ حق بجانب ہیں تب کوئی وجہ نہیں کہ میری منزلت آپ کے دل سے جاتی رہے۔ اگر وہ باطل ہیں تو میں ان سے کنارہ کشی پر تیار ہوں۔

حضرت عمر نے کہا:

مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم کہتے ہو کہ خلافت کو لوگوں نے ہم سے حسد کر کے، باغی ہو کر اور ظلم کے ذریعے پھیر لیا ہے۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ

(آپ کا یہ جملہ کہ ظلم کے ذریعے پھیر لیا ہے) یہ ہر دانا اور نادان پر روشن ہے۔ وہ گیا یہ فقرہ کہ حسد کی وجہ سے تو اس کے متعلق عرض ہے کہ جناب آدم سے بھی حسد کیا گیا تھا اور ہم تو انہی کی اولاد ہیں جن سے حسد کیا گیا ہے۔

حضرت عمر نے کہا: افسوس ہے افسوس ہے خدا کی قسم تم بنی ہاشم کے دل حسد سے مہر ہیں جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے کہا جن دلوں کو اللہ تعالیٰ نے ر جس سے دور رکھا ہے اور پاک و پاکیزہ قرار دیا ہے (۴۱۸) ان کے متعلق ایسا نہ کہہ۔ (۴۱۹)

(۴۱۸) یہ سورہ احزاب (۳۳) آیہ ۳۳ کی طرف اشارہ ہے۔

(۴۱۹) رجوع کریں اکامل (ابن اثیر) ج ۳ ص ۶۳، شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۱ ص ۵۳-۵۴ مصرعا
حقیق محمد ابوالفضل، دتاریخ (طبری) ج ۴ ص ۲۲۳۔

دوسری مرتبہ پھر ان دونوں میں مناظرہ ہوا حضرت عمرؓ نے پوچھا تمہارے چچا زاد کیسے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے بوچا شاید عبداللہ بن جعفر کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔ کہادہ بھی گذر بسر کر ہی رہا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا میری مراد وہ نہیں ہے بلکہ میرا مقصود تم اہلبیتؑ کا بزرگ ہے کہادہ ڈول سے پانی نکالنے میں مشغول تھے اور ساتھ ساتھ قرآن بھی پڑھ رہے تھے۔

حضرت عمرؓ نے کہا اگر میرے پوچھنے پر تم نے کچھ چھپا تو تمام قربانی کے اونٹوں کا خون تمہاری گردن پر ہوگا۔ ذرا بتاؤ اب بھی اسکے دل میں خلافت کی آرزو ہے۔ میں نے کہا جی ہاں حضرت عمرؓ نے کہا کیا اسکا خیال یہ ہے کہ رسول خدا ﷺ نے تصریح فرمائی تھی کہ وہ خلیفہ ہوگا؟

ابن عباسؓ کہتے ہیں میں اس سے بالاتر کہتا ہوں کہ میں نے اپنے والد سے نص خلافت کے متعلق سوال کیا تھا تو انہوں نے فرمایا، سچ کہتے ہیں۔

حضرت عمرؓ نے کہا پیغمبر ﷺ اپنے فرامین میں اسکی بلندی مقام کے تو قائل تھے لیکن حضرت کا فرمان موجب اثبات حجت اور قطع عذر نہیں تھا رسول خدا ﷺ بعض موقعوں پر چاہتے تھے کہ امت کا معاملہ اسکے سپرد کر دیا جائے اور امر خلافت اسکی گردن پر ڈال دیا جائے اور اپنی بیماری کے ایام میں تو انہوں نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ ان کے نام کی تصریح فرمادیں لیکن میں نے انہیں ایسا نہیں کرنے دیا (۴۲۰)

تیسری مرتبہ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عمرؓ میں گفتگو ہوئی تو اس گفتگو میں حضرت عمرؓ نے کہا:

اے ابن عباسؓ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ علیؑ کو اقعا مظلوم ہیں

اس پر ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا:

(۴۲۰) رجوع کریں شرح نفع البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۱۲ ص ۲۰ مطبوعہ تحقیق عمر ابو الفضل۔ یہ نقل از تاریخ بغداد (امام ابو الفضل احمد بن ابی طاہر) (باسند مستبر) نیز حاشیہ نمبر ۳۶۸ ملاحظہ فرمائیں۔

تو خلافت انھیں واپس کیوں نہیں کر دیتے
اس پر حضرت عمرؓ نے میرے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور غراتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ پھر ٹھہر گئے۔ میں قدم بڑھا کر پاس پہنچا۔ حضرت عمرؓ بولے:

اے ابن عباس میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ علیؓ کو لوگوں نے حقیر سمجھ کر خلیفہ نہ ہونے دیا۔
ابن عباس کہتے ہیں کہ اس پر میں بولا:

مگر خدا کی قسم خدا اور رسول ﷺ نے تو اس وقت انھیں حقیر نہ جانا جب علیؓ کو خدا اور رسول ﷺ نے حکم دیا تھا کہ جا کر آپ کے دوست حضرت ابو بکر سے سورۃ براءۃ لے لیں۔
ابن عباس کہتے ہیں کہ:

اس پر حضرت عمرؓ نے منہ پھیر لیا اور جلدی سے آگے بڑھ گئے۔ میں پلٹ آیا (۳۲۱)
عالم امت ہونے کے حوالے سے ہاشمی حضرات مخصوصاً عبداللہ بن عباس (حضرت رسول خداؐ کے چچا) کی زبان سے اس قسم کی کافی امحاث ہوئی ہیں۔ پہلے ہم ان کے حضرت علیؓ کے حقائق سے کئے گئے مناظرے کو بیان کر چکے ہیں اور حضرت علیؓ کی دس اہم خصوصیات کو طویل حدیث کے ذیل میں ذکر کر چکے ہیں کہ جس میں آیا تھا۔

حضرت سرور کائناتؐ نے اپنے چچا زاد بھائیوں سے کہا کہ تم میں کون ایسا ہے جو دین و دنیا میں میرا ولی بنے۔ سب نے انکار کیا۔ صرف علیؓ نے آمادگی ظاہر کی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں دین و دنیا میں آپ کا ولی ہوں گا اس پر سرور کائناتؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا تم دنیا و آخرت میں

(۳۲۱) رجوع کریں شرح نفع البلاء (ابن ابی الحدید) ج ۱۲ ص ۳۶ و ج ۶ ص ۳۵ ط معربا تحقیق محمد ابوالفضل۔
ابن عباس کو کہا گیا تو عمرؓ "لقد کان علیؓ لیکنم اؤلیٰ بهذا الامر منی و من ابی بکر" محاضرات (راغب اصفہانی) ج ۷ ص ۲۱۳ میں ہے جیسا کہ اللہ پر (علامہ امینی) ج ۱ ص ۳۸۹ و ج ۷ ص ۸۰ ط بیروت میں ہے

میرے ولی ہو۔

یہاں تک کہ ابن عباس نے کہا:

حضرت رسول اللہ ﷺ جنگ تبوک کے لیے روانہ ہوئے لوگ بھی ہمراہ تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا میں بھی ساتھ چلوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں، اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گئے رسول نے فرمایا:

اے علی رضی اللہ عنہ! کیا تم کو یہ بات گوارا نہیں کہ میرے نزدیک تمہاری وہی منزلت ہو جو ہارون رضی اللہ عنہ کی موسیٰ رضی اللہ عنہ کے نزدیک تھی، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اے علی رضی اللہ عنہ! میرا اس وقت تک جانا ممکن نہیں جب تک میں تمہیں یہاں اپنا جانشین چھوڑ کے نہ جاؤں۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ: اور رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ ا۔ علی رضی اللہ عنہ! تم میرے بعد ہر مومن کے ولی ہو۔ ابن عباس کہتے ہیں: اور رسول نے فرمایا کہ جس کام میں مولا ہوں اس کے علی رضی اللہ عنہ بھی مولا ہیں۔ (۴۲۲)

(۲) بنی ہاشم کے اکثر افراد نے اسی طرح مختلف مواقع پر احتجاج کیا یہاں تک کہ امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت ابو بکر کے پاس پہنچے اور وہ منبر رسول اللہ ﷺ پر بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت امام حسن نے فرمایا: میرے باپ کی جگہ سے نیچے اترو۔ (۴۲۳)

(۴۲۲) حاشیہ نمبر ۹۳ ملاحظہ فرمائیں۔

(۴۲۳) حضرت ابو بکر نے کہا: خدا کی قسم جگہ ہے یہ میرے باپ کی جگہ ہے اس سلسلے میں رجوع کریں الصوامع الحرقہ (ابن حجر) ص ۱۰۵ المسند ص ۱۰۵ مصر، شرح نفع البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۶ ص ۴۲-۴۳ مصر با تحقیق محمد ابو الفضل، الرسول لا عظم مع خلفاء (.....) ص ۳۵ بیروت والاتحاد بحب الاشراف (شبراوی) ص ۷۔

ایسا ہی حضرت امام حسین علیہ السلام کا واقعہ ہے جو حضرت عمر کے ساتھ پیش آیا ایک مرتبہ وہ بھی منبر پر بیٹھے تھے کہ امام حسین علیہ السلام پہنچے اور آپ نے ان سے منبر سے نیچے اتر جانے کا کہا۔ (۴۲۳)

(۳) شیعی کتابوں میں بنی ہاشم اور بنی ہاشم کے طرفدار صحابہ و تابعین صحابہ کے بے شمار احتجاج موجود ہیں۔ آپ ان کی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیے کہ خالد بن سعید بن عاص اموی، سلمان فارسی، ابوذر غفاری، عمار یاسر، مقداد، بریدہ اسلمی، ابوالمہشم ابن تہیان، ہبل بن حنیف، عثمان بن حنیف، خزیمہ بن ثابت ذوالشہادتین، ابی بن کعب، ابویوب انصاری وغیرہ میں سے ہر شخص کے احتجاج مذکور ہیں۔ جو شخص ان سے آگاہ ہونا چاہتا ہے تو وہ وہاں رجوع کرے۔ (۴۲۵) جو اہل بیت طاہرین علیہم السلام اور ان کے دوستوں کے حالات کی چھان بین کرے تو اسے معلوم ہوگا کہ احتجاج کا جب بھی موقع ملا انھوں نے ہاتھ سے نہ جانے دیا مختلف طریقوں سے احتجاج فرمایا۔ صاف صاف لفظوں میں، کبھی اشارتاً، کبھی سختی سے، کبھی نرمی سے، کبھی دوران تقریر، کبھی بصورت تحریر، کبھی نثر میں، کبھی نظم میں، جیسا موقع ہوا اور نازک حالات نے جس صورت سے اجازت دی وہ غافل نہیں رہے۔

(۴) وہ لوگ احتجاج کے وقت اکثر وصیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ فرماتے اور اس سے احتجاج کرتے جیسا کہ جستجو کرنے والے جانتے ہیں۔

(۴۲۳) حضرت عمر نے کہا نہ تیرے باپ کا منبر ہے نہ میرے باپ کا اس سلسلے میں رجوع کریں الصواعق الحرقہ (ابن حجر) ص ۱۰۵ الامینیہ مصر۔

(۴۲۵) رجوع کریں ”کتاب سلیم بن قیس ہلانی تابعی“ (متوفی سال ۹۰ھ) ص ۸۸-۹۳ ط نجف، الاحزاب (طبری) ج ۱ ص ۹۷-۱۰۴ ط النعمان، بحار الانوار (علامہ مجلسی) ج ۲۸ ص ۱۸۹-۲۰۲ و ص ۲۰۸-۲۱۹ ط جدیدہ، البقیع (ابن طاووس) ص ۱۰۸-۱۱۳ ط الحیدریہ، النصال (شیخ صدوق) ص ۴۲۹-۴۳۴ و رجال (برقی- متوفی حدود ۲۷۵ھ) ص ۶۳ ط ایران۔ نیز حاشیہ نمبر ۲۱۵ ملاحظہ فرمائیں۔

وائس چانسز

(۱) وصیت کے متعلق کب اور کہاں احتجاج
کیا گیا۔

حضرت علیؓ کا آنحضرتؐ کے دہی ہونے کا ذکر کب اور کہاں ہوا؟ اور کس موقع پر احتجاج کیا
گیا؟

حق شناس

(۱) وصیت کے متعلق کئے گئے بعض احتجاجات کا تذکرہ۔

حجی ہاں خود امیر المؤمنین علیہ السلام نے برسر منبر اس کا تذکرہ فرمایا ہم اصل عبارت پہلے نقل کر چکے ہیں۔ (۳۲۶) نیز جس جس نے دعوت ذوالعشرہ والی حدیث روایت کی ہے اس نے امیر المؤمنین علیہ السلام کی طرف اس حدیث کی نسبت دی ہے اور آپ ہی سے سب نے روایت کی ہم اس حدیث کو گزشتہ صفحات پر ذکر کر چکے ہیں جس میں امیر المؤمنین علیہ السلام کے وصی و خلیفہ علیہ السلام ہونے کی صاف صاف تصریح ہے۔ (۳۲۷)

امیر المؤمنین علیہ السلام کی شہادت کے بعد نو جوانان جنت کے سردار حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں آپ نے فرمایا تھا:

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرزند ہوں میں وصی علیہ السلام کا بیٹا ہوں (۳۲۸)

(۳۲۶) حاشیہ نمبر ۳۱۳ و ۳۱۵ ملاحظہ فرمائیں۔

(۳۲۷) حاشیہ نمبر ۹۱ و ۹۲ ملاحظہ فرمائیں۔

(۳۲۸) رجوع کریں ذخائر العقبی (محب الدین طبری) ص ۱۳۸۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

بعثت سے پہلے حضرت علی علیہ السلام حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہے

آپ نے نور رسالت کو دیکھا اور فرشتے کی آواز کو سنا۔

نیز آپ فرماتے ہیں کہ: حضرت سرور کائنات نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا

اگر میں خاتم الانبیاء نہ ہوتا تو تم میری نبوت میں شریک ہوتے، اب جبکہ

تم نبی نہیں ہو تو تم نبی کے وحی اور وارث ہو۔ (۴۲۹)

یہ مطلب تمام اہل بیت علیہم السلام سے بتواتر منقول ہے اور اہل بیت علیہم السلام و موالیان اہل بیت علیہم السلام کے

نزدیک صحابہ کے زمانہ سے لے کر آج تک بدیہیات اور واضح حقائق میں سے ہے۔ جناب سلمان فارسی فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا:

میرے وحی، میرے رازوں کی جگہ اور جسے میں اپنے بعد چھوڑوں گا ان

میں بہترین فرد اور میرے وعدوں کو پورا کرنے اور مجھے میرے قرضوں

سے سبکدوش بنانے والے علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ (۴۳۰)

جناب ابو ایوب انصاری فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا آپ

جناب سیدہ سے فرما رہے تھے۔

کیا تم جانتی نہیں کہ خداوند عالم نے روئے زمین کے باشندوں پر نگاہ کی

ان میں تمہارے باپ کو منتخب کیا اور نبوت سے سرفراز کیا پھر دوبارہ نگاہ کی

اور تمہارے شوہر کو منتخب کیا اور مجھے وحی کے ذریعہ حکم دیا تو میں نے ان کا

(۴۲۹) رجوع کریں شرح نجا البلاغہ (ابن ابی الحدید) ج ۳ ص ۲۱۰ مصر با تحقیق محمد ابو الفضل۔

(۴۳۰) رجوع کریں حاشیہ نمبر ۲۶۳۔

نکاح تمہارے ساتھ کر دیا اور انھیں اپنا وصی بنایا (۴۳۱)

بریدہ اہلسبی کہتے ہیں کہ میں نے رسول ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا:

ہر نبی کے لیے وصی اور وارث ہوا کرتا ہے اور میرے وصی و وارث علی بن

ابی طالب ؓ ہیں (۴۳۲)

جناب جابر بن یزید بھی جب امام محمد باقر ؑ سے کوئی حدیث روایت کرتے تو کہتے کہ مجھ سے

(وصی الاوصیاء) وصیوں کے وصی نے بیان کیا۔ (۴۳۳)

ام الخیر بنت حریش بارتی نے جنگ صفین کے موقع پر ایک تقریر کی جس میں انھوں نے اہل کوفہ کو

معاویہ سے جنگ کرنے پر ابھارا تھا اس تقریر میں انھوں نے یہ بھی کہا تھا:

آؤ، آؤ، خدا تم پر رحمت نازل کرے۔ اس امام کی طرف جو عادل ہیں،

وصی پیغمبر ﷺ ہیں، وفا کرنے والے اور صدیق اکبر ہیں۔ (۴۳۴)

یہ تو سلف صالحین کا ذکر تھا جنھوں نے اپنے خطبوں اور حدیثوں میں وصیت کا تذکرہ کیا۔ اگر کوئی

گذشتہ لوگوں کے حالات کا جائزہ لے تو اسے معلوم ہوگا کہ وصی کا لفظ فقط امیر المومنین ؑ کے لیے

استعمال ہوتا تھا اور ایسے استعمال ہوتا تھا جیسے مسیات کے لیے اسما استعمال ہوتے ہیں۔

یہاں تک کہ صاحب لغت تاج العروس وصی کے مادہ میں لکھتے ہیں:

الوصی . کفنی . لقب علی (رضی اللہ عنہ)

(۴۳۱) رجوع کریں حاشیہ نمبر ۲۶۵۔

(۴۳۲) رجوع کریں حاشیہ نمبر ۲۶۲۔

(۴۳۳) رجوع کریں میزان الاحوال (ذہبی) ج ۱ ص ۲۸۲۔

(۴۳۴) رجوع کریں بلاغات النساء (ابن ابی طیفور) ص ۳۷-۳۸ ط نجف۔

نیز مسئلہ وصایت کی وضاحت کے حوالے سے جو اشعار بیان ہوئے ہیں ان کا احصاء ممکن نہیں۔
انہیں مربوط کتب میں ملاحظہ فرمائیں (۴۳۶)

(۴۳۶) رجوع کریں خود کتاب المراجعات (علامہ سید شرف الدین موسوی) کتاب وقتہ صغین (نصر بن حزام۔
متوفی ۲۱۲ھ) ص ۱۸، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵،

وائس چانسلر

(۱) مذہب شیعہ کی طرف سے اسناد کے صحیح
ہونے کی دلیلیں۔

ہم نے بحث اوّل کے اختتام پر آپ سے عرض کیا تھا کہ بعض شیعوں کے مخالف اور متعصب لوگ کہتے ہیں کہ مذہب شیعہ کی اصول دین اور فروع دین میں ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے کوئی نسبت نہیں ہے۔ ہم نے خود سے وعدہ کر رکھا تھا کہ اس بارے میں آپ سے پوچھیں گے اب وقت آ گیا ہے کیا ممکن ہے آپ لطف فرماتے ہوئے اس کا جواب دیں اور ان کے اشکالات دور فرمائیں۔

حق شناس

(۱) ائمہ اہلبیت کی طرف سے مذہب شیعہ کا تواتر۔

(۲) صحابہ کے زمانے سے، علوم کی تدوین کے حوالے سے شیعوں کی برتری۔

(۳) تابعین اور تابعین کے بعد کے زمانے میں شیعہ قہکار۔

(۱) ارباب فہم و بصیرت بدیہی طور پر جانتے ہیں کہ شیعہ فرقہ، ابتدا سے لے کر آج تک اصول دین اور فروع دین دونوں میں ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے وابستہ رہا ہے۔ اور ذرہ برابر ان سے جدا نہیں ہوا لہذا شیعہ کی رائے ائمہ علیہم السلام کی رائے کے تابع ہے۔

اصول و فروع اور قرآن و حدیث سے جتنے مطالب مستفاد ہوتے ہیں یا قرآن و حدیث سے جتنے علوم تعلق رکھتے ہیں غرض ہر حکم ان کی رائے کے تابع ہے۔ انھوں نے ان تمام احکام میں ائمہ طاہرین علیہم السلام کے علاوہ کسی پر بھروسہ نہیں کیا۔ اور ان کے علاوہ کسی کی طرف رجوع نہیں کیا۔

لہذا مذہب اہل بیت علیہم السلام ہی کے طریق سے وہ خدا کی عبادت کرتے ہیں اس کا تقرب حاصل

کرتے ہیں انہیں اس مذہب کے علاوہ کوئی راہ ہی نظر نہیں آتی اور نہ اس مذہب کو چھوڑ کر اس کے بدلہ میں کسی اور مذہب کو اختیار کرنا انہیں گوارا ہوگا۔ اسی طرز پر صالح شیعوں نے زندگی گزار دی۔ انہوں نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام، امام حسن علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے نو معصوم اماموں کے زمانے سے لے کر آج تک اسی طریقے سے زندگی گزار دی۔

ہر امام کے عہد میں ان گنت ثقات شیعہ حافظانِ حدیث، اور بے شمار صاحبِ درع لوگوں نے (جن کی تعداد تو اتر سے بھی بڑھ کر تھی) اپنے اپنے زمانے کے امام کی صحبت میں بیٹھ کر ان سے استفادہ کر کے اصول و فروع کو حاصل کیا اور اپنے بعد کے لوگوں سے بیان کیا۔ اسی طرح ہر زمانہ اور ہر نسل میں یہ اصول و فروع نقل ہوتے رہے یہاں تک کہ سورج کی منور کرنوں کی طرح کسی پردے کے بغیر ہم تک پہنچے لہذا ہم بھی آج اسی مسلک پر ہیں جو ائمہ اہل بیت کا مسلک رہا ہے۔

اسی طرح شروع سے یہ سلسلہ جاری رہا۔ ہر نسل اس مذہب کو تمام جزئیات کے ساتھ بزرگوں سے نقل کرتی رہی اور یہ سلسلہ تمام نسلوں میں تا زمان حضرت امام حسن عسکری، امام ہادی، امام جواد، امام رضا، امام کاظم، امام صادق، امام باقر، امام سجاد، امام حسین، امام حسن اور امیر المومنین کے زمانے تک برابر چلتا رہا۔ آج ہم شمار کرنے بیٹھیں کہ سلف شیعہ میں کتنے افراد ائمہ طاہرین کی صحبت سے فیضیاب ہوئے، ان سے احکام دین کو سنا، ان سے استفادہ کیا تو ظاہر ہے کہ شمار کرنا سہل نہیں کس کے بس کی بات ہے کہ ان کا احصاء کر سکے اس کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے (۴۳۷)۔

(۴۳۷) ان کے اسماء اور شرح حال کیلئے رجوع کریں رجال (نجاشی - متوفی ۳۶۳ھ)، اہمہ ست (شیخ طوسی - متوفی ۴۶۰ھ)، رجال (شیخ طوسی)، اختیار معرفۃ الرجال (رجال کشی)، رجال (برقی - متوفی ۴۷۷ھ)، رجال (ابن داؤد - متولد ۶۳۷ھ)، الخلاصہ (علامہ طلی - متوفی ۴۷۶ھ) و اہمہ ست (شیخ طویب الدین)۔

آپ کے لئے ان بے شمار کتابوں کا ہونا کافی ہے جو ائمہ طاہرین رحمہم اللہ کے ارشادات و اقادات سے استفادہ کر کے لکھی گئی۔ جن کا شمار اور احصاء ممکن نہیں ہے۔ (۳۳۸)

یہ کتابیں ائمہ طاہرین رحمہم اللہ کے علوم کا دفتر، ان کی حکمتوں کا سرچشمہ ہیں جو ائمہ طاہرین رحمہم اللہ کے عہد میں ہی ضبط تحریر میں لائی گئیں۔ اور ان کے بعد شیعوں کا مرجع قرار پائیں۔ (۳۳۹)

اسی سے آپ کو مذہب اہل بیت رحمہم اللہ اور دیگر مسلمان مذاہب میں فرق و امتیاز معلوم ہو جائے گا۔ کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ ائمہ اربعہ کے مقلدین میں سے کسی ایک نے بھی ان ائمہ کے عہد میں ان کے مذہب کے بارے میں کوئی کتاب تالیف کی ہو۔ بلکہ لوگوں کو ان کے مذاہب سے الفت ہو گئی اور انکی وفات کے بعد انکے پیروکاروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا (۳۴۰) اور لوگوں کی تعداد میں اضافہ اسلئے ہوا کہ تھلید انہی چاروں ائمہ میں منحصر سمجھ لی گئی۔ کہ فروغ دین میں ان چاروں اماموں میں پیشوائی مختص ہوگی۔

حالانکہ ائمہ اربعہ اپنے زمانے میں ایسے ہی تھے جیسے اور دیگر فقہاء و محدثین اپنے طبقہ کے لوگوں میں تھے انہیں اس وقت کوئی امتیاز حاصل نہ تھا۔ اسی وجہ سے ان کے زمانہ میں کسی شخص کو یہ خیال بھی پیدا نہ ہوا کہ ان کے فتاویٰ اسی طرح اکٹھا کرنے کی زحمت اٹھائے جبکہ شیعوں نے ابتداء ہی سے اپنے ائمہ

(۳۳۸) رجوع کریں رجال (نجاشی)، التہمست (شیخ طوسی)، معالم العلماء (ابن شہر آشوب)، مؤلفو الشیعہ فی صدر الاسلام (سید شرف الدین) والذریعۃ الی تصانیف الشیعہ (شیخ آغا بزرگ تہرانی)۔

(۳۳۹) رجوع کریں الذریعۃ الی تصانیف الشیعہ (شیخ آغا بزرگ تہرانی) ج ۲ ماذہ "اصل"، تاسیس الشیعہ لطوم الاسلام (علامہ صدر) ص ۲۷۸-۲۹۱ و کتاب الامام الصادق والہذاہب الاربعہ (علامہ اسد حیدر) ج ۱ ص ۵۴۶-۵۵۵۔

(۳۴۰) رجوع کریں کتاب الامام الصادق والہذاہب الاربعہ (علامہ اسد حیدر) ج ۱ ص ۳۱۰-۳۱۱ و ج ۳ ص ۱۹۴ و ج ۴ ص ۴۷۴۔

مخصوصین رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال و فتاویٰ جمع کرنے کا اہتمام کیا۔

کیونکہ وہ دینی امور میں سوائے ائمہ طاہرین رحمۃ اللہ علیہ کے کسی اور کی طرف رجوع کرنا جائز ہی نہیں سمجھتے تھے۔ اسی وجہ سے ان کے نزدیک رہے۔ امور دین کے حاصل کرنے کے لیے ان کی طرف رجوع کیا لہذا انھوں نے ائمہ طاہرین سے سنی ہوئی ہر بات کو مدون کرنے کے لیے پوری طاقت صرف کی، تمام توانائیاں کام میں لائے تاکہ یہ علم اور دانش محفوظ ہو جائے جن کے متعلق ان کا اعتقاد تھا کہ بس یہی عند اللہ صحیح ہیں اور ان کے ماسوا سب باطل ہیں۔

آپ کے لئے یہی کافی ہے کہ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں چار سو اصول لکھے گئے جو کہ چار سو اصولوں کے نام سے معروف ہیں۔ حقیقت میں یہ چار سو اصول چار سو کتابیں تھیں جنہیں چار سو افراد نے لکھا تھا اور یہ سب کے سب حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ہی ان کے فتاویٰ سے اخذ کیا گیا تھا۔ (۳۴۱)

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب نے ان چار سو اصولوں سے کئی گنا زیادہ اور کتابیں بھی لکھیں انشاء اللہ آپ جلد ہی ان کی تفصیل سے آگاہ ہو جائیں گے۔

جبکہ دوسری طرف ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کو بھی لوگوں کی نظروں میں نہ تو وہ وقعت حاصل ہوئی نہ کسی کے دل میں ان کی وہ عزت پیدا ہوئی جو وقعت و عزت ائمہ اہل بیت رحمۃ اللہ علیہ کی شیعوں کے نزدیک رہی۔ بلکہ سچ پوچھیے تو آج یہ ائمہ اربعہ جس عزت کی نظروں سے دیکھے جاتے ہیں جو درجہ انھیں ان کے مرنے کے بعد دیا جا رہا ہے خود ان کی زندگی میں انھیں حاصل نہ ہو سکا تھا جیسا کہ علامہ ابن خلدون نے اپنے مقدمہ علم و فقہ کے حوالے سے بیان کردہ فصل میں اس کا اعتراف کیا

(۳۴۱) رجوع کریں الذریعۃ الی تصانیف الشیعہ (شیخ آغا بزرگ تهرانی) ج ۲ ماذہ "اصل" و تاسیس الشیعہ علوم

الاسلام (علامہ صدر) ص ۲۷۸-۲۹۱۔

ہے۔ (۴۴۲) اور دیگر علمائے اہلسنت نے بھی ان کے قول کو تسلیم کیا ہے اس کے باوجود ہمیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان ائمہ اربعہ کا وہی مذہب رہا ہوگا جو آج ان کے پیروکاروں کا ہے اور جس مذہب پر نسل بعد نسل عملدرآمد ہوتا آ رہا ہے اور اس مذہب کو پیروان ائمہ اربعہ نے اپنی کتابوں میں مدون کر لیا کیونکہ پیروان ائمہ اربعہ اپنے ائمہ کے مذہب کی پوری پوری معرفت رکھتے تھے جیسا کہ شیعہ حضرات اپنے ائمہ طاہرین علیہم السلام کے مذہب سے اچھی طرح واقف ہیں۔ جس مذہب پر عمل پیرا ہو کر خدا کی عبادت کرتے ہیں اور تقرب الہی کے علاوہ کسی اور کا تقرب ان کے مد نظر نہیں ہے۔

(۲) چھان بین کرنے والے بدیہی طور پر جانتے ہیں کہ علوم کی تدوین میں حضرات شیعہ سب پر سبقت لے گئے۔ کیونکہ دور اول میں سوائے امیر المومنین علیہ السلام اور شیعیان امیر المومنین علیہ السلام کے تدوین علم کا کسی کو خیال بھی پیدا نہ ہوا۔ (۴۴۳)

اس کا راز یہ ہے کہ صحابہ اسی میں الجھے رہے کہ علم لکھا جائز بھی ہے یا نہیں؟ چنانچہ علامہ ابن حجر عسقلانی نے مقدمہ فتح الباری (اور دوسروں نے بھی اسے ذکر کیا ہے۔) میں تحریر کیا ہے کہ خود حضرت عمر اس کو ناپسند کرتے تھے اور حضرت عمر کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت بھی ان کی ہم خیال تھی انھیں یہ خطرہ محسوس ہو رہا تھا کہ کہیں حدیث قرآن کے ساتھ خلط نہ ہو جائے۔ (۴۴۴)

(۴۴۲) رجوع کریں مقدمہ (ابن خلدون) ص ۳۱۰-۳۱۷۔

(۴۴۳) تدوین علوم میں شیعوں کے مقدم ہونے کے متعلق رجوع کریں تائیس الشیعہ لعلوم الاسلام (علامہ صدر)، الشیعہ وثقون الاسلام (علامہ صدر) و الامام الصادق و المذہب الاربعہ (علامہ اسد حیدر) ج ۴ ص ۵۴۶-۵۵۵۔

(۴۴۴) رجوع کریں مقدمہ فتح الباری (ابن حجر) ص ۴، تنویر الخواصک شرح موکک (مالک) ج ۱ ص ۴ و الامام الصادق و المذہب الاربعہ (علامہ اسد حیدر) ج ۴ ص ۵۴۳۔

مگر حضرت علیؓ اور آپ کے فرزند امام حسن مجتبیٰؓ اور صحابہ کی ایک خاصی تعداد نے اسے جائز قرار دیا۔ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا..... یہاں تک کہ دوسری صدی میں جب تابعین کا زمانہ ختم ہونے کو تھا تو اس وقت اجماع ہو گیا کہ لکھنا جائز ہے اور اسکے جائز ہونے پر سب متفق ہو گئے۔ اس زمانے میں ابن جریج نے مجاہد اور عطاء سے استفادہ کر کے اپنی کتاب تاریخ تالیف کی۔ یہ اسلام میں غیر شیعہ حضرات کی طرف سے لکھی جانے والی پہلی کتاب ہے۔ ابن جریج کے بعد محتر بن راشد صنعانی نے یمن میں اپنی کتاب تالیف کی۔ اسکے بعد امام مالک کی موطاء لکھی گئی۔

مقدمہ فتح الباری میں ہے کہ ریج بن صبیح پہلے وہ بزرگ ہیں جنہوں نے علوم جمع کیے اور وہ تابعین کے آخر کے زمانے میں رہتے تھے۔ بہر حال یہ اجماعی بات ہے کہ عصر اول میں شیعوں کے علاوہ مسلمانوں کی کوئی تالیف نہیں (۳۳۵) مگر حضرت علیؓ اور آپ کے شیعہ کو تو عصر اول ہی میں اس کا خیال پیدا ہوا۔ انہوں نے دور اول ہی میں تالیف کا کام شروع کر دیا۔ سب سے پہلے امیر المومنینؓ نے جس کتاب کو مدون کیا وہ قرآن مجید ہے۔

حضرت علیؓ نے رسول ﷺ کے فن و کفن سے فارغ ہونے کے بعد عہد کیا کہ جب تک قرآن جمع نہ کر لیں گے کوئی کام نہ کریں گے۔ چنانچہ آپ نے نزول کے مطابق کلام مجید کو جمع فرمایا اور ساتھ ساتھ اس کی طرف بھی اشارہ کرتے گئے کہ کون سی آیت خاص ہے کون سی عام کون سی مطلق ہے کون سی مقید، کون سی محکم ہے کون سی متشابہ۔ نسخ کون سی ہے اور منسوخ کون سی۔ سنن سے متعلق کون سی آیتیں ہیں۔ آداب سے متعلق کون سی۔ اسباب نزول کی بھی آپ نے تصریح کی۔ نیز جو آیتیں کسی جہت سے مشکل تھیں ان کی وضاحت بھی کی۔

(۳۳۵) رجوع کریں تویر الحواکف شرح موطاء (مالک) ج ۱ ص ۵، الامام الصادق وائمة ابی الاربعہ (علامہ اسد

حیدر) ج ۳ ص ۵۳۴ طبروت و تائیس الشیعہ علوم الاسلام (علامہ صدر) ص ۲۷۸۔

ابن سیرین ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ اگر حضرت علیؓ کا جمع کیا ہوا قرآن مل جاتا تو ہم علم واقعی تک دستری پیدا کر سکتے تھے (۴۳۶)۔

البتہ اور بھی قراء صحابہ نے قرآن جمع کرنے کی کوشش کی لیکن نزول کے مطابق جمع کرنا ان سے ممکن نہ ہو سکا اور نہ مذکورہ بالا رموز (جن کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے) وہ لکھ سکے (۴۳۷)۔
اس بنا پر امیر المومنینؓ کی جمع و ترتیب، تفسیر سے زیادہ مشابہ تھی اور جب آپ قرآن کے جمع سے فارغ ہو چکے تو آپ نے جناب سیدہ کے لیے ایک کتاب تالیف فرمائی جو آپ کی اولاد میں مصحف فاطمہؓ کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں امیر المومنینؓ کی حکمتیں اور مثالیں، مواعظ، نصائح، اخبار اور نوادر جمع کیے تھے۔ یہ کتاب آپ نے جناب سیدہ کی تسلی و تشفی اور والد کا غم بھلانے کیلئے تحریر فرمائی تھی (۴۳۸)۔

اس کے بعد آپ نے دیات میں ایک کتاب تالیف کی (یعنی ضرب و جرح اور قتل وغیرہ کی ادا کی جانے والی دیت کو بیان کیا)۔ اس کا نام صحیفہ رکھا۔ چنانچہ ابن سعد نے اپنی کتاب (جو الجامع کے نام سے مشہور ہے) کے آخر میں امیر المومنینؓ کی طرف منسوب کر کے اس صحیفہ کو بیان کیا ہے۔ بخاری و مسلم نے بھی اس صحیفہ کا تذکرہ کیا ہے۔ اور بعض جگہ اس صحیفہ سے کچھ مطالب بھی نقل کئے ہیں۔ امام

(۴۳۶) رجوع کریں:

الصواعق المحرقة (ابن حجر) ص ۶ ط البیہقیہ، التہذیب فی علوم القرآن (معرفت) ج ۱ ص ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲،

احمد نے بھی اپنے مسند میں اس صحیفہ سے بہت زیادہ روایات بیان کی ہیں۔ (۳۳۹)
 صفار نے عبد الملک سے روایت کی ہے کہ: امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی کتاب
 طلب کی۔ امام جعفر صادق علیہ السلام اسے اپنے پدر بزرگوار کے پاس لائے۔ وہ آدمی کی ران کے برابر ضخیم
 تھی۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا خدا کی قسم یہ حضرت علی علیہ السلام کا خط ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھایا ہوا
 ہے۔ (۳۵۰)

شیعوں کی ایک خاصی تعداد نے بھی امیر المومنین علیہ السلام کی پیروی کی اور آپ کے عہد میں کتابیں
 تالیف کیں انہی میں سے جناب سلمان فارسی اور ابوذر غفاری ہیں جیسا کہ علامہ ابن شہر آشوب نے
 تحریر فرمایا ہے:

اسلام میں سب سے پہلے مصنف حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں پھر سلمان فارسی پھر جناب
 ابوذر ہیں۔ (۳۵۱)

ان کے بعد ابورافع ہیں، جو کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں اور امیر المومنین
 کے عہد میں بیت المال کے نگران بھی رہے۔ یہ امیر المومنین علیہ السلام کے مخصوص موالیوں میں سے تھے اور

(۳۳۹) رجوع کریں صحیح (بخاری) کتاب الفرائض باب اثم من تراءى من موالیه ج ۸ ص ۱۹۲ ط مطالع الشعب، صحیح
 (مسلم) کتاب الحج باب فضل المدینہ ج ۱ ص ۵۷۲ ط مجلسی النسخی، مسند (احمد بن حنبل) ج ۲ ص ۱۳۱ ط ۸۲ (پاسند
 صحیح) ط دارالحدادف مصر و تاسیس الشیخہ لعلوم الاسلام (علامہ صدر) ص ۱۱۵ ط شرکتہ الاعلانہ۔ اور ایک نسخہ از
 ”صحیفہ“ نزد ”علامہ سید حسن صدر“ موجود تھا جیسا کہ تاسیس الشیخہ لعلوم الاسلام ص ۲۷۹ ط شرکتہ العلماء عراق میں
 ذکر ہوا ہے۔

(۳۵۰) رجوع کریں بصائر الدرجات (صفار) ص ۱۶۵۔

(۳۵۱) رجوع کریں معالم العلماء (ابن شہر آشوب) ص ۲ و تاسیس الشیخہ لعلوم الاسلام (علامہ صدر)
 ص ۲۸ و ۲۸۔

آپ کی قدر و منزلت کی معرفت رکھتے تھے۔ انھوں نے ایک کتاب سنن، احکام و فقہایا میں لکھی جسے صرف امیر المومنین علیہ السلام کی حدیثوں سے ترتیب دیا تھا۔ یہ کتاب ہمارے اسلاف کے نزدیک انتہائی عظمت و احترام کی نظروں سے دیکھی جاتی تھی اور ہمارے اسلاف نے اپنے اپنے طرق و اسناد سے اس کی روایت کی ہے (۳۵۲)

ان میں ایک شخصیت علی ابن ابی رافع ہیں (کتاب الاصابہ میں ان کے حالات میں لکھا ہے کہ یہ عہد رسالت میں پیدا ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے ان کا نام علی رکھا) ان کی ایک کتاب فقہ کے فنون میں ہے جسے انھوں نے مذہب اہل بیت علیہم السلام کے موافق تحریر کیا ہے۔ اہل بیت علیہم السلام اس کتاب کی بڑی تعظیم کرتے تھے اور اپنے شیعوں کو اس کتاب کی طرف رجوع کرنے کی ہدایت فرماتے۔ (۳۵۳)

ان شیعہ مصنفین میں عبید اللہ بن ابی رافع ہیں آپ حضرت علی کے محبین میں سے تھے۔ ابن حجر عسقلانی نے الاصابہ کی قسم اول میں عبید اللہ بن اسلم کے عنوان سے ان کے حالات لکھے ہیں کیونکہ ان کے باپ کا نام اسلم تھا عبید اللہ ہی نے ایک کتاب تالیف کی جس میں امیر المومنین علیہ السلام کے ان تمام صحابیوں کا تذکرہ کیا ہے جو جنگ صفین میں امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ شریک تھے۔ ابن حجر نے اپنی الاصابہ میں اکثر و بیشتر ان کی کتاب سے نقل کیا ہے۔ (۳۵۴)

(۳۵۲) رجوع کریں رجال (نجاشی) ص ۴۵ و تائیس الشیعہ لعلوم الاسلام (علامہ صدر) ص ۲۸۰۔

(۳۵۳) رجوع کریں رجال (نجاشی) ص ۵۵ و تائیس الشیعہ لعلوم الاسلام (علامہ صدر) ص ۲۹۸۔

(۳۵۴) رجوع کریں الاصابہ (ابن حجر عسقلانی) ج ۱ ص ۱۳۶، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۵، ۲۹۲، ۳۳۶۔

۳۵۶، ۳۵۸، ۳۵۹، ۵۰۳، ۵۱۷، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱

ان لوگوں میں ایک ربیعہ بن سمیع ہیں انھوں نے چوپایوں کی زکوٰۃ کے متعلق حضرت امیر المومنینؑ کی (حضرت رسول خدا سے بیان کردہ) حدیثوں سے ایک کتاب تالیف کی۔ (۳۵۵)

ایک شخصیت عبد اللہ بن حرفاری ہیں جن کی حدیث میں ایک کتاب ہے جو انھوں نے امیر المومنینؑ کی (حضرت رسول خدا سے بیان کردہ) حدیثوں سے جمع کی۔ (۳۵۶)

ان میں امیر المومنینؑ کے صحابی اصغ بن نباتہ ہیں۔ یہ اصغ ابن نباتہ تو بس امیر المومنینؑ ہی کے تھے۔ آپ نے امیر المومنینؑ سے اس عہد نامہ کی روایت کی ہے جو امیر المومنینؑ نے مالک اشتر کو تحریر فرمایا۔ نیز اس وصیت نامہ کی روایت بھی آپ نے کی جو امیر المومنینؑ نے اپنے فرزند محمد کے لیے لکھا تھا۔ ہمارے راویوں نے ان دونوں (عہد نامہ و وصیت) کی اصغ بن نباتہ سے اسناد صحیحہ کے ساتھ روایت کی ہے۔ (۳۵۷)

ان میں سے ایک (امیر المومنینؑ کے صحابی) سلیم بن قیس ہلالی ہیں۔ انھوں نے امیر المومنینؑ اور جناب سلمان فارسی سے روایتیں بیان کی ہیں اور امامت پر ایک کتاب بھی لکھی ہے جس کا ذکر امام محمد ابراہیم نعمانی نے اپنی کتاب الغبیۃ میں کیا۔ وہ لکھتے ہیں: تمام اہل تشیع (جنہوں نے ائمہ سے تحصیل علم کی حدیثیں روایت کیں) میں کوئی اختلاف نہیں کہ سلیم بن قیس ہلالی کی کتاب ان بنیادی و اصولی کتابوں میں سے ایک ہے جسے اہل علم اور احادیث اہل بیتؑ کے حاملین نے روایت کیا ہے۔ یہ کتاب تمام کتب اصول سے ہے اور شیعوں کا مرجع ہے اور ان کے نزدیک معتمد و معتبر ہے۔ (۳۵۸)

سلف صالحین میں سے جتنے حضرات صاحب تالیف ہیں ان کے حالات اور اسماء کی جمع آوری

(۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷) رجوع کریں رجال (نجاشی) ص ۶۔

(۳۵۸) رجوع کریں کتاب تائیس الغیۃ للعلوم الاسلام (علامہ صدر) ص ۲۸۲ عراق۔

کے لئے ہمارے علماء نے کتابیں لکھی ہیں جو انہیں دیکھنا چاہیے وہ کتب فہرست اور رجال کی طرف رجوع کرے (۳۵۹)۔

(۳) دوسرے طبقہ یعنی دور تابعین میں جو صاحبان تالیف گزرے ہیں ان کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں ہو سکتا خصوصاً اس کتاب میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ سب کا تذکرہ ہو ان مصنفین کے حالات اور ان کے اسانید کا تفصیلی جائزہ لئے کے لیے ہمارے علماء کی کتب ہائے فہرست اور رجال کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے (۳۶۰)۔

اس طبقہ کے مصنفین کے زمانہ میں اہل بیت علیہم السلام کے نور سے دنیا منور ہو رہی تھی۔ پہلے تو ظالموں کے ظلم کے بادل اس نور کو چھپانے میں لگن تھے لیکن کربلا کے دردناک المیہ نے دشمنان آل محمد کو پوری طرح رسوا کیا اور ارباب بصیرت کی نگاہوں سے ان کا وقار جاتا رہا محققین کی توجہ اس جانب مبذول ہوئی۔

لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ بند ہوتے ہی اہل بیت علیہم السلام پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹنے کی طرف متوجہ ہوئے۔ آخر ان مصائب کے اسباب کے متعلق ہر شخص کو کھوج پیدا ہوئی۔ دنیا جان گئی کہ ان مصائب کی ختم ریزی کیونکر ہوئی اور کہاں سے یہ پودا پروان چڑھا۔ اسی وجہ سے مسلمان کمر بستہ ہوئے کہ اہل بیت علیہم السلام کی حیثیت و منزلت پر کوئی آنچ نہ آنے پائے۔ کیونکہ انسانی طبیعت کا خاصہ ہے اور وہ فطری طور پر مظلوم کا ساتھ دیتی ہے اور ظالم سے نفرت کرتی ہے۔ کربلا کے خونین واقعہ سے مسلمان

(۳۵۹) رجوع کریں رجال (نجاشی) ص ۲۰۷، تائیس الشیعہ لعلوم الاسلام (علاء ممدور) ص ۲۷۸-۲۹۱، مؤلفوا الشیعہ فی صدر الاسلام (سید شرف الدین موسوی عاملی) والذریعۃ الی تصانیف الشیعہ (شیخ آغاز گ تہرانی)۔
(۳۶۰) رجوع کریں رجال (نجاشی)، التہرست (شیخ طوسی)، معالم العلماء (ابن شہر آشوب)، التہرست (مطبوع الدین)، الذریعۃ الی تصانیف الشیعہ۔ اور ان کے علاوہ کتب فہرست اور شرح حال۔

ایک نئے دور میں داخل ہوئے۔

دل میں امام علی ابن الحسین علیہ السلام ازین العابدین علیہ السلام کی اطاعت کا جذبہ پیدا ہوا اور اصول و فروع دین، قرآن و حدیث اور تمام فنون اسلام میں انھیں کی طرف رجوع کرنا شروع کیا گیا۔ ان کے بعد ان کے فرزند امام محمد باقر علیہ السلام سے وابستگی اختیار کی۔ ان دو اماموں یعنی امام زین العابدین علیہ السلام اور امام محمد باقر علیہ السلام کے ہزار ہا اصحاب تھے، ان کی تعداد کا اندازہ کرنا ممکن نہیں لیکن ایسے افراد جن کے اسما اور حالات رجال کی کتابوں میں مذکور ہو سکے وہ تقریباً چار ہزار طلیل القدر اور صاحب علم اصحاب ہیں۔ ان حضرات کی تصنیفات کم و بیش دس ہزار تک ہیں۔

ہمارے محدثین نے ہر دور میں صحیح اسناد کے ساتھ ان سے روایتیں کیں ان میں اکثر ایسے خوش نصیب افراد بھی تھے جنھوں نے امام زین العابدین علیہ السلام اور امام محمد باقر علیہ السلام کا زمانہ بھی پایا۔ اور امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بھی باریاب ہوئے۔

ان میں سے ایک ابوسعید ابان بن تغلب بن رباح الحمریری مشہور قاری، فقیہ، محدث، مفسر، اصولی اور لغوی ہیں۔ یہ ثقہ ترین لوگوں میں سے ہیں انھیں تین اماموں سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور انھوں نے تینوں اماموں سے بکثرت علوم کی روایت کی مختصر آئی سے اندازہ کر لیجیے کہ منہج المقال میں علامہ میرزا محمد نے ابان کے حالات میں ابان بن عثمان کی اسناد کے ساتھ تحریر فرمایا ہے کہ انھوں نے صرف امام جعفر صادق علیہ السلام سے تیس، ۳۰، ہزار حدیثیں روایت کی ہیں۔ (۳۶۱)۔

انھیں ائمہ کی خدمت میں بڑا تقرب اور مخصوص منزلت حاصل تھی۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے مدینہ میں ابان سے فرمایا تھا کہ:

(۳۶۱) اس فن کے ماہرین نے اسی معنی کی تصریح کی ہے اسی طرح ”شیخ بہائی“ نے کتاب ”وجہہ“ وغیرہ میں ذکر کیا ہے۔ رجوع کریں منہج المقال (میرزا محمد استرآبادی)۔ در شرح حال ابان۔ در رجال (نجاشی) ص ۹۔

اَجْلِسْ لِي الْمَسْجِدِ وَآلَتِ النَّاسِ فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يُرَى فِي
شِيعَتِي مِثْلَكَ.

مسجد میں بیٹھو اور لوگوں کو فتویٰ دو، میری دلی تمنا ہے کہ میں اپنے شیعوں
میں تمہارے جیسا شخص دیکھوں (۳۶۲)
اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان سے فرمایا تھا کہ:

نَظَرُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مِثْلَكَ مِنْ رُؤَايَا
وَرَجَالِي.

اہل مدینہ سے بحث و گفتگو کرو، مجھے یہ بہت ہی محبوب ہے کہ میں
تمہارے جیسا شخص اپنے خصوصین اور راویوں میں دیکھوں۔ (۳۶۳)

ابان جب مدینہ آئے تو حلقے ٹوٹ کر ان کے گرد آ جاتے اور مسجد نبویؐ میں بغیر بغیر جہاں بیٹھا
کرتے تھے وہ جگہ ان کے لیے خالی کر دی جاتی۔
امام جعفر صادق علیہ السلام نے سلیم ابن ابی حبیہ سے فرمایا کہ:

تم ابان بن تغلب کے پاس جاؤ، انھوں نے مجھ سے بہت زیادہ حدیثیں
سنی ہیں، وہ جس حدیث کی تم سے روایت کریں تم میری طرف سے اس
کی روایت کرو (۳۶۴)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابان بن عثمان سے فرمایا کہ:

(۳۶۲) رجوع کریں رجال (نہاشی)۔ مسعودی مسعودی (شیخ طوسی) ص ۲۵۳۱۔

(۳۶۳) رجوع کریں رجال (نہاشی)۔

(۳۶۴) رجوع کریں رجال (نہاشی) ص ۱۰۰ اختیار معرفۃ الرجال (رجال کشی) ص ۳۳۱ ج ۲۰۴۔

ابان بن تغلب نے مجھ سے تیس ہزار حدیثیں روایت کی ہیں تم ان

حدیثوں کو سیکھو اور ان سے روایت کرو (۳۶۵)

جب ابان امام رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آتے تو امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ ان سے معاف فرماتے، مصافحہ کرتے اور ان کے لئے مسند بچھانے کا حکم دیتے اور پوری طرح متوجہ ہوتے (۳۶۶)۔

جب امام رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے انتقال کی خبر سنی تو فرمایا:

أَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ أَوْجَعَ قَلْبِي مَوْتَ ابْنِ

خدا کی قسم ابان کی موت نے میرے دل کو بحدہ صدمہ پہنچایا۔ (۳۶۷)

ان کی وفات ۱۳۱ھ میں ہوئی۔ (۳۶۸)

ابان نے انس بن مالک، اعمش، محمد بن منکدر، سماک بن حرب، ابراہیم غنی، فضیل بن عمرو اور حکم سے بھی روایتیں بیان کی ہیں۔ (۳۶۹) اس طرح مسلم اور اصحاب سنن اربعہ ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے آبان سے روایات نقل کرنے کیساتھ ساتھ ان کی روایات سے استدلال بھی کیا ہے اور اگر امام بخاری نے ان سے روایت نہیں کی تو اس سے آبان کو کوئی نقصان نہیں ہے۔

کیونکہ بخاری نے ائمہ اہل بیت رحمۃ اللہ علیہم امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ، امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ، امام رضا رحمۃ اللہ علیہ، امام

(۳۶۵) رجوع کریں رجال (نجاشی) ص ۹۔

(۳۶۶) رجوع کریں رجال (نجاشی) ص ۸۔

(۳۶۷) رجوع کریں رجال (نجاشی) ص ۷، ائمہ ست (شیخ طوسی) ص ۳۱۶ اختیار معرفۃ الرجال (رجال

نکشی) ص ۳۳۰ ج ۲۰۱۔

(۳۶۸) رجوع کریں رجال (نجاشی) ص ۱۰ ائمہ ست (شیخ طوسی) ص ۳۲۔

(۳۶۹) ”ذہبی“ نے میزان الاعتدال۔ ج ۵ ص ۵۵ میں اسے ان لوگوں سے شمار کیا ہے جن کی روایتوں سے مسلم اور

کتب اربعہ ابوداؤد، ترمذی، نسائی وابن ماجہ وغیرہ استدلال کرتے ہیں۔

محمد تقی علیہ السلام و امام محمد علی نقی علیہ السلام حسن عسکری علیہ السلام کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا ہے۔ اس نے ائمہ اہل بیت میں سے کسی کی حدیث بھی نقل نہیں کی۔ حد تو یہ ہے کہ نو اسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جو انان جنت کے سردار امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی حدیثیں بھی نہیں لیں۔ ہاں! مروان بن حکم، عمر بن حطان عکرمہ بربری وغیرہ جیسے لوگوں کی حدیث درج کی ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون (۴۷۰)۔

ابان کی کئی مفید تصانیف ہیں ان میں ایک تفسیر غریب القرآن ہے۔ اس میں کلام مجید کی آیتوں کے شواہد میں (ادبی لحاظ سے) بکثرت عرب کے اشعار درج کیے ہیں۔ (۴۷۱)

ان کے بعد عبد الرحمن بن محمد ازدی کوئی گزرے ہیں۔ انھوں نے ابان بن تغلب، محمد بن سائب کلہی اور ابن روق عطیہ بن حارث کی کتابوں کو جمع کر کے ایک کتاب کی شکل دی۔ جن مسائل میں ان حضرات نے اختلاف کیا ہے اسے بھی لکھا اور جن مسئلوں میں یہ سب متفق رہے اس کی بھی وضاحت کی لہذا اسی بنا پر کبھی ابان کی کتاب کا جدا گانہ مشاہدہ کیا جاتا ہے اور کبھی دوسری کتابوں کیساتھ۔ یہ سب عبد الرحمن کے کام کی بدولت ہے۔ ہمارے اصحاب نے ان دونوں کتابوں سے معتبر اسناد اور مختلف طریقوں سے روایتیں کیں۔

ابان کی دو اور کتابیں بھی ہیں ایک کتاب الفضائل ہے دوسری کتاب صفین ہے انھوں نے اصول میں بھی ایک کتاب لکھی جو انہی چار سو معروف اصولوں میں سے ایک اصل ہے۔ ایک کتاب فرقہ امامیہ کے نزدیک مسلم طور پر احکام شریعہ کے عنوان سے مانی جاتی ہے۔ اس کی تمام کتابیں اسکی اسناد کیساتھ نقل ہوئی ہیں تفصیل دیکھنا ہو تو رجال کی کتابیں ملاحظہ فرمائیے۔ (۴۷۲)

(۴۷۰) رجوع کریں کتاب الحب البصیل علی اہل الجرح والتعدیل (سید محمد بن عقیل) ص ۵۸ طبع بیروت۔

(۴۷۱) رجوع کریں الفہرست (شیخ طوسی) ص ۴۱۔

(۴۷۲) رجوع کریں رجال (نجاشی) ص ۸ و الفہرست (شیخ طوسی) ص ۴۱۔

اس کردہ میں ابو حمزہ ثمالی، ثابت بن دینار کا نام بھی لیا جاسکتا ہے۔ یہ ہمارے سلف صالحین کے ثقافت و علمائے اعلام میں سے ہیں۔ انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام و امام محمد باقر علیہ السلام و امام زین العابدین علیہ السلام سے علم حاصل کیا اور بس انہی سے وابستہ رہے۔ اور ان کی بارگاہ میں انھیں بڑا تقرب حاصل تھا (۴۷۳)۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان کی اس طرح مدح و ثنا فرمائی ہے۔

ابو حمزہ اپنے زمانہ میں سلمان فارسی جیسے ہیں۔ (۴۷۴)

انکے بارے میں حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

ابو حمزہ اپنے زمانے میں لقمان جیسے ہیں۔ (۴۷۵)

ان کی ایک کتاب تفسیر القرآن ہے۔ علامہ طبری نے اپنی تفسیر مجمع البیان میں اس تفسیر سے نقل کیا ہے۔ (۴۷۶)۔ انہی کی کتاب النوادر ہے اور زہد کے متعلق بھی ایک کتاب ہے۔ اور رسالہ حقوق بھی ہے۔ جسے انھوں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کیا ہے (۴۷۷)۔

آنحضرت کی دعائے سحر ماہ رمضان بھی انھوں نے نقل کی ہے جو چاند سورج سے درخشاں تر ہے۔ انھوں نے انس اور شعبی سے بھی روایتیں کی ہیں اور ان سے کتب، ابو نعیم اور اس طبقہ کی ایک جماعت

(۴۷۳) رجوع کریں رجال (نجاشی) ص ۸۳، و البیہرست (شیخ طوسی) ص ۲۶۶۔

(۴۷۴) رجوع کریں رجال (نجاشی) ص ۸۳۔

(۴۷۵) رجوع کریں اختصار معرفۃ الرجال (رجال کشی) ص ۲۰۳ ج ۳۵۷۔

(۴۷۶) رجوع کریں تفسیر ”مجمع البیان“ ذیل آیہ ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ الَّتِي فِي الْقُرْبَى﴾

(سورہ شوریٰ (۲۴) آیہ ۲۳) نے اسے تفسیر ابو حمزہ سے نقل کیا ہے۔

(۴۷۷) رجوع کریں رجال (نجاشی) ص ۸۳-۸۴، و البیہرست (شیخ طوسی) ص ۲۶۶۔

کے شیعہ و سنی علماء نے حدیثیں بیان کیں۔ (۳۷۸)

چند نامور اصحاب ایسے ہیں جنہوں نے امام زین العابدین علیہ السلام کا زمانہ تو نہ پایا لیکن امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں باریابی سے شرف یاب ہوئے ان میں ابو القاسم برید بن معاویہ عیسیٰ، ابوبصیر لیث بن مراد بختری مرادی، ابوالحسن زرارہ بن امین، ابوجعفر محمد بن مسلم بن رباح کوئی طامحی ثقفی ہیں۔ ان کے علاوہ ایک اور جماعت ہے۔ اتنی محجاش نہیں کہ سب کا ذکر کیا جائے (۳۷۹)۔ البتہ یہ چار حضرات بڑے جلیل القدر اور عظیم ترین شخصیت کے مالک ہیں۔ یہاں تک کہ خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان حضرات کے تذکرہ کے ضمن میں فرمایا کہ:

هَؤُلَاءِ أَمَنَاءُ اللَّهِ عَلَى خَلَالِهِ وَخَوَائِهِ.

یہ حضرات خدا کے حلال و حرام پر خدا کے امین ہیں (۳۸۰)

ایک اور موقع پر فرمایا کہ:

مَا أَحَدٌ أَحَدًا أَحْسَىٰ ذِكْرُنَا إِلَّا زُرَّادَةٌ، وَأَبُو بَصِيرٍ لَيْثٌ،
وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَبُرَيْدٌ، وَلَوْ لَا هَؤُلَاءِ مَا كَانَ أَحَدٌ
يَسْتَبِطُ هَذَا.

میں کسی کو نہیں پاتا جس نے ہمارے ذکر کا احیاء کیا ہو سوائے زرارہ، ابو

(۳۷۸) ”ذہبی“ میزان الاحتمال۔ ج ۱ ص ۳۶۳ میں انہیں ان لوگوں سے شمار کرتا ہے جن سے ترمذی اپنی روایات کو ذکر کرتے ہیں اور ان کے نام کیساتھ ترمذی بھی لگا دیا ہے۔ نیز رجوع کریں صحیح (بخاری) کتاب بدء الخلق باب حلفۃ النبی ج ۳ ص ۱۶۷ اسنن (ابی داؤد) ج ۳ ص ۲۳۷ ح ۳۶۷۔

(۳۷۹) رجوع کریں رجال (برقی) ص ۹۔ ۱۸ ایران و رجال (شیخ طوسی) ص ۱۰۲۔ ۳۳۲۔

(۳۸۰) رجوع کریں اختیار معرفة الرجال (رجال کشی) ص ۱۷۰ ح ۲۸۱۔

بصیرت، محمد بن مسلم ویریدہ کے، اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو کوئی بھی ہمارے ذکر کو تازہ نہ کرتا۔

پھر ان کے متعلق فرمایا:

هَؤُلَاءِ حُفَاطُ الدِّينِ، أَفْنَاءُ أَبِي عَلِيٍّ حَلَالِ اللَّهِ وَحَرَامِهِ، وَهُمْ السَّابِقُونَ الْآلِئًا فِي الدُّنْيَا وَالسَّابِقُونَ الْآلِئًا فِي الْآخِرَةِ.

یہ حضرات دین کے محافظ اور میرے والد ماجد کے مقرر کردہ حلال و حرام الہی پر امین اور دنیا میں بھی ہماری طرف سبقت کرنے والے ہیں اور آخرت میں بھی۔ (۳۸۱)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خاشعین کو بہشت کی بشارت دو اور اس کے بعد ان چاروں حضرات کا ذکر کیا۔ (۳۸۲)

ایک اور طولانی گفتگو میں ان کا ذکر فرماتے ہوئے امام علیہ السلام نے فرمایا:

میرے والد بزرگوار نے ان حضرات کو حلال و حرام الہی پر امین بنایا تھا یہ حضرات میرے والد بزرگوار کے علم کے خزانہ ہیں اسی طرح آج بھی یہ حضرات میرے نزدیک وہی منزلت رکھتے ہیں اور میرے رازوں کے خزانہ ہیں۔ میرے والد بزرگوار کے برحق صحابی ہیں اور یہ میرے شیعوں کے لیے زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی ستارے ہیں۔ انہی کے ذریعہ خدا ہر بدعت کو دور کرے گا اور باطل کاروں کی اہم تر اشی کو زائل کرے گا اور ان سے غالیوں کی تاویل میں باطل ہوں گی۔ (۳۸۳)

(۳۸۱) رجوع کریں اختیار معرفۃ الرجال (رجال کشی) ص ۱۳۶ ح ۲۱۹۔

(۳۸۲) رجوع کریں اختیار معرفۃ الرجال (رجال کشی) ص ۱۷۰ ح ۲۸۶۔

(۳۸۳) رجوع کریں اختیار معرفۃ الرجال (رجال کشی) ص ۱۳۷ ح ۲۲۰۔

اس کے علاوہ بھی امام کے بے شمار ارشادات ہیں جن سے ان کا فضل و شرف اور کرامت و ولایت پوری طرح ثابت و محقق ہے۔ اتنی گنجائش نہیں کہ مفصلاً بیان کیا جائے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کے عہد میں علم بیش از حد پھیل چکا تھا اور ہر طرف سے شیعہ اہل محمد و آل محمد امام علیہ السلام کی خدمت میں پہنچ رہے تھے۔ امام علیہ السلام پوری خندہ جمینی سے پیش آتے، بڑی توجہ فرماتے، ان کو استوار بنانے میں آپ نے تمام تر کوشش کی اور علم کے رموز، حکمت کی باریکیوں، حقائق امر سے آگاہ کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا۔

علامہ شہرستانی اپنی کتاب مل و نحل میں جہاں بھی امام علیہ السلام کا ذکر فرماتے وہاں اعتراف کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام دین کا بے پایاں علم رکھنے کے ساتھ ساتھ حکمت میں پوری طرح دستری رکھتے تھے نیز دنیا سے انتہائی بے غرض اور خواہشوں سے مکمل طور پر بے نیاز بزرگ تھے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں:

آپ ایک مدت تک مدینہ میں مقیم رہے اور اپنے شیعوں کو فیض پہنچاتے رہے اور اپنے دوستوں کو رموز و اسرار علم تعلیم فرماتے رہے۔ (۲۸۴)

امام جعفر صادق علیہ السلام کے بے شمار اصحاب ہمہ گیر شہرت کے مالک ہوئے۔ وہ سب کے سب ائمہ ہدایت، تارکیوں کے چراغ، علم کے دریا اور ہدایت کے نجوم تھے۔ جن اصحاب کے نام اور حالات، تراجم اور رجال کی کتابوں میں مدون ہو سکے ان کی تعداد چار ہزار تک پہنچتی ہے۔ اس میں عراق کے رہنے والے تھے اور حجاز و فارس و شام کے بھی۔

یہ اصحاب بڑی مشہور مصنفات والے ہیں۔ ان کی مصنفات فرقہ امامیہ میں انتہائی شہرت رکھتی ہیں۔ ان مصنفات میں سے صرف اصول میں چار سو کتابیں ہیں۔ یہ چار سو مصنفین کی چار سو تصانیف

(۲۸۴) رجوع کریں المثل و النحل (شہرستانی) ج ۱ ص ۱۶۶ دار المعرفہ بیروت۔

ہیں جو امام جعفر صادق علیہ السلام کے عہد میں ان کے فتاویٰ جمع کر کے لکھی گئیں اور امام علیہ السلام کے بعد انھیں پر عمل کا دار و مدار رہا۔ یہاں تک کہ بعض علمائے اعلام نے سہولت کے لیے ان کا خلاصہ کر ڈالا۔ ان میں چار کتابیں بہت عمدگی سے مرتب ہوئیں۔ وہ صدر اول سے لے کر آج کے دن تک اصول و فروع میں شیعوں کا مرجع قرار پائیں۔ وہ چار کتابیں یہ ہیں: کافی، تہذیب، استبصار، من لا یحضرہ الفقہیہ (۳۸۵)

یہ چاروں کتابیں متواتر ہیں اور ان کا صحیح ہونا قطعی و یقینی ہے۔ ان چاروں میں کافی مقدم اور عظیم تر ہے اور بہت سی خوبیوں کی جامع انتہائی ٹھوس کتاب ہے اس میں سولہ ہزار ایک سو ننانوے حدیثیں درج ہیں جو تعداد میں کل صحاح ستہ (اہلسنت کی چھ کتابوں) کی حدیثوں سے کہیں زیادہ ہیں جیسا کہ شہید عانی نے ذکر کر لی (۳۸۶) میں تحریر فرمایا ہے نیز اور علمائے اعلام نے بھی اس کی وضاحت کی ہے۔

ہشام بن حکم جو امام جعفر صادق علیہ السلام و امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے انھوں نے بکثرت کتابیں تالیف کیں۔ ان میں انتیس کتابیں بہت مشہور ہوئیں ان تمام انتیس کتابوں کو ہمارے اصحاب نے اپنی اسناد کیساتھ ہشام بن حکم سے نقل کیا ہے (۳۸۷)۔

-
- (۳۸۵) کتاب اربعہ سے مراد: ۱۔ ”الکافی“ از مآخذ الاسلام کلینی (متوفی ۳۲۸ یا ۳۲۹ھ) ۸ جلد (الاصول والقواعد والروضة) ۲۔ ”من لا یحضرہ الفقہیہ“ از شیخ صدوق (متوفی ۳۸۱ھ) ۳ جلد ۳۔ ”تہذیب الاحکام“ از شیخ طوسی (متوفی ۴۶۰ھ) ۱۰ جلد ۴۔ ”الاستبصار“ از شیخ طوسی ۳ جلد۔
- (۳۸۶) رجوع کریں الذکر (شہید اول) ص ۶۶ ایران۔
- (۳۸۷) رجوع کریں رجال (نجاشی) ص ۳۰۳، المہرست (شیخ طوسی) ص ۲۰۴ و مختصر الکلام فی مؤلفیہ ائمہ من صدر الاسلام (علامہ سید شرف الدین موسوی عاملی)۔

یہ تمام کتابیں نادر اور بہت ہی مفید تصانیف ہیں۔ اور متعدد فنون میں لکھی گئی ہیں۔ ہشام بن حکم نے جہاں اصول، فروع، توحید میں کتابیں لکھی ہیں وہاں فلسفہ عقلیہ میں زنادقہ، طہرین، طبعی مسالک، قضا و قدر کے معتقدان، جبارہ، امیر المؤمنین علیہ السلام اور اہل بیت علیہم السلام کے متعلق غلو کرنے والے خوارج، نواصب، حضرت علی علیہ السلام کے وحی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہونے سے انکار کرنے والے، آپ کو مؤخر رکھنے والے، آپ سے جنگ کرنے والے اور وہ لوگ جو مفضول کی افضل پر تقدیم جازر سمجھتے ہیں، ان یہ سب کتابیں رذ میں لکھی گئی ہیں۔

ہشام قرن ثانی کے لوگوں میں بڑے پایہ کے بزرگ ہیں اور انہیں علم کلام، حکمت الہیہ اور علوم و فنون میں تقدم حاصل تھا۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے امامت پر بحث کر کے حقیقت کو آشکار کیا اور فکر اور وقت نظر سے مذہب کی تبلیغ کی (۳۸۸)۔ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام و امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی۔ ان حضرات کے نزدیک ان کی بڑی منزلت تھی۔ ان کی مدح و ثناء میں زبان امامت سے ایسے الفاظ بیان ہوئے ہیں کہ ان کے علوئے مرتبت کا اندازہ ہی نہیں کیا جاسکتا۔

شروع شروع میں یہ فرقہ جمیہ (مگرہ فرقہ) سے تعلق رکھتے تھے۔ پھر امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں باریابی کا شرف حاصل ہوا اور آپ کی ہدایت سے معرفت و بصیرت کے حامل ہوئے۔ آپ کے بعد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا زمانہ پایا اور آپ کے تمام صحابیوں میں فائق و ممتاز ہوئے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام، حضرت امام علی رضا، حضرت امام محمد تقی، حضرت امام علی نقی، حضرت امام حسن عسکری کے زمانہ میں تصنیف و تالیف کا سلسلہ بہت وسیع ہو چکا تھا، بے شمار کتابیں لکھی

(۳۸۸) رجوع کریں ہشام بن الحکم (شیخ عبد اللہ نعمہ)، فلاسفۃ الشیعہ (شیخ عبد اللہ نعمہ) ص ۵۶۲ ط بیروت، اختیار معرفۃ الرجال (رجال کشی) ص ۲۵۵-۲۸۰ و الامام الصادق و ائمہ اہل البیت (علامہ اسد حیدر) ج ۳ ص ۷۹-۱۱۰۔

گئیں۔ ہر ہر شہر میں ائمہ طاہرین اور اصحاب ائمہ معصومین علیہم السلام سے روایت کرنے والے پچھل چکے تھے انھوں نے علم کی اشاعت پر کمر باندھی اور علم کی تدوین میں کوئی کسر باقی نہ رکھی علوم و معارف جمع کرنے میں اپنی ساری صلاحیتوں سے کام لیا۔ محقق علیہ الرحمۃ کتاب معتبر میں فرماتے ہیں کہ:

امام محمد تقی علیہ السلام کے تلامذہ میں بڑے نامور افاضل گزرے جیسے حسین بن سعید اور ان کے بھائی حسن، احمد بن محمد بن ابی نصر برنطی، احمد بن محمد بن خالد برقی، شاذان، ابو الفضل العمی، ایوب بن نوح، احمد بن محمد بن عیسیٰ وغیرہ ہیں۔ ان کی فہرست بہت طولانی ہے۔

محقق مزید فرماتے ہیں کہ: ان حضرات کی کتابیں آج تک علماء میں نقل ہوتی چلی آ رہی ہیں جو کہ ان کے بے پایاں علم و دانش پر دلالت کرتی ہیں۔ (۳۸۹) آپ کی جاننے کیلئے فقط یہی کافی ہے کہ صرف برقی کی ایک سو سے زیادہ کتابیں ہیں۔ (۳۹۰) برنطی کی ایک کتاب بڑی عظیم الشان کتاب ہے جو جامع کے نام سے مشہور ہے۔ حسین بن سعید کی تیس مصنفات ہیں۔ (۳۹۱)

امام جعفر صادق علیہ السلام کی اولاد کے تلامذہ نے جتنی کتابیں تالیف کی ہیں ان کا احصاء ممکن نہیں ہے لہذا اس سلسلے میں آپ کو تراجم، شرح حال راویان اور فہارست کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ (۳۹۲)

(۳۸۹) رجوع کریں المستمر (محقق حلی) ص ۵ ط ایران، رجال (برقی) ص ۵۵ ط ایران و رجال (شیخ طوسی) ص ۳۹۷۔

(۳۹۰) رجوع کریں رجال (نجاشی) ص ۵۵-۵۶ و التہمست (شیخ طوسی) ص ۳۳-۳۶۔

(۳۹۱) رجوع کریں رجال (نجاشی) ص ۳۳ و التہمست (شیخ طوسی) ص ۸۳۔

(۳۹۲) رجوع کریں رجال (نجاشی)، التہمست (شیخ طوسی)، معالم العلماء (ابن شہر آشوب) و التہمست (مجتب الدین)۔

ان میں ان چند حضرات کے حالات ملاحظہ فرمائیے محمد بن سنان، علی بن مہزیار، حسن بن محبوب، حسن بن محمد بن سلیمان، صفوان بن یحییٰ، علی بن یقطین، علی بن فضال، عبدالرحمن بن نجران، فضل بن شاذان جن کی دوسو مصنفات ہیں (۲۹۳) محمد بن مسعود عیاشی جن کی مصنفات دوسو سے بھی زیادہ ہیں۔ (۲۹۴)

محمد بن ابی عمیر، احمد بن محمد بن عیسیٰ، انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک سو اصحاب سے حدیثوں کو سنا اور بیان کیا (۲۹۵) محمد بن علی بن محبوب، طلحہ بن طلحہ بن زید، عمار بن موسیٰ ساباطی، علی بن نعمان، حسین بن عبداللہ، احمد بن عبداللہ بن مہران جو ابن خانہ کے نام سے مشہور ہیں، صدقہ بن منذرقی، عبید اللہ بن علی حلبی، جنھوں نے اپنی تالیف امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں پیش کی اور امام علیہ السلام نے اس کو صحیح قرار دیا اور اسے اچھے انداز میں یاد کیا اور فرمایا تھا کہ:

کیا تم نے ان لوگوں (اہلسنت) کی بھی کوئی ایسی کتاب دیکھی ہے؟ (۲۹۶)

ابو عمرو طیب، عبداللہ بن سعید جنھوں نے اپنی کتاب امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں پیش کی۔ یونس بن عبدالرحمن جنھوں نے اپنی تالیف امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں پیش کی۔ (۲۹۷) اگر حنیفان آل محمد علیہم السلام کے اسلاف صالحین کے حالات میں تتبع کیا جائے کہ حضرات امام

(۲۹۳) رجوع کریں رجال (نجاشی) ص ۲۱۷، التہذیب (شیخ طوسی) ص ۱۵۰ و معالم العلماء (ابن شہر آشوب) ص ۹۰۔

(۲۹۴) رجوع کریں رجال (نجاشی) ص ۲۸۴، التہذیب (شیخ طوسی) ص ۱۶۳-۱۶۵ و معالم العلماء (ابن شہر آشوب) ص ۹۹۔

(۲۹۵) رجوع کریں التہذیب (شیخ طوسی) ص ۱۶۸۔

(۲۹۶) رجوع کریں التہذیب (شیخ طوسی) ص ۱۳۲ و رجال (نجاشی) ص ۱۶۰۔

(۲۹۷) رجوع کریں رجال (نجاشی) ص ۳۱۲۔

حسین علیہ السلام کی نسل سے بقیہ نو اماموں میں سے ہر امام علیہ السلام کے کتنے کتنے صحابی تھے اور ہر امام علیہ السلام کے عہد میں کتنے صحابیوں نے کتنی کتنی کتابیں لکھیں اور حساب لگایا جائے کہ وہ لوگ کتنے ہزار تھے جنہوں نے ان کتابوں کے مضامین دوسروں سے بیان کیے اور اصول و فروع دین کے متعلق جو آمل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں تھیں ان کے عالم بنے۔

پھر اس پر غور کیا جائے کہ یہ علوم ایک جماعت سے دوسری جماعت میں، ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں اماموں کے زمانے سے نسل بعد نسل منتقل ہوتے ہوئے آج ہمارے پاس پہنچے۔

تب یقین پیدا ہوگا، کہ
ائمہ اہل بیت علیہم السلام کا مذہب کس قدر متواتر ہے

پھر کوئی شک نہ رہے گا کہ ہم اصول و فروع دین میں جس طریقہ پر اطاعت الہی کرتے ہیں وہ طریقہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا ہوا ہے اور اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ماخوذ ہے۔
ہاں ہٹ دھرمی اور خواہ مخواہ کا بغض رکھنے والے یا انتہائی جاہل و کورن انسان کے علاوہ کوئی اس حقیقت کا منکر نہ ہوگا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْدِيَ لَوْلَا هَدَانَا اللَّهُ

وائس چانسز

(۱) گواہی دیتا ہوں کہ شیعہ اسی راہ کے

راہی ہیں جس پر ائمہ آل رسول ﷺ تھے۔

(۲) میں اس بحث اور تحقیق کے بعد حق

تک پہنچ گیا ہوں اور کامیاب و کامران

ظہر اہوں۔

(۱) میں گواہی دیتا ہوں کہ شیعہ حضرات اصول و فروع میں اسی مسلک پر ہیں جس پر اہل بیت ﷺ پیغمبر تھے۔

آپ نے اس چیز کو واضح کر کے بخوبی روشن کر دیا اور دھکی چھپی باتیں واضح کر دیں۔
لہذا شک کرنا نا انصافی ہے اور شک و شبہ میں ڈالنا محض گمراہی ہے۔

میں نے آپ کے مذہب کو اچھی طرح دیکھا بھالا ان پر ہونے والے نامناسب اشکالات
ملاحظہ کیئے تو اس نے مجھے تعجب و حیرت کے دریا میں حیران و پریشان چھوڑ دیا۔ بہر حال میں اس لطیف
و پاکیزہ ہوا کے راز کی تلاش میں مگن رہا۔ یہ مقدس نسیم بہار میرے مشام میں جگہ بناتی رہی اور اسی نے
مجھے زندہ رکھا۔

(۲) میں آپ سے تعلق و ارتباط سے پہلے شیعوں کے متعلق بڑی غلط فہمی میں مبتلا تھا کیونکہ اب تک میرے کانوں میں بہتان باندھنے والوں اور افترا پردازوں ہی کی آوازیں پہنچائی گئیں تھیں۔ جب خدا نے مجھے آپ کی ملاقات کی توفیق عطا فرمائی تو میں آپ کے ذریعے ہدایت کے جھنڈے کے نیچے آ گیا اور تاریکیوں میں روشنی کے چراغ تک پہنچ گیا اور آپ کے پاس سے میں فلاح یافتہ اور رستگار ہو کر اپنی خواہشات میں کامیاب واپس ہوا۔ خدا نے آپ کی ملاقات کے ذریعے مجھ پر کتنی عنایت کی اور آپ نے کتنی محبت اور مہربانی عطا فرمائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

www.ziaraat.com
jagir.abbas@yahoo.com
Sabeel-e-Sakina

حق شناس

(۱) راہ راست کی ہدایت پر خدا کی حمد
وستائش۔

خداوند متعال نے آپ کو اپنے دین کی طرف ہدایت نصیب فرمائی ہے، اس سلسلے میں اللہ
کی حمد وستائش بجالاتا ہوں اور توفیق عطا کرنے پر بھی اللہ کا شکر گزار ہوں۔
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَصَلّٰی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مؤلف کی دیگر تصانیف اور تراجم

کتاب	مثنوی و مضمون
(۱) احادیث اربعہ جلد	اقتصاد اور معاشرتی عدل و انصاف
(۲) حقایق نامیہ	شیعہ عقاید پر گفتگو
(۳) علیؑ صراطِ انصاف و استقامت	حضرت علیؑ کی سیرت
(۴) تلاش حق (المرئعات)	دین شای
(۵) جہنم بہشت (ثواب الاعمال)	اعمال کی سزا و جزا
(۶) چشمہ اشک	حضرت زہراؑ کی مظلومیت
(۷) دروسِ مکاسب	دروسِ آیہ اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی دام ظلہ
(۸) تفسیر انوار الجنات	الحمد تا آیت ۱۰۵ اسورہ بقرہ
(۹) تفسیر غرہ	چار قل اور سورہ الحمد کی تفسیر
(۱۰) کشف السائل	مسائل حج
(۱۱) خلاصۃ السائل	شیخ مرتضیٰ انصاریؒ کی رسائل کا خلاصہ
(۱۲) دروسِ کفایۃ الاصول	دروسِ آیہ اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی دام ظلہ
(۱۳) توفیق الہدایہ (بدیۃ النکحۃ)	دروسِ آیہ اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی دام ظلہ
(۱۴) تسکینِ روح	اسماء و فضائل، خواص اور موضوعات طرار
(۱۵) خطبات جمعہ	آیہ اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی دام ظلہ
(۱۶) ترجمۃ الاصول	علامہ محمد رضا مظفرؒ کی اصول کا ترجمہ
(۱۷) تالیف فیہ ما فیہ فیصل	الافطیہ پر نودہ شی کے دس چار سطریں سے مناظرہ
(۱۸) کتابِ سلیم (ذریعہ طبع)	صندرا سلام میں کبھی جانے والی پہلی کتاب
(۱۹) طلیح الشرائع (ذریعہ طبع)	قلعہ احکام
(۲۰) المسادۃ العبدیۃ	دعا
(۲۱) جمل حدیث (احادیث قدسی، انبیاء و مصومین)	(۲۴۰) احادیث کا مجموعہ
(۲۲) امّی (ذریعہ طبع)	سیرت امیر المومنین

دارالتحقیق و تکلیف حوزہ علمیہ جامعۃ المنتظر لاہور

EMAIL: MNAJFI2003@YAHOO.COM

MNAJFI@HOTMAIL.COM

0092 345 4450679

0092 344 4074675

فون: 0092 42 7314311